

بہ ماہ
سماج

اردو - گجراتی

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

March 2020, Rajab 1441 Hijri



بانٹو ایمین جماعت
قیام: 2 جون 1950
اردو - گجراتی

بانٹو ایمین جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
میں سماج

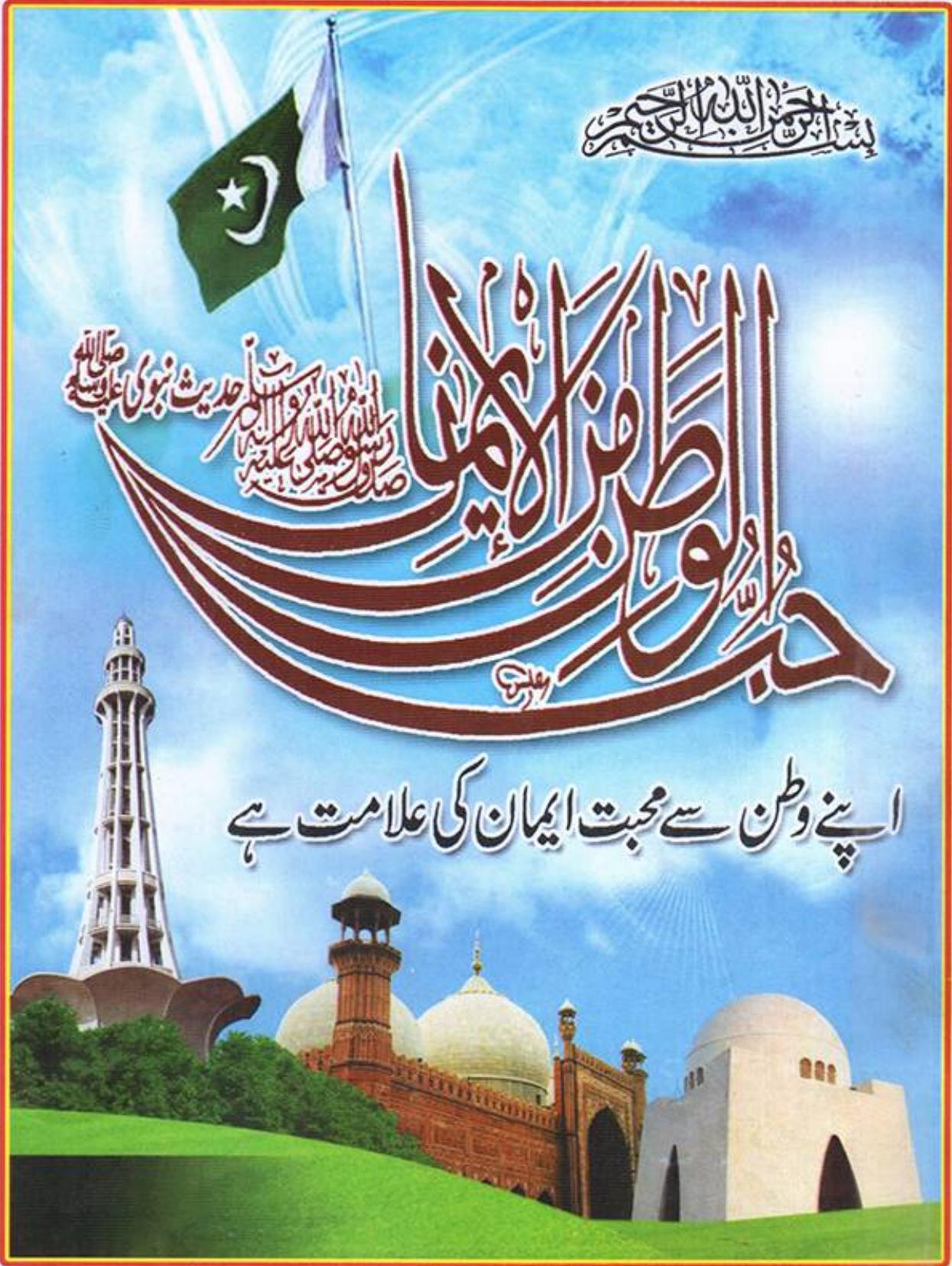
مارچ 2020 عہد رجب المرجب 1441ھ

..... میں تو سمجھتا تھا کہ بانٹو کے ایمین حضرات صرف تاجر نہ سوچ رکھتے ہیں۔ مگر ان حضرات کی پر جوش
سیاسی، سماجی اور قلمی پر غلوس سرگرمیوں نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔

اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان بن کے رہے گا اور اس کے قیام کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے باصلاحیت تاجر
اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں گے اور اسی طرح پاکستان میں صنعتیں قائم کریں گے۔ جس طرح یہاں قائم کی ہیں۔ ہمارے
لئے ملک کی صنعتی بنیادیں انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط ہوں گی۔

24 جنوری 1940ء

دورہ خطاب پریس فنڈ بانٹو



بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

مہینہ کا

کراچی

اردو - گجراتی

پبلشر

مدیر اعزازی

عبدالجبار علی محمد بدو

انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا

مارچ 2020ء

رجب المرجب 1441ھ



32768214
32728397

Website : www.bmj.net

E-mail: bantvamejamat01@gmail.com

فی شماره: 50 روپے

شماره: 03

جلد: 65

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیئرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، لمحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد لوجہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

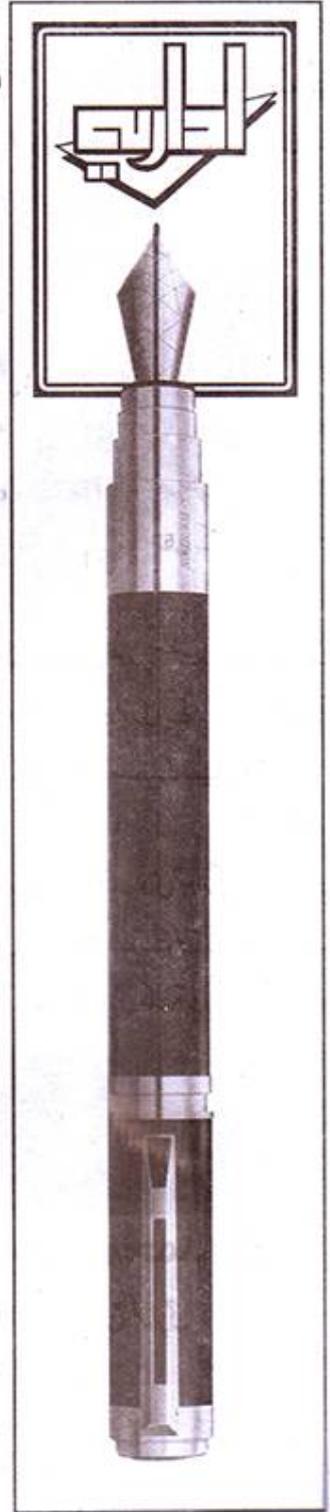
23 مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ کا اہم دن

جب ہم پاکستان کی روشن اور زریں تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میمنوں نے اس ملک کے قیام کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی جس کے حوالے اور حوالہ جاتی حقائق آج بھی تاریخ کی کتابوں میں درج ہیں۔ میمن اور گجراتی برادری نے تحریک پاکستان کے وقت اس تحریک کے لیے دل کھول کر فنڈز پیش کیے تھے۔ فنڈز کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتے ہیں جس کا قائد اعظم کو احساس تھا اسی لیے انہوں نے ضرورت پڑنے پر سب سے پہلے میمن اور گجراتی برادری سے رجوع کیا تھا اور ان برادریوں نے قائد اعظم کو بالکل مایوس نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دل اور اپنی تجویروں کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے تھے۔

پاکستان برصغیر کے مسلمانوں کی دعاؤں اور بے مثال قربانیوں کا ثمر ہے۔ یہ اسلامی مملکت ایک دن، ایک رات یا مختصری جدوجہد کے بعد ہمیں نہیں ملا تھا بلکہ اس کے لیے تو طویل جدوجہد کی گئی تھی۔ جب برصغیر کے مسلمانوں نے یہ محسوس کیا کہ انگریزوں کی برصغیر سے رخصتی کے بعد وہ ہندوستان کی غالب اکثریت ہندوؤں کے محکوم و غلام بن جائیں گے تو انہوں نے اپنے لیے ایک الگ، خود مختار اور اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر دیا کیونکہ وہ ہندوؤں کی نیوٹوں کو سمجھ چکے تھے اور یہ بھی جان چکے تھے کہ برسر اقتدار آنے کے بعد ہندو مسلمانوں سے اپنے ان سیکٹروں برسوں کا بدلہ لیں گے جو انہوں نے مسلمان بادشاہوں کی رعیت بن کر گزارتے تھے۔

بس یہ احساس اور اس کے عملی مظاہرے نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اسی دوران انہیں قائد اعظم کی ولولہ انگیز قیادت بھی مل گئی۔ جناح صاحب کا تعلق بھی گجراتی برادری سے تھا۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور انہیں آزادی کا پیغام سنا کر خواب غفلت سے بیدار کیا۔ چونکہ حضرت قائد اعظم بھی گجراتی کیونٹی سے تعلق رکھتے تھے اس لیے انہیں دیکھ کر پوری گجراتی برادری ان کے زیر سایہ آگئی اور اس برادری نے قیام پاکستان کے لیے کمر کس لی۔ پھر تو ان حضرات نے جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔ تحریک پاکستان کو مضبوط، متحرک اور فعال بنانے کے لیے چندے اور ڈونیشن دیئے اس کے بعد جب پاکستان بن گیا تو اس کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط کرنے کا بیڑہ بھی اٹھایا اور اس قدر دل و جان سے محنت کی کہ وہ ملک جس کے بارے میں انڈیا کے متعصب ہندوؤں کا خیال تھا کہ یہ چند روز کا مہمان ہوگا۔

وہ نہ صرف قائم رہا بلکہ اب تک قائم ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ہوتا



چلا جاتا رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ایٹمی دھماکہ کر کے انڈیا جیسے ملک کو یہ بھی بتا دیا کہ ”ہم کسی سے کم نہیں۔ ہماری طرف میلی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ ہمیں کمزور سمجھنے کی غلطی کرنا۔“ جب ہم پاکستان کی روشن اور زریں تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میمنوں نے اس ملک کے قیام کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی جس کے حوالے اور حوالہ جاتی حقائق آج بھی تاریخ کی کتابوں میں درج ہیں۔ میمن اور گجراتی برادری نے تحریک پاکستان کے وقت اس تحریک کے لیے دل کھول کر فنڈز پیش کیے تھے۔ فنڈز کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتے ہیں جس کا قائد اعظم کو احساس تھا اسی لیے انہوں نے ضرورت پڑنے پر سب سے پہلے میمن اور گجراتی برادری سے رجوع کیا تھا اور ان برادریوں نے قائد اعظم کو بالکل مایوس نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دل اور اپنی تجویروں کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے تھے۔

سر آدم جی حاجی داؤد نے تو پاکستان کے قیام کے بعد اس ملک کی معاشی اور اقتصادی ضروریات پوری کرنے کے لیے قائد اعظم کی خدمت میں بلینک چیک پیش کر دیا تھا جس پر صرف اپنے دستخط کیے تھے اور قائد اعظم کو اختیار دیا تھا کہ وہ اس میں جتنی رقم چاہیں، خود لکھ دیں۔ دیگر میمنوں کی طرح بانٹوا کے شاہ سوداگر ان سینٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا مرحوم، سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جاگنڑ اور سینٹھ حسین قاسم دادا مرحوم وغیرہ نے تحریک پاکستان میں عملی اور مالی تعاون کیا۔ علاوہ ازیں میمن برادری کے سرکردہ تاجروں اور صنعت کاروں نے پاکستان کے قیام کے وقت درپیش مشکلات حل کرنے کے لیے پیش قدمی کی۔

ان حضرات نے اس ملک میں نئی صنعتیں، کارخانے، فیکٹریاں اور ملیں لگا کر نہ صرف اس ملک کو معاشی طور پر مضبوط کیا بلکہ اس کے لوگوں کو روزگار کی سہولیات بھی فراہم کی اور اس طرح ملک کو ابتدائی مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دلائی۔ اس برادری نے پاکستان میں صنعتی اداروں کا جال بچھا دیا۔ اگر اس وقت گجراتی اور میمن برادری پاکستان کو سہارا نہ دیتی تو شاید (خدا نخواستہ) اس نومولود ملک کے لیے اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا۔

پاکستان کی تاریخ میں 23 مارچ کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال 23 مارچ کا دن ایک قومی تہوار کی حیثیت سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے اس کے بعد ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی سلامتی اور استحکام کے لئے کوشش کرنے کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے جس کے لئے ہمیں شب و روز انتھک جدوجہد کرنی ہوگی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ اسلامی ملک آج بھی قائم ہے اور انشاء اللہ تاقیامت قائم رہے گا۔

نیک خواہشات اور پر خلوص دعاؤں کا طالب

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی



ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ مشکلات میں گھبرانا نہیں چاہیے ستارے ہمیشہ اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔ (ارسطو)

☆ چھوٹے ذہنوں میں ہمیشہ خواہشیں اور بڑے ذہنوں میں ہمیشہ مقاصد ہوا کرتے ہیں۔ (خلیل جبران)

☆ جو آدمی جتنا زیادہ بولتا ہے اتنا ہی کم عقل ہے۔ (حکیم لقمان)

☆ پاؤں پھسل جائے تو کوئی بات نہیں مگر زبان نہ پھسلے دو۔ (بقراط)

☆ طالب علم کا اصل کام اپنی ذات، اپنے والدین اور اپنے ملک سے وفاداری اور تعلیم کی طرف کامل توجہ دینا ہے۔ (قائد اعظم)

☆ زندگی کا شعلہ دوسروں سے نہیں مانگا جاتا یہ تو اپنی روح میں خود روشن کیا جاتا ہے۔ (علامہ اقبال)

☆ اپنی مملکت خداداد کی بے لوث خدمت کریں اور اپنی تمام تر قوتیں اور صلاحیتیں ملک کو مستحکم اور طاقت ور بنانے میں صرف کریں۔

(محترمہ فاطمہ جناح)

☆ کامیابی حاصل کرو لیکن پیسے کے لئے نہیں بلکہ اپنی پہچان بنانے کے لیے۔ (آئن سٹائن)

☆ جس چیز کو سنوار نہ سکو اسے مت بگاڑو۔ (شیکسپیر)

☆ کتب خانے دیکھ کر مجھے اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ زندگی کتنی مختصر ہے اور علم کس قدر سمندر ہے۔ سارے خزانے سے لطف اندوز نہیں ہوا جاسکتا۔ (جان براؤن)

☆ جو لوگ فائدے میں کسی کو شریک نہیں کرتے نقصان میں بھی ان کا کوئی شریک نہیں ہوتا درحقیقت قابل غور بات ہے۔ (بیکن)

☆ بہترین کام وہ ہے جو اعتدال سے کیا جائے۔

(حضور اکرم ﷺ)

☆ برے لوگوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے نیک لوگوں کی صحبت۔ (حضرت ابو بکر صدیق)

☆ سخی اللہ کا دوست ہے چاہے فاسق ہو بخیل اللہ کا دشمن ہے چاہے زاہد ہو۔ (حضرت عمر فاروق)

☆ برا خطا کار وہ ہے جسے لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فراغت ملی ہو۔ (حضرت عثمان غنی)

☆ اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیونکہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

(حضرت علی)

☆ تمہارے جسم ابھی ظاہری گناہوں سے پاک نہیں ہوئے اور تم اندرونی پاکیزگی کا دعویٰ کرتے ہو، تم مخلوق سے تو درست رویہ رکھتے

نہیں اور خالق سے درست رویہ رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو۔

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی)

☆ تم اپنی ہزار غلطیوں کے باوجود اپنے آپ سے محبت کرتے ہو لیکن دوسروں کی ایک غلطی کی وجہ سے ان سے نفرت کیوں کرنے لگ جاتے

ہو یا تو خود غلطیاں کرنا چھوڑ دو یا دوسروں کو معاف کرنا سیکھ لو۔

(شیخ سعدی)

☆ برے دوستوں سے بچو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا تعارف بن جائیں۔

(حضرت امام مالک)



غنی دہلوی (مرحوم)

اسی کا نام ہے میری زباں پر
کہ جس کا سایہ ہے کون و مکاں پر
حکومت جس کی ہے کون و مکاں پر
وہی جلوہ لگن ہے آسماں پر

فضائے نور یزداں چھا رہی ہے
میری فکر سخن کے گلستاں پر

سنو حمد اللہ لوگو ادب سے
اللہ کا نام اقدس ہے زباں پر

اسی کا پڑھتا ہوں دن رات کلمہ
ہے جس کا قبضہ میرے جسم و جاں پر

نہ دنیا کی نہ عقبی کی خبر ہے
لگن مالک کی لے آئی کہاں پر

غنی پھیلی ہوئی رہتی ہے ہر دم
ردائے نور حق بھی قلب و جاں پر





جناب تاجدار عادل

اللہ کے نور کی مانند ہے جمال بھی وہ
 اللہ کے بعد ہمارے لیے مثال بھی وہ
 جو کائنات میں روشن ہے مثل نور ازل
 مری نگاہ کا مقصد بھی وہ خیال بھی وہ
 وہ ایک بندہ مگر عظمت زمانہ فدا
 کہ آئینہ بھی اللہ کا نام ہے اور جمال بھی وہ
 ہے اس کا نام بھی قائم اللہ کے نام کے ساتھ
 زمانہ فانی ہے لیکن ہے لازوال بھی وہ
 ہے اس کی ذات پہ خود ناز آدمیت کو
 خدائے فن کا ہے شہکار جو کمال بھی وہ
 وہ ایک طیب، محبت کے وردمندوں کا
 ہے کائنات کے زخموں کا اندمال بھی وہ
 لکھی ہے نعت جو عادل تو اب نہیں کوئی غم
 اسی وسیلے سے جائیں گے میرا حال بھی وہ

بانٹوامیمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی برائے مدت 2019 - 2020ء



جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیار اکھٹانی
سینئر نائب صدر دوم



جناب نجیب عبدالعزیز بالا گام والا
سینئر نائب صدر اول



جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا
صدر



جناب عبدالجبار علی محمد آدم بدو
جونیئر نائب صدر دوم



جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا
جونیئر نائب صدر اول



جناب انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا
اعزازی جنرل سیکریٹری



جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوشاری
اعزازی جوائنٹ سیکریٹری دوم



جناب فیصل محمد یعقوب دیوان
اعزازی جوائنٹ سیکریٹری اول

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔ پسندیدہ عمل

بندے پر لازم بھی ہے اور اللہ کو پسند بھی

ارشاد ربانی ہے: تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، بلکہ صبح سے رات تک اللہ تعالیٰ کی کتنی اور کون کون سی نعمتیں ہیں، جن سے جن و انس فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ سورۃ رحمن میں 28 مرتبہ سوال کیا گیا کہ اے گروہ، جن و انس پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اگر سورۃ رحمن کا بغور مطالعہ فرمائیں تو جن و انس کو اپنی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔ دنیاوی امور میں اپنی زندگی کا جائزہ لیں، دفتر میں افسر آپ کی کارکردگی دیکھ کر ترقی دیتا ہے اور پرموشن کرتا ہے۔ اس ترقی سے کس قدر خوشی ہوتی ہے، بار بار اپنے افسر کا شکر یہ ادا کرتے ہیں، پھر شکر یہ ادا کر کے اپنے گھر جاتے ہیں اور بیوی بچوں کو خوشی کی خبر دیتے ہیں اور کہتے ہیں، میری ترقی ہو گئی ہے۔

پھر سب اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں، لیکن کیا ہم اپنے خالق و مالک کا بھی اس طرح شکر یہ ادا کرتے ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں، ہم اپنے حقیقی مالک کا اس طرح شکر ادا نہیں کرتے، جس نے ہمیں پیدا کیا، مکمل اعضاء کے ساتھ نہایت بہترین حالت میں بنایا۔ ہمیں دو آنکھیں، دو کان، ناک، ہاتھ پاؤں اور عقل عطا فرمائی، اس نے ہمیں بولنا سکھایا۔ انسان ہی نہیں یہ درخت، ٹہنیاں، شاخیں، پتے بھی اللہ کی بارگاہ میں سجدے کرتے اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترازو سے تولنے میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو۔ کم مت تولو، لیکن آج ہمارا معاشرہ تجارت میں ڈنڈی مار رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ ایک کلو میں پچاس، سو گرام کم تول کر، گاہک کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے، بے ایمانی کر رہا ہے۔ اپنے لیے جہنم کی آگ تیار کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا فرمائی، یہ جس سے ہم سوچتے ہیں سمجھتے ہیں اور صحیح یا غلط فیصلے کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور سمجھیں، کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ جب دفتر سے گھر جاتے ہیں تو کسی اور کے گھر چلے جاتے ہیں۔ نہیں، ہرگز نہیں۔

اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے اپنے ہی گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ گویا آپ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ”عقل“ کا صحیح استعمال کیا، اسی طرح دنیا کے دیگر کاموں میں عقل کا کردار

مشعلِ تہراہ



بنیادی ہے، اگر کم تول رہے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو ”عقل“ دی ہے، اس کا استعمال آپ غلط کر رہے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کم مت تولو“، لیکن ہم کم تول رہے ہیں، گویا جان بوجھ کر گناہ کر رہے ہیں۔ سورۃ الرحمن کو غور سے پڑھا جائے تو انسان خوف سے لرز اٹھتا ہے۔ اللہ رب العزت نے جن وانس کو سیدھا سچا راستہ بتا دیا ہے۔ اللہ کی شان کری می ملاحظہ ہو، فرماتا ہے: ”اسی (اللہ نے انسان کو ٹھیکرے کی کھٹکھاتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا، پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟“

وہ ہی دونوں مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔ اسی نے دودریا رواں کیے، جو آپس میں ملتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ یہ بھی جن وانس کو چیلنج کیا گیا کہ اگر تمہیں قدرت ہو تو آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ، لیکن یہ جنوں اور انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نیک عمل کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ یہ روز قیامت سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، فرمایا گیا: تو پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مختصر یہ کہ رب کائنات نے انسانوں اور جنوں کے لیے کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، طرح طرح کے پھل، میوے، دریا، سمندر، ہوا، پانی، درخت، جنگل، دن بھر انسان اور جن اللہ تبارک و تعالیٰ کی ان عنایتوں سے فائدے اٹھا رہے ہیں، لیکن وہ اپنا فرض ادا نہیں کرتے۔ اللہ نیکی کی طرف بلاتا ہے، لیکن وہ گم راہی کے راستے پر چلتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے پورا تولو، مگر وہ کم تولتا ہے، اللہ کا ارشاد پاک ہے کہ سچ بولو، لیکن وہ صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہیں، قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے ہیں، حلف اٹھاتے ہیں، لیکن عمل اس کے برعکس ہوتا ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ہمیں بے پناہ نوازتا ہے، کاش، ہم سورۃ رحمن کا سچے دل سے مطالعہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے اس کا شکر یہ بجالائیں، اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے۔



JAANGDA AGENCIES

ESTABLISHED 1979

• Indenters of all sorts of chemicals and general merchandise from worldwide sources.

• For hassle free clearing and forwarding agency services (CHAL No. 2928)

Contact:

JAANGDA AGENCIES

(Established 1979)

2/10 Abid Chambers, New CHalli, Karachi.

Tel: +92 21 326 213 59 / 326 213 57

E-mail: siddikj55@gmail.com

Web: www.chemicalbulletin.com

www.gms.net.pk

Contact Person:

Mr. Irfan Shuja

(Sales Executive for Indent Department)

Cell: +92 312 310 64 12

Mr. Imran Khorani

(Chief Operating Officer for Clearing & Forwarding)

Cell: +92 333 237 74 24

Mr. Siddik S. Jaangda

(Chief Executive)

Cell: +92 300 922 42 12

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

قائم شدہ: 2 جون 1950ء، جمعۃ المبارک

تحقیق و تحریر: کہتری عصمت علی پٹیل

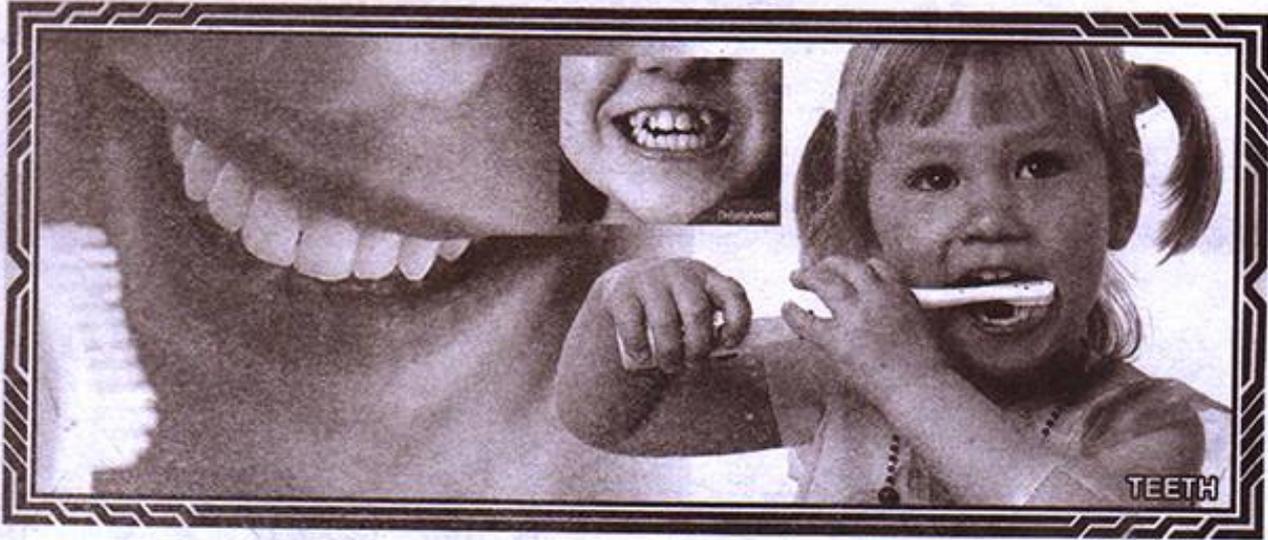
بانٹوا میمن جماعت کے 2 جون 1950ء سے لے کر اب تک فروری 2020ء تک کے مخلصانہ خدمات انجام دینے والے

معزز و محترم صدور صاحبان اور محترم و مکرم اعزازی جنرل سیکریٹری صاحبان کے اسمائے گرامی مدت بلحاظ سن وائز

جناب محترم صدر صاحبان	سال (مدت)	جناب محترم اعزازی جنرل سیکریٹری صاحبان
1- حاجی عمر حاجی حبیب	1950-51ء	حاجی یوسف حاجی ابراہیم ڈوگر گڈھ والا
2- جناب رحمت اللہ قاسم ناکر والا	1951-52ء	حاجی حبیب حاجی شریف جاگڑا
3- حاجی عبدالرحمن دادا	1952-53ء	جناب محمد عمر حاجی حبیب بندھانی
4- حاجی عمر ایچ حبیب بندھانی	1953-54ء	حاجی عثمان اے غنی / حاجی آدم بلو
5- سیٹھ حسین قاسم دادا	1954-55ء	حاجی آدم عبدالغنی بلو
6- حاجی آدم پیر محمد جاگڑا	1955-56ء	حاجی سلیمان کریم کوڈواوی
7- سیٹھ احمد داؤد گاندھی	1956-57ء	حاجی سلیمان کریم کوڈواوی
8- جان محمد داؤد ایڈووکیٹ	1957-58ء	حاجی عبدالکریم بکھر
9- سیٹھ حسین قاسم دادا	1958-59ء	حاجی عبدالکریم بکھر
10- جان محمد داؤد ایڈووکیٹ	1959-60ء	حاجی عبدالکریم محمد جاگڑا
11- حاجی عبدالرحمن قاسم دادا	1960-61ء	حاجی رحمت اللہ حاجی عبدالکریم بالا گام والا
12- حاجی ابراہیم عبداللطیف دوہکی	1961-62ء	حاجی عبدالکریم محمد جاگڑا
13- حاجی ابراہیم عبداللطیف دوہکی	1962-63ء	حاجی عبدالکریم محمد جاگڑا
14- سیٹھ قاسم حسین دادا	1963-64ء	حاجی موسیٰ حاجی ولی محمد لوئی
15- عبدالغنی حبیب کلکتہ والا	1964-65ء	حاجی عمر عبدالشکور پوٹھیا والا
16- سیٹھ احمد داؤد گاندھی	1965-66ء	حاجی رحمت اللہ حاجی عبدالکریم بالا گام والا
17- سیٹھ صدیق حاجی آدم جاگڑا	1966-67ء	حاجی موسیٰ حاجی ولی محمد لوئی
18- حاجی عبدالغنی حبیب کلکتہ والا	1967-68ء	حاجی رحمت اللہ عبدالغنی ہاشم جاگڑا
19- سیٹھ قاسم حسین دادا	1968-69ء	حاجی رحمت اللہ حاجی عبدالکریم بالا گام والا

حاجی یوسف علی محمد مختی	1969-70ء	20- حاجی عبدالغنی حبیب کلکتہ والا
جناب ڈاکٹر حاجی سلیمان عبدالغنی بلو	1970-71ء	21- سینٹھ احمد داؤد گاندھی
جناب ڈاکٹر حاجی سلیمان عبدالغنی بلو	1971-72ء	22- سینٹھ قاسم حسین دادا
حاجی یوسف علی محمد مختی	1972-73ء	23- صدیق حاجی آدم جاگڑا
حاجی نور محمد ایدھی (درویش)	1973-74ء	24- عبدالغنی حبیب کلکتہ والا
// // //	1974-75ء	25- سینٹھ احمد داؤد گاندھی
// // //	1975-76ء	26- سینٹھ قاسم حسین دادا
جناب پیر محمد ابا عمر کالیا	1976-77ء	27- سینٹھ احمد داؤد گاندھی
// // //	1977-78ء	28- عبدالغنی حبیب کلکتہ والا
// // //	1978-79ء	29- سینٹھ حاجی صدیق ایچ آدم جاگڑا
// // //	1979-80ء	30- حاجی عبدالشکور طیب بلوانی
// // //	1980-81ء	31- حاجی عبدالشکور طیب بلوانی
// // //	1981-82ء	32- سینٹھ احمد داؤد گاندھی
حاجی اسماعیل عیسیٰ پولانی	1982-83ء	33- حاجی قاسم ایچ اے ستار کھانانی (مچھیارا)
// // //	1983-84ء	34- سینٹھ احمد داؤد گاندھی
// // //	1984-85ء	35- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا
// // //	1985-86ء	36- حاجی شریف طیب بلوانی
حاجی اسماعیل عیسیٰ پولانی / جناب حسین رحمانی	1986-87ء	37- حاجی قاسم ایچ اے ستار کھانانی (مچھیارا)
جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا	1987-88ء	38- حاجی اے عزیز رحمت اللہ اے کریم کایا
// // //	1988-89ء	39- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا
حاجی عبدالغنی آدم کھانانی	1989-90ء	40- حاجی شریف طیب بلوانی
// // //	1990-91ء	41- حاجی قاسم عبدالستار کھانانی (مچھیارا)
حاجی عبداللطیف سلیمان مومن	1991-92ء	42- سینٹھ قاسم حسین دادا
حاجی امان اللہ رحمت اللہ شیخا / جناب عبدالستار	1992-93ء	43- حاجی شریف طیب بلوانی
جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا	1993-94ء	44- حاجی قاسم عبدالستار کھانانی (مچھیارا)
جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا / حاجی ابا عمر عبدالکریم رحمانی	1994-95ء	45- سینٹھ قاسم حسین دادا

جناب عبدالرحیم اسماعیل مائے مینی	1995-96ء	46- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا
کنوینز ایڈہاک کمیٹی حاجی عیسیٰ حاجی سلیمان ڈنڈیا (مرحوم)	1996-97ء	47- جناب عبدالعزیز عیسیٰ بھرم چاری
” ” ”	1997-98ء	48- جناب عبدالجید عبداللہ وڈالا والا
جناب عبدالرحیم اسماعیل مائے مینی	1998-99ء	49- الحاج محمد صدیق عبدالرحمن پولانی
حاجی یعقوب حبیب گنگ	1999-2000ء	50- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا
جناب عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	2000-2001ء	51- حاجی شریف طیب بلوانی
جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا	2001-2002ء	52- حاجی عبدالغفار عثمان نونا نکلیا
حاجی عبدالغفار عبدالشکور نی نی	2002-2003ء	53- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا
حاجی عبدالستار الانا ڈوانی	2003-2004ء	54- الحاج محمد صدیق عبدالرحمن پولانی
” ” ”	2004-2005ء	55- حاجی قاسم عبدالستار کھانانی (مچھیارا)
” ” ”	2005-2006ء	56- جناب احمد جعفر کوڑیا
جناب عبدالرحیم اسماعیل مائے مینی	2006-2007ء	57- جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا
جناب محمد یونس عبدالستار بکسرا	2007-2008ء	58- جناب احمد جعفر عبدالستار کوڑیا
جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا	2008-2009ء	59- الحاج محمد صدیق عبدالرحمن پولانی
” ” ”	2009-2010ء	60- جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا
” ” ”	2010-2011ء	61- ” ” ”
” ” ”	2011-2012ء	62- جناب عبدالوہاب الحاج محمد صدیق پولانی
” ” ”	2012-2013ء	63- جناب عثمان (ایم رفیق) بلوانی
” ” ”	2013-2014ء	64- جناب عبدالوہاب الحاج محمد صدیق پولانی
” ” ”	2014-2015ء	65- جناب احمد جعفر عبدالستار اسکور کوڑیا
” ” ”	2015-2016ء	66- جناب احمد جعفر عبدالستار اسکور کوڑیا
” ” ”	2016-2017ء	67- جناب عثمان (محمد رفیق) حبیب طیب بلوانی
جناب عبدالرؤف اسماعیل ایچ یوسف منتی	2017-2018ء	68- جناب آصف امان اللہ ایچ عیسیٰ کھانانی
جناب انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا	2018-2019ء	69- جناب محمد حنیف حاجی قاسم کھانانی (مچھیارا)
جناب انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا	2019-2020ء	70- جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا



کچے بچے دانت ان کی حفاظت ضروری ہے

تحریر: ڈاکٹر سکندر جانگڑا، ماہر دندان

جب بچوں کے دانت نکلنا شروع ہوتے ہیں تو اکثر مائیں بہت زیادہ پریشان ہو جاتی ہیں، کیوں کہ ان دنوں بچوں کی طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے۔ بعض بچوں کے دانت بہت زیادہ تکلیف سے نکلتے ہیں۔ ذیل میں چند تجاویز ہیں۔ ماہرین طب کے مطابق، جب بچوں کے دانت نکلنے لگیں تو ان کے ہاتھ میں سب یا گا جردے دیں، کیونکہ یہ سخت ہونے کی وجہ سے قدرتی ٹی تھر (TEETHER) کا کام دیتے ہیں۔ عموماً دودھ کے دانت 6 سے 10 مہینے کی عمر میں نکلتے ہیں مگر مختلف وجوہ کی بنا پر کچھ بچوں کے دانت اس سے پہلے یا بعد میں نکل سکتے ہیں۔ دراصل جب دانت مسوڑھوں سے نکلنا شروع ہوتے ہیں تو بچے ان پر دباؤ محسوس کرتے ہیں اور ہر چیز منہ میں ڈال کر مسوڑھوں سے دباتے ہیں۔ اگر یہ خیال نہ کیا جائے کہ بچے منہ میں کیا ڈال رہے ہیں تو ان چیزوں پر لگے جراثیم منہ کے ذریعے پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لہذا بچوں کے ارد گرد کا ماحول صاف ستھرا ہونا چاہیے، تاکہ کوئی چیز منہ میں جا کر انفیکشن کا باعث نہ بنے۔



Dr. Sikandar Jangda

☆ فیڈر ہو یا سوڈر بچے کو پکڑانے سے پہلے ہر بار دھو کر صاف کر لیں، تاکہ ان کے ذریعے کسی قسم کے جراثیم بچے کے پیٹ میں داخل نہ ہو سکیں۔
 ☆ بچے کا فیڈر استعمال سے پہلے اچھی طرح دھولیں۔
 ☆ بچے پر ہر وقت نظر رکھیں کہ وہ کوئی مضر صحت چیز منہ میں نہ ڈالے۔
 ☆ بچوں کے استعمال کی اشیاء ہاتھوں میں نہ رکھیں۔ اس سے بھی جراثیم ان میں منتقل ہو جاتے ہیں۔
 عام طور پر بڑی بوڑھی خواتین یہ کہتی ہیں کہ جب بچوں کو اسہال کی شکایت ہو تو انہیں دودھ پلائیں، کھانا کھلائیں لیکن بچے کی خوراک ہر

گزر بند نہ کریں بلکہ پہلے سے زیادہ محتاط ہو جائیں اور کوشش کریں کہ بچے کو نرم غذا دیں مثلاً کھجڑی یا دہی میں کیلا میس کر کے کھلا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ بچے کے جسم میں پانی کی کمی نہ ہو۔ دانتوں کی نشوونما کے لئے کیلشیم بے حد ضروری ہے جو دودھ اور دہی میں دیا جاتا ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے بچے دودھ نہ پئیں تو ذائقہ بدلنے کے لئے دودھ سے بنی اشیاء کھلائیں۔ مثلاً کھیر، کسٹرڈ وغیرہ۔ اگر بچے کو یہ بھی پسند نہ ہو تو ان کو کیلشیم کے سپلیمنٹس ضرور دیں تاکہ دانتوں کی بہتر نشوونما ہو سکے۔ جب بچوں کے دانت نکلتے ہیں تو اس دوران بچے مسوڑھوں میں درد، سوجن اور الجھن ہی محسوس کرتے ہیں اور معمول سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ اکثر انہیں ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ جو چیز ہاتھ میں آجائے وہ منہ میں ڈال کر دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگلیاں منہ میں ڈال کر چوستے ہیں۔ مسوڑھوں پر دباؤ محسوس کرتے ہیں اور اوپر نیچے کے مسوڑھوں کو آپس میں رگڑتے ہیں۔ میٹھی چیزیں کھانے سے بھی دودھ کے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔

بچوں کو دودھ کا ذائقہ پسند ہو یا نہ ہو دیگر مختلف مشروبات کا ذائقہ پسند ہوتا ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ بچوں کو ایسی اشیاء کی عادت نہ ہی ڈالیں کیونکہ ان میں چینی کی کافی مقدار ہوتی ہے، دانتوں کو خراب کرتی ہے۔ لاڈ پیار میں بچوں کو ایسی چیزیں ہرگز نہ کھلائیں جو ان کی صحت کو متاثر کرنے کا باعث ہوں۔ بچوں کے دودھ کے دانتوں کی حفاظت لازمی ہے۔ اکثر والدین بچوں کے دانتوں کی اس لئے بھی پروا نہیں کرتے کہ یہ تو ٹوٹ ہی جائیں گے۔ جب نئے دانت آئیں گے تو دیکھا جائے گا۔ یہ سوچ بالکل غلط ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر دودھ کے دانت خراب ہو گئے تو دوبارہ آنے والے دانتوں میں بھی وہی خرابی ہو سکتی ہے۔



بانٹو امیمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

فوری موبائل پیغام رسانی (SMS) کی سہولت

بانٹو امیمن جماعت کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت باخبر رہنے کے لیے توجہ فرمائیے!!

بانٹو امیمن جماعت کے تمام Events کی اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل میں

Write Message میں جا کر ٹائپ کریں

FOLLOW BMJNEWS اور بھیج دیجئے 40404 پر

تعاون کے طلب گار



محمد شعیب ابو طالب دو جکی

کنوینر آئی ٹی کمیٹی

فون: 32728397 - 32768214

پتہ: بانٹو امیمن جماعت خانہ ملحقہ حوربائی حاجیانی اسکول،

یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

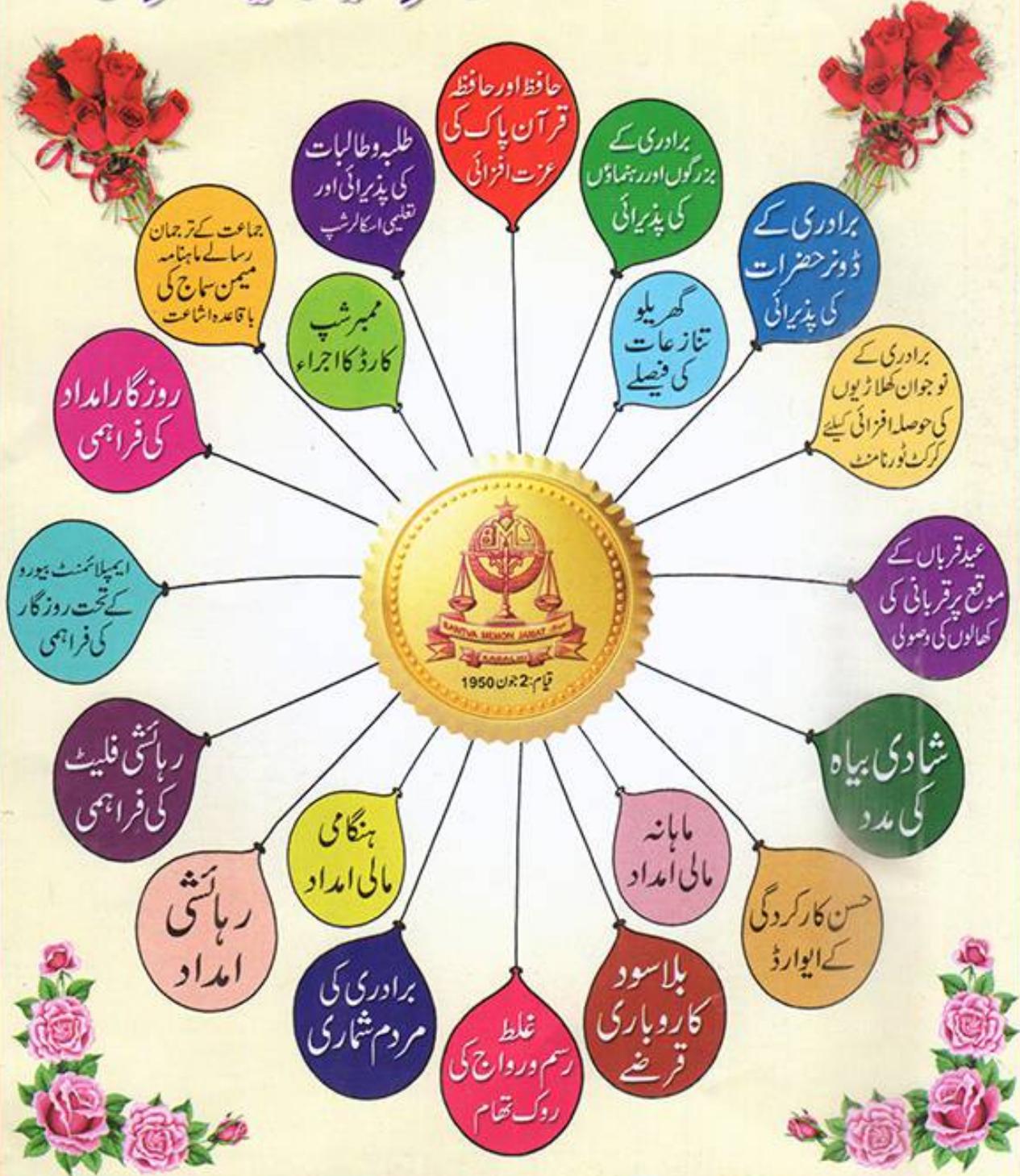
میرے مرنے کے بعد میرے بچوں کا کیا ہوگا؟

لوگ اس سوال پر غور کرتے ہیں اور
جو کچھ بن پڑتا ہے انتظام کرتے ہیں
ایسے لوگ دورانندیش اور عقل مند سمجھے جاتے ہیں مگر

بچوں کے مرنے کے بعد بچوں کا کیا ہوگا؟

اس سوال پر کم ہی لوگ غور کرتے ہیں حالانکہ اصل سوال یہی ہے
ہمارے بچے نیک و صالح نہ بن سکے تو چاہے دنیا میں وہ کچھ ہی
کیوں نہ جائیں معاملہ نفع کا نہیں نقصان ہی کا رہا
دورانندیش اور عقلمند لوگ دنیا سے کہیں زیادہ
آخرت کے بارے میں سوچتے ہیں
آپ بھی اگر عقلمند اور دورانندیش ہیں تو اپنے بچوں کو
نیک و صالح بنانے کی فکر کیجئے

بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی مختلف سماجی، رفاہی اور فلاحی سرگرمیاں ایک نظر میں



اوراق گم گشتہ

تاریخ کے جھروکوں سے

تحریک پاکستان میں بانٹوا میمن برادری کا کردار

24 جنوری 1940ء کو قائد اعظم محمد علی جناح پریس فنڈ کے سلسلے میں آئی آئی چندر میگر روڈ اور عثمان عیسیٰ بھائی میمن کے ہمراہ

جب بانٹوا تشریف لائے ان کا شاندار اور پر تپاک استقبال کیا گیا

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل



یوں تو قیام پاکستان کے لئے برصغیر کے ہر مسلمان نے جدوجہد کی۔ گھروں کے اندر، گھروں کے باہر، کھیلوں کے میدانوں میں، مدرسوں اور کالجوں میں، فریگیوں کی سنگینوں کے آگے اور تلواروں کے چھاؤں میں غرض کوئی میدان ایسا نہ تھا جہاں برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں اور مال کا نذرانہ پیش نہ کیا ہو۔ ہرنسل اور ہر زبان کے لوگوں نے قیام پاکستان کے لئے جدوجہد اس لئے کی کہ وہ ایک اللہ کو مانتے تھے اور ایک رسول ﷺ کا کلمہ پڑھتے تھے۔ چنانچہ دیگر زبانیں بولنے والوں کی طرح گجراتی زبان بولنے والے مسلم بھائیوں نے بھی پاکستان کے قیام میں جو مثالی کردار ادا کیا اور اپنی جانوں اور مال و متاع کا جو نذرانہ پیش کیا اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہماری نئی نسل تو اہل گجرات اور ریاست کچھ کاٹھیاواڑ کی جدوجہد سے واقف ہی نہیں ہے۔

بانٹوا میمن برادری کا کردار: گجراتی زبان بولنے والوں میں ایک بانٹوا میمن برادری بھی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ قیام پاکستان کے بعد بانٹوا کے مسلمانوں نے ہی نوزائیدہ مملکت کو فوری استحکام بخشا تو بے جا نہ ہوگا۔ پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے بانٹوا شہر کو ہندوستان کی دھن نگری کہا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ چھوٹا سا شہر جو تجارتی اہمیت کا حامل تھا، اس لحاظ سے بے حد اہم تھا کہ ہندوستان کے چیدہ چیدہ صنعت کار، تاجر اور سوداگر بانٹوا میں ہی آباد تھے۔ یہ حضرات اپنی تجارتی سوجھ بوجھ اور سوداگرانہ لیاقت کی بنا پر سارے ملک کی توجہ کا مرکزی بن چکے تھے۔ بلاشبہ بانٹوا ہندوستان کی تجارت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کی تجارت ملک کی حدود سے نکل کر دوسرے ملکوں تک جا پہنچی تھی اور بانٹوا دوسری اقوام کے لئے اجنبی نہ رہا تھا۔ غیر ملکی تو میں اہل بانٹوا کو بڑی عزت و توقیر کی نظر سے دیکھتی تھیں۔

بانٹوا کے بڑے لوگ: بانٹوا میں آزادی سے پہلے کے صاحب ثروت حضرات میں کئی خاندان بھی شامل تھے۔ حسین قاسم دادا کی 28 لاکھ روپے کی غیر منقولہ جائیداد بانٹوا میں ہی تھی۔ اس خاندان کی ہندوستان میں 102 کاروباری شاخیں تھیں جن میں سے دس کے سوا باقی سب ہندوستان میں تھیں۔ اس کے علاوہ مختلف بینکوں اور صنعتی اداروں میں دادا فیملی کے پچاس لاکھ روپے نقد اور حصص بھی تھے۔ دادا خاندان کو پاکستان



بانٹوا میں مسلم لیگ فنڈ ریزنگ کے موقع پر نامور میمن سماجی رہنما

سلیمان پیر محمد دیوان قائد اعظم محمد علی جناح

کوٹھوں سے بھرا بیگ پیش کر رہے ہیں

کے قیام کے بعد ان کی ساری املاک اور اثاثوں کا معاوضہ نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ دوسرے سرکردہ خاندانوں کی بھی کروڑوں روپے کی جائیداد نقدی تجارتی سامان اثاثے اور حصص ہندوستان میں ہی ضبط ہو گئے۔

وہ سب جانتے تھے! بانٹوا کے مسلمان یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر ان لوگوں نے پاکستان کے قیام کی تحریک میں ساتھ دیا تو وہ اپنی تجارت سے محروم ہو جائیں گے۔ ان کی وہ دولت، جائیداد اور اثاثے ضبط ہو جائیں گے جو ان کے بزرگوں نے صدیوں کی محنت کے بعد حاصل کئے تھے۔ مگر آخر کو وہ مسلمان تھے۔ جذبہ اخوت اور اسلامی محبت سے سرشار! انہوں نے ان مادی چیزوں کی قطعی طور پر کوئی پروا نہ کی اور تحریک آزادی پاکستان میں اس زور و شور سے حصہ لیا۔



مضمون نگار
کھتری عصمت علی پٹیل

قائد کا استقبال: 24 جنوری 1940ء میں قائد اعظم جب بانٹوا تشریف لائے تو اہل بانٹوانے ان کا ایسا شاندار خیر مقدم کیا کہ لوگ انگشت بد انداں رہ گئے۔ سارا شہر دہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ لوگوں میں ایسا جوش و خروش بانٹوانے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اہل بانٹوانے اپنے قائد کو اپنی بھرپور اور مکمل حمایت کا یقین دلایا اور قائد اعظم پر غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ ان کی خدمت میں لیگ فنڈ کے لئے 35 ہزار روپے کی خطیر رقم بھی پیش کی۔ قائد اعظم کو بانٹوانے 12 توپوں کی سلامی لیتے بھی دیکھا۔

بانٹوا کی تباہی: بانٹوا میں بے شمار لکھ پتی تاجر تھے جن کے کاروبار ملک کے طول و عرض میں تو پھیلے ہوئے تھے ہی، ملک سے باہر بھی



سیٹھ حاجی حبیب حاجی محمد کلکتہ والا

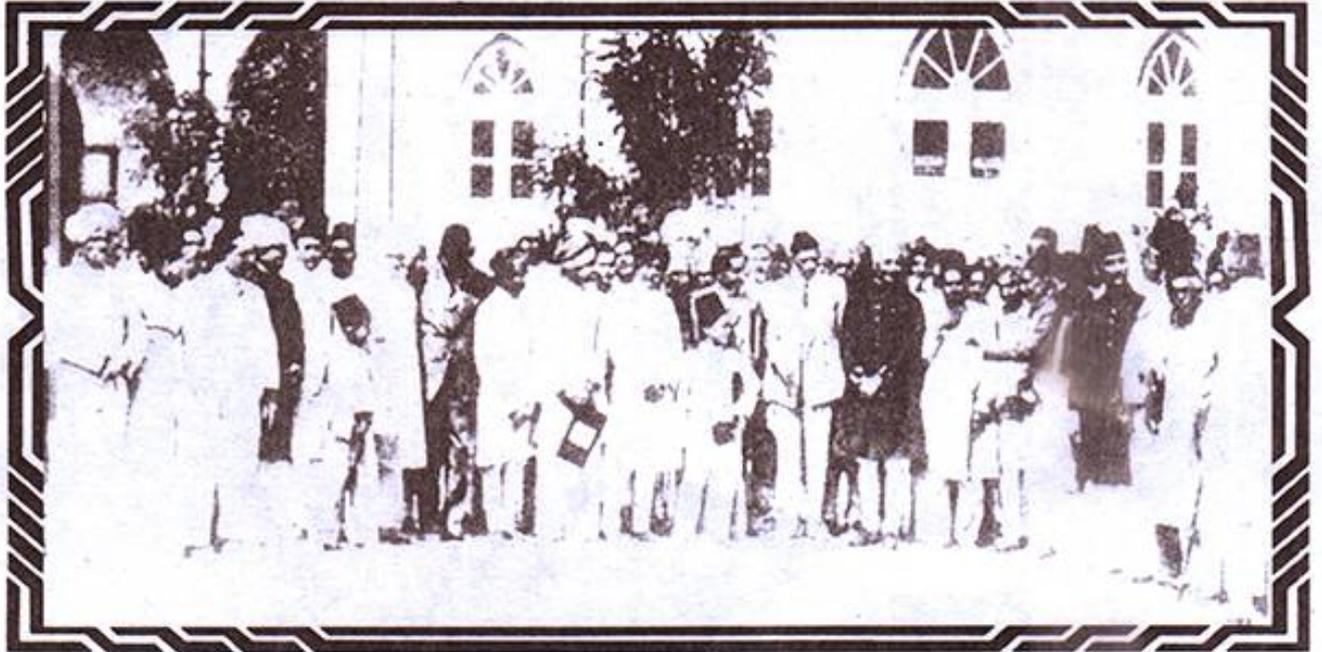
سیٹھ حاجی آدم پیر محمد جانگڑا

سیٹھ حسین قاسم دادا

تھے۔ ان سب تاجروں کو اپنی املاک گنوانی پڑیں۔ تجارتی گہما گہمی، جاہ و جلال اور شان و شوکت والا شہر بانٹوا ایران ہو گیا۔ اس کے رہنے والے مسلمانوں کو اسلام سے محبت کی پاداش میں ترک وطن کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ 1947ء سے پہلے کا پیرس اجڑ گیا تھا۔ ہندوستان کی حکومت نے پرانے بانٹوا کو مکمل طور پر منہدم کر دیا۔ گویا وہ یہاں سے مین مسلمانوں کی ایک ایک یاد اور ایک ایک نشانی کو مٹا ڈالنا چاہتے تھے۔ بانٹوا کے بزرگوں سینٹھ حسین قاسم دادا، سینٹھ حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا، سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا، سینٹھ احمد داؤد اور دیگر بے شمار حضرات کے بنگلوں اور محلات کو کھنڈر کر دیا گیا۔ خوبصورت اور آراستہ بنگلوں کے قیمتی ٹائل تک اکھاڑ ڈالے گئے کہ کہیں ان کے نیچے سونا چاندی نہ چھپا ہو۔ غرض بانٹوا میں پاکستان بننے کے بعد جو بربادی ہوئی اور بانٹوا کے مسلمان میمنوں نے جو دکھ اٹھائے جو مصیبتیں اور مشکلات جھیلیں ان کو اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔

سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا کی رحلت : سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا کی سماجی، فلاحی اور قومی خدمات کبھی فراموش نہیں کی جاسکیں گی۔ مسلم لیگ کی ہر تحریک اور آزادی پاکستان کی جدوجہد میں انہوں نے جس طرح عملی اور مالی تعاون کیا وہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ 24 جنوری کو قائد اعظم کا ٹھہرا واڑ کے دورے کے دوران جب بانٹوا تشریف لائے تھے تو ان کا فقید الشال استقبال کیا گیا تھا۔ اس کا سہرا سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق ہی کے سر جاتا ہے۔ قائد اعظم کو جو سپاس نامہ پیش کیا گیا اسے پڑھنے کا اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہوا تھا۔ صدر استقبالیہ کمیٹی کی حیثیت سے آپ نے اس وقت جو پر جوش تقریر کی وہ کبھی بھلائی نہیں جاسکتی۔

سینٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا : سینٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا کے علاوہ بانٹوا کی ایک اور معزز قابل احترام شخصیت سینٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا (مرحوم) کی تھی۔ مرحوم نے کاروباری میدان میں اپنی مہارت کا لوہا منوالیا اور اس



24 جنوری 1940ء اسٹیشن روڈ بانٹوا میں سینٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا کی طرف سے تعمیر کردہ عالی شان شاندار اسپتال کا افتتاح قائد اعظم محمد علی جناح کے دست مبارک سے کیا گیا تھا۔ اس موقع پر لی گئی یادگار تصویر بانٹوا کی سرکردہ شخصیتوں کے ساتھ۔

کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت بھی کی۔ سیاسی میدان میں بھی سیٹھ صاحب پیش پیش رہے۔ بانٹوا شہر کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے انہوں نے جس قدر جدوجہد کی اسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ قراردادیں پیش کیں۔ ان اجلاسوں میں وہ بانٹوا کے درباروں کو بھی مدعو کیا کرتے تھے اور اس مسئلے پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان کو ہم خیال بنانے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔

بانٹوا شہر میں قائد اعظم کی تشریف آوری کے موقع پر ”مسلم لیگ پریس فنڈ“ کے لئے رقم جمع کرنے میں جو محنت و مشقت آپ نے کی اور فنڈ کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم اکٹھی کرنے کے لئے جو جدوجہد کی وہ ناقابل فراموش ہے۔ مرحوم سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا ایک بہت عظیم انسان اور بہت کامیاب تاجر تھے۔ بے انتہا دولت کے مالک ہونے کے باوجود آپ کو کبھی نام و نمود کا شوق نہیں رہا۔ وہ نمائشی سرگرمیوں سے دور ہی رہے اور سادگی سے لوگوں کی خدمات انجام دیتے رہے۔ سیٹھ حاجی حبیب نے اپنے مرحوم والد حاجی پیر محمد کی جانب سے تفکیک شدہ ٹرسٹ کی چھ لاکھ کی خطیر رقم سے بانٹوا شہر میں جدید طبی ساز و سامان سے آراستہ ایک جدید اسپتال قائم کیا تھا جس کا افتتاح قائد اعظم کے دست مبارک سے کیا گیا تھا۔

سیٹھ حسین قاسم دادا: اپنی قوم اور پاکستان کی شان کو بڑھانے، اس کی کایا پلٹنے، اس میں نئی روح پھونکنے والی ایک شخصیت سیٹھ حسین قاسم دادا (مرحوم) کی ہے۔ جس وقت برصغیر پاک و ہند کی تقسیم ہوئی اور نام نہاد عارضی حکومت نے ریاست جو ناگڑھ پر ناجائز قبضہ کیا تو بانٹوا کے ہندوؤں نے اس وقت ایک طویل جلوس نکالا اور شہر کی بڑی بڑی سڑکوں پر مسلمان میمن تاجروں کے دل دکھانے والے قابل اعتراض نعرے لکھ کر لگائے۔ ہندوؤں کو اس گھٹیا حرکت پر بھی چین نہ آیا تو انہوں نے بانٹوا جیل کے قریب چوک پر پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کی تقریب منعقد کی اور شہر کی سرکردہ اور متمول شخصیتوں کو اس موقع پر زبردستی لاکھڑا کیا اور بھارت کے ترنگے جھنڈے کو سلام پیش کرنے کو کہا۔ اس موقع پر حسین سیٹھ نے نہایت جرات مندی سے جواب دیا:

”ہم مسلمان ہیں۔ مسلمان کا سر صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھک سکتا ہے۔“

سیٹھ حسین قاسم دادا کے اس دلیرانہ جواب پر حاضرین میں سناٹا چھا گیا اور ان کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگوں میں بھی ہمت پیدا ہوئی اور کسی نے بھی جھنڈے کو سلامی نہیں دی اور جلسہ ختم ہو گیا۔ یہ واقعہ صرف میمن قوم کے لئے نہیں بلکہ پاک و ہند کے تمام مسلمانوں کے لئے قابل فخر ہے۔ سیٹھ حسین قاسم دادا نے کراچی میں حسینی یتیم خانہ (حسینی دارالاطفال) 14 اکتوبر 1956ء کو یتیم خانے کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ یتیم خانہ اس وقت دس لاکھ روپے کی خطیر رقم سے تعمیر کیا گیا تھا جس میں آج بھی بے شمار لاوارث بچے اور بچیاں پرورش پار رہے ہیں۔

بانٹوا میں قائد کا قیام اور استقبال: جب قائد اعظم 24 جنوری 1940ء کو بانٹوا تشریف لائے تھے اس وقت آپ نے محترم حسین قاسم دادا کے بنگلے پر قیام کیا تھا۔ قائد محترم کو ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانے کے وقت میز پر کھانے کی میز پر مانا دودر کے جناب غلام محی الدین سمیت بانٹوا کے دربار جناب شیر بیل خان، بانٹوا کے دیوان جناب مدنی مانا دودر کے ایجنٹ جناب محمد بھائی جناب مولوی صالح محمد وکیل کے علاوہ سیٹھ صاحبان اور دوسرے چوٹی کے مخیر اور سرکردہ رہنما سیٹھ حسین قاسم دادا، سیٹھ حاجی حبیب، سیٹھ آدم حاجی پیر محمد اسحاق، سیٹھ اسماعیل حسین قاسم دادا، سیٹھ رحمت اللہ حاجی ابراہیم الایا، جناب قاسم دادا، جناب صالح محمد دادا، سیٹھ عبدالغنی حاجی حبیب، جناب محمد اور دیگر صاحبان بھی قائد اعظم کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔

قائد اعظم آئے۔ اسی روز شام کو بانٹوا کے ”مدرسہ اسلامیہ“ کے وسیع میدان میں انہوں نے پرچم لہرایا۔ اس کے بعد چار گھنٹوں کی روپہلی گاڑی (بگی) میں ان کا جلوس نکلا۔ قدم قدم پر اور جگہ جگہ ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ عوام نے ان پر پھول برسائے۔ رات کو مدرسہ اسلامیہ کے میدان میں جلسہ عام ہوا۔ اس میں قائد اعظم کے ساتھ سیٹھ حاجی حبیب، حاجی پیر محمد بیٹھے تھے۔ جلسے کی صدارت سیٹھ حسین قاسم دادا نے کی۔ بانٹوا کی طرف سے سیٹھ آدم پیر محمد اسحاق نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ آپ نے کہا: قائد محترم! ”ہم آپ کی لیڈرشپ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے اشارے پر اپنا جان و مال سب قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس بات کا آپ کے سامنے عہد کرتے ہیں۔“ اس کے بعد قائد اعظم نے جلسے میں اردو میں تقریر کی۔

کتنا فنڈ جمع ہوا؟ جلسہ عام کے اختتام کے بعد رات گئے تک پریس فنڈ کے لئے بانٹوا کی سرکردہ شخصیتوں سے گفتگو ہوتی رہی جس کے بعد بانٹوا کی سرکردہ متمول شخصیات جناب حسین قاسم دادا، جناب سیٹھ حاجی حبیب پیر محمد، جناب آدم حاجی پیر محمد کی طرف سے اپنے طور پر قابل ذکر فنڈ دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد فنڈ جمع کرنے کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے حاضرین میں سے ایک کے بعد ایک علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کو بلا کر ان کی حیثیت کے مطابق رقومات ”پریس فنڈ“ کے لئے وصول کی جاتی رہیں۔ قائد اعظم اور مسلم لیگ کے کارکنان اس پر خلوص اور یادگار منظر کو دیکھ کر نہایت متاثر ہوئے۔ جناب سیٹھ محمد حاجی غنی کو جو لوگ بلانے گئے تھے انہوں نے واپس آ کر بتایا کہ ان کو بخار ہو گیا ہے اس لئے وہ نہیں آسکتے۔

بینائی سے محروم سیٹھ کا دل: جناب سیٹھ محمد حاجی عبدالغنی بینائی سے پہلے ہی محروم تھے۔ نابینا ہونے کے باوجود کروڑوں کا کاروبار صرف اپنے دماغ سے کیا کرتے تھے۔ ان کی تجارت کی یہ حالت تھی کہ بانٹوا کے دوسرے سب تاجروں کے مقابلے میں ان کا ڈاک و تار کا کام سب سے زیادہ تھا۔ ان کے بخار کے متعلق جب سیٹھ آدم حاجی پیر محمد نے سنا تو قائد اعظم یا کسی اور سے پوچھے بغیر ہیمن زبان میں بولے: ”چلو جناح صاحب ہم ان کے گھر جائیں گے۔“

قائد اعظم یہ سن کر کچھ دیر چپ رہے۔ دوسرا کوئی بھی نہ بولا۔ قائد اعظم کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔ آپ نے فوراً فرمایا۔
 ”اپنی زندگی میں آج تک میں کسی کے پاس بلائے نہیں گیا۔“ یہ کہہ کر قائد اعظم کھڑے ہوئے۔ آپ کے ساتھ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ ایک کے بعد ایک کاریں قطار میں روانہ ہوئیں اور سب لوگ جناب سیٹھ محمد حاجی غنی کے آنگن (صحن) میں جا کھڑے ہوئے۔ جناب سیٹھ محمد حاجی غنی کو ان لوگوں کے آنے کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ وہ ایک چارپائی پر سکر کر سوائے ہوئے تھے۔ جناب سیٹھ آدم حاجی پیر محمد اسحاق چارپائی کے پاس گئے اور کہا: ”دیکھ محمد آج جناح جیسا آدمی تیرے آنگن میں آیا ہے۔ اس لئے دل کھول کر پریس فنڈ میں اچھی رقم لکھا دے۔“

”یہ سن کر سیٹھ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور چارپائی سے پیر لٹکا کر بیٹھ گئے۔ آدم سیٹھ ان کے پیر پکڑ کر زمین پر بیٹھ گئے اور کہا ”بول محمد کیا لکھواتا ہے؟“ (یہ باتیں ہیمنی زبان میں ہو رہی تھیں)

”اور بیٹھو آدم سیٹھ اوپر! ارے اس طرح نیچے کیوں بیٹھے ہو اور وہ بھی میرے پیر پکڑ کر؟“

”تم تو راجہ آدم ہو راجہ آدمی۔“ آدم سیٹھ نے کہا۔ (یہ بانٹوا کے ان دونوں چوٹی کے مالدار اور شاہ سوداگروں کی باتیں تھیں)

ان کی سادگی دیکھ کر اور خاص طور پر آدم سینھ کی سوالیہ نشان جیسی صورت دیکھ کر قائد اعظم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر قائد اعظم بنے اور خوب بنے اور زور دار آواز سے بنے۔

بانٹو کے لوگ پاکستان کیوں آئے؟ انہوں نے اس ملک کو مستحکم کیا: بانٹو اور ریاست کاٹھیاواڑ کے میمن اور گجراتی تاجر صاحبان جب تباہ و برباد ہو گئے تو اپنی مہارت اور بچا کھچا سرمایہ لے کر وہ اس نوزائیدہ مملکت کو سہارا دینے پاکستان چلے آئے۔ یہاں آتے ہی انہوں نے ہندو تاجروں، سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کے چھوڑے ہوئے کام کو بڑی خوبی اور مہارت سے سنبھال لیا اور مختصر عرصے میں ہی انہوں نے نہ صرف پاکستان کی معیشت اور صنعت کو مستحکم کیا بلکہ اپنی اس ساکھ کو بھی دوبارہ حاصل کر لیا جو ان سے چھین چکی تھی۔ پاکستان بالخصوص سندھ میں انگریزوں اور ہندوؤں نے جو تجارتی خلا پیدا کر دیا تھا اسے میمن اور گجراتی تاجروں نے بڑی آسانی سے پر کر دیا اور اس سے بھی اہم کام انہوں نے یہ کیا کہ بین الاقوامی تجارتی اور کاروباری روابط بروئے کار لاکر پاکستان کے ساتھ دیگر قوموں کے رشتوں اور روابط کو از سر نو قائم کیا اور پاکستان کا شمار جلد ہی تجارتی اور صنعتی ملکوں میں ہونے لگا۔

پاکستان میں مقام: میمنوں نے اور دیگر گجراتی مسلمانوں نے پاکستان میں تجارت، صنعت، تعلیم اور فلاح و بہبود کے شعبوں میں اپنی مہارت کا لوہا منوایا ہے۔ امن پسند، محبت وطن، تجارت پیشہ، علم دوست، درد مند غرض کون سی خوبی ہے جو میمنوں، گجراتی برادری اور کھتری برادری میں موجود نہیں۔ ان کی ان خوبیوں کی وجہ سے لوگ انہیں بڑی عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہاں ایک اہم بات کا تذکرہ تو رہ ہی گیا۔ ہندوستان سے جو مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے انہوں نے اپنی جائیداد اور املاک کے بدلے میں جو وہ ہندوستان میں چھوڑ آئے تھے حکومت پاکستان سے جائیدادیں حاصل کی تھیں۔ مگر بانٹو کے میمنوں نے نوزائیدہ مملکت سے اپنی آباد کاری یا امداد کا کوئی مطالبہ نہیں کیا بلکہ دوسرے بد حال مہاجرین کی دل کھول کر امداد کی۔ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں وہ حکومت سے کبھی کسی امداد کے طالب نہیں ہوئے، انہوں نے تو صرف نئی وسائل، ذاتی محنت اور خوبیوں سے بے شمار فخریہ کام انجام دے کر میمن برادری کا اور پاکستان کا نام ہمیشہ بلند کیا۔ آج بانٹو میمن برادری میں مخلص رہنماؤں اور کارکنوں کی کمی نہیں جو صرف اللہ کی رضا کی خاطر یہ کام انجام دے رہے ہیں جن میں سرفہرست بانٹو کی ایک اہم، معتبر اور قابل احترام شخصیت عبدالستار ایڈھی (مرحوم) اور محترمہ خدیجہ حاجیانی (مرحومہ) کی بھی ہے۔

کتابیات (ماخوذات): اس تحقیقی مضمون کی تیاری میں حسب ذیل تصانیف، رسالوں اور مجلوں سے مدد لی گئی ہے۔

- 1- "تاریخ کا ایک ورق" مصنف سراج الدین شیخ
- 2- "القائد" مصنف یوسف عبدالغنی مانڈویا
- 3- "الحاق جو ناگزیر" مصنف حبیب لاکھانی
- 4- "آئینہ پاکستان" از زاہد حسین انجم
- 5- "تخلیق پاکستان اور شاہی ریاستیں" مصنف: ڈاکٹر سید جمیل الرحمن
- 6- "اساس سورتھ و سندھ" مصنف گل مانگرولی
- 7- "تحریک آزادی اور میمن برادری" مصنف یحییٰ ہاشم باوانی
- 8- "شب چراغ" از شاعر احمد علوی

رسالہ الکمال: سہمی 1942ء، (گجراتی) نعت روزہ وطن: سہمی 1944ء، میمن سماج 1972ء، میمن بیٹن 1979ء، "دی میمن" اگست

1997ء۔ اس کے علاوہ بانٹو میمن برادری سے تعلق رکھنے والے بزرگ رہنماؤں سے بھی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ میں تمام کا شکر گزار ہوں۔

(مطبوعہ: ماہنامہ میمن سماج۔ شمارہ: اگست 1990ء)



ہم آل پاکستان میمن فیڈریشن کے بلا مقابلہ نو منتخب عہدیداران 2020ء تا 2022ء کو اور

خصوصاً بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھنے والے میمن فیڈریشن کے سینئر نائب صدر کے عہدے پر فائز ہونے پر

جناب عبدالغنی حاجی سلیمان ہنگوڑا

کو بانٹوا میمن جماعت کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

اپنی جانب سے

دلی مبارک باد

پیش کرتے ہیں

ہماری دعا ہے اسی طرح مستقبل میں بھی سماجی اور فلاحی اداروں میں

شانداز کامیابیاں اور گراں قدر خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ (ادارہ)



ماہنامہ میمن سماج کے نو منتخب

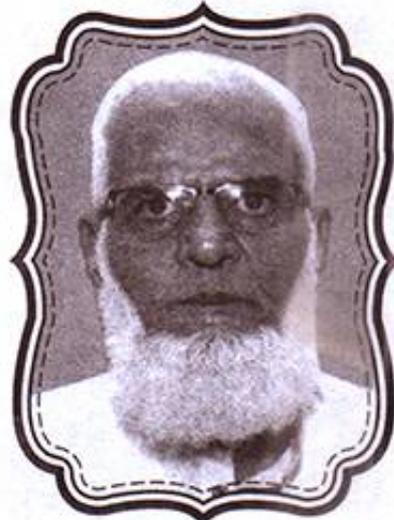
پبلشر



عبدالجبار علی محمد بدو

ماہنامہ میمن سماج کے نو منتخب

مدیر اعزازی



انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا



ایک اچھا طالب علم بنانے والی صفات

تحریر: جناب محمد یاسر عبدالستار موسانی، ایم بی اے فنانس

تدریس کے شعبہ سے وابستہ اساتذہ اس کی اہمیت اور طریقہ ہائے تدریس کے مشکل مرحلوں سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ تدریس کا عمل کمرہ جماعت (کلاس روم) میں موجود تمام طالب علموں کی زندگی پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ تاہم اس کے باوجود، اگر کسی استاد سے پوچھا جائے تو وہ آپ کو یہی کہیں گے کہ کلاس کے تمام طالب علم برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ہر طالب علم اساتذہ کا پسندیدہ ہو سکتا ہے۔ طالب علموں کی کچھ خاص خصوصیات انہیں کلاس میں سب سے منفرد اور ٹیچر کا پسندیدہ بناتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے باشعور اور ذہین طالب علم ان مخصوص خصوصیات کے باعث تمام طالب علموں کے لیے ایک مثال بن جاتے ہیں۔ آج ہم اچھا طالب علم بننے کی کچھ خصوصیات شیئر کرنے جا رہے ہیں، جو واضح کریں گے کہ آپ ایک مثالی طالب علم ہیں یا نہیں۔



سوال پوچھنا: اساتذہ چاہتے ہیں کہ طالب علم کلاس میں ان تمام نظریات اور معلومات سے متعلق سوالات کریں جو دوران لیکچر ان پر واضح نہ ہو۔ اگر آپ سوال نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ استاد کی بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن اگر بات سمجھ نہیں آئی اور آپ نے سوال نہ کیا تو یہ طرز عمل سیکھنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ ایک اچھا طالب علم سوال کرنے میں خوفزدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سوالات کے جوابات کا تجسس اور کھوج اس کے سیکھنے اور سمجھنے کے عمل میں بہتری لاتا ہے۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں آگے ہونا: ایک اچھا اور کامیاب طالب علم صرف کتابوں کا کیزا نہیں بنتا بلکہ وہ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہتا ہے۔ وہ ان سرگرمیوں کی اہمیت سے بھی واقف ہوتا ہے، وہ جانتا ہے کہ غیر

نصابی سرگرمیاں خود اعتمادی، نظم و ضبط، بلند کرداری، ٹیم ورک اور سیکھنے کا جذبہ اور رفتار بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں۔

محنتی ہونا : ضروری نہیں کہ ایک کامیاب طالب علم ذہین بھی ہو۔ بچوں کی اکثریت پیدائشی طور پر ذہین پیدا ہوتی ہے لیکن نظم و ضبط کا ہونا اس ذہانت میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ اساتذہ ایسے طالب علموں کو پسند کرتے ہیں جو محنتی ہو اور پھر چاہے ان کی ذہانت کی سطح جو بھی ہو۔ ایک محنتی طالب علم کامیاب زندگی گزارتا ہے، اپنے اسائنمنٹس وقت پر مکمل کرتا ہے، اضافی مدد کے لیے سرگرداں رہتا ہے، وہ علم کا متلاشی ہوتا ہے اور معلومات کا خزانہ جمع کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرنے کا حوصلہ رکھتے ہوئے انہیں خوبیوں میں تبدیل کرنے کی تلاش میں لگن رہتا ہے۔

قیادت کا جذبہ رکھنا : اساتذہ ایسے طالب علموں کو پسند کرتے ہیں جن میں قدرتی طور پر لیڈر شپ کی خصوصیات پائی جاتی ہوں۔ ایسے طالب علموں میں ٹیم ورک کا جذبہ موجود ہوتا ہے، وہ خود پر نہ صرف اعتماد کرتے ہیں بلکہ ان کی منفرد عادتیں اور پر خلوص جذبہ ان کے ہم جماعت طلبہ و طالبات کو بھی ان کی صلاحیتوں کا گرویدہ بنا دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلاس کے دیگر نوجوان ایسے طالب علموں پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں، اگر آپ اپنے دوستوں کے لیڈر ہیں تو آپ کو نظم و ضبط کا پابند ہونا پڑے گا۔ فیصلہ کرنے کی اہلیت، متاثر ہونے اور کرنے کا ہنر اور جذباتی پن کے بجائے فہم و فراست سے کام لینے کی عادت کا ہونا ایک کامیاب لیڈر بننے کے لیے بے حد ضروری ہے۔

حوصلہ افزائی : ایک کامیاب اور مثالی طالب علم جانتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کس طرح تبدیل کر سکتا ہے نہ کہ وہ تبدیلی لانے کے لیے کسی دوسرے شخص کی طرف دیکھتا ہے۔ علمی ماہرین حوصلہ قائم یا برقرار رکھنے کو سب سے بڑی کامیابی تسلیم کرتے ہیں۔ ایک مثالی طالب علم سیلف موٹیویشن کے ہنر سے واقف ہوتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اس نے کسی کام کو کرنے کے لیے کس طرح سے جذبہ بیدار کرنا ہے اور ناکامی کی صورت میں کس طرح حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ اس خصوصیت کے سبب وہ نہ صرف اپنی ذات بلکہ دوسروں کے لیے بھی تبدیلی لانے کا باعث بنتے ہیں۔

مسائل حل کرنے کی طاقت رکھنا : ایک مثالی طالب علم پڑھائی کے دوران پیش آنے والی تمام مشکلات سے گھبرانے کے بجائے ان کے حل کی جانب غور کرتا ہے، وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ بجائے، ”میں یہ کر سکتا ہوں“ کے فارمولے پر عمل کرتا ہے۔ وہ اپنے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے بھی PROBLEM SOLVER بن جاتا ہے اور یہ خصوصیت اسے اساتذہ کا پسندیدہ، ماں باپ کا فخر اور دوستوں کے لیے مثالی بنا دیتی ہے۔

عربی کہاوت

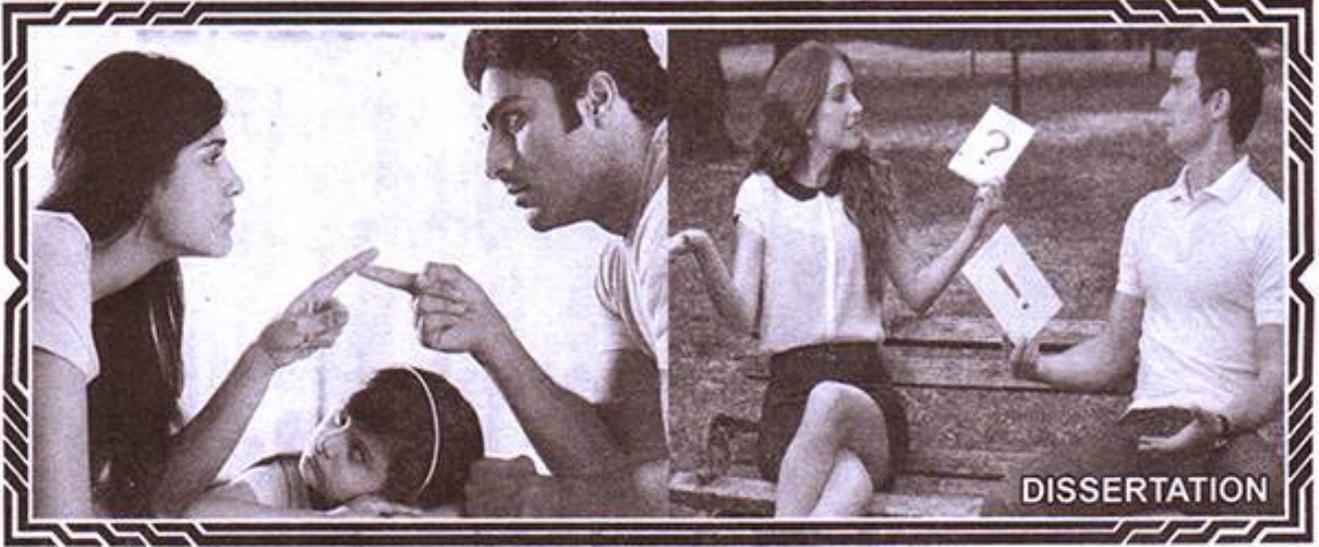
لذیذ ترین نعمت

وہ لقمہ: سب سے بہتر ہے کہ جس کو آدمی خود اپنی محنت سے کماتا ہے

وہ لقمہ: زندگی کی نعمتوں میں سب سے افضل ہے کہ

جس کو آدمی بے ساختہ، رغبت سے کھاتا ہے





برادری کے نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتیں ضروری ہیں

تحریر: جناب یوسف عمر لوبھیا

کسی بھی ملک کی تعلیمی، سماجی، سیاسی و معاشی نظام اور برادری کی کامیابی و ناکامی میں قائدانہ صلاحیتوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ ہم اپنی جماعت اور ادارے کو ایک بہترین ٹیم ورک کے ذریعے کسی بھی قوم کے زوال کو عروج میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باشعور انسان ترقی کے سفر میں قائدانہ صلاحیتوں کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ چونکہ کسی بھی برادری کا مستقبل اس قوم کے نوجوان اور طلبہ ہوتے ہیں اس لیے نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتوں کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ لیکن ماہرین کے مطابق ہمارے نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان نظر آتا ہے، جس کے متعلق ان کہنا ہے کہ جو تعلیم اور قیادت آدمی کو ترقی، تمدن اور تہذیب کی راہوں پر گامزن نہ کر سکے، وہ ملک و قوم کی سربلندی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اپنے معاشرے کی بات کرتے



ہیں کہ بطور طلبہ آپ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو کیسے بڑھا سکتے ہیں۔

شخصی اعتماد: بطور قائد آپ کا خود پر یقین ہونا بے حد ضروری ہے، دوسروں پر اعتماد کرنے سے پہلے اپنی ذات پر اعتماد کرنا سیکھنا ہوگا۔ تاہم اپنی ذات پر قابل ذکر اعتماد اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب آپ کو کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ شخصی اعتماد کی آبیاری کے لیے آپ اپنے اثاثوں اور گذشتہ کامیابیوں کی ایک فہرست بنا سکتے ہیں، خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ آپ کی تعلیم یا کوئی خصوصی تربیت بھی آپ کے اثاثوں میں شامل ہے۔

نظم و ضبط کی پابندی: ایک کامیاب قائد بننے کے لیے نظم و ضبط کی پابندی بے حد ضروری ہے، چاہے وہ پیشہ ورانہ زندگی ہو یا پھر ذاتی زندگی۔ نظم و ضبط اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ ہر جگہ اس کی موجودگی محسوس ہوتی ہے۔ جہاں پر نظم و ضبط موجود نہیں ہوگا۔ وہاں افراتفری اور غلط

نتیجہ ہی نظر آئیں گے۔ ٹیم کو نظم و ضبط میں رکھنے کے لیے لازم ہے کہ لیڈر خود نظم و ضبط کا پابند ہو۔ قوموں کی بقاء اور ارتقاء کے لئے نظم و ضبط کا ہونا لازمی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایسی قوموں کا نام و نشان باقی نہیں رہتا، جو نظم و ضبط کو اپنا شعار نہیں بناتے۔

فیصلے کرنے کی اہلیت: کیا آپ اپنے نجی یا مشکل لمحات میں اہم فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا پھر دوسروں کے منتظر دکھائی دیتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب ہاں ہے تو ایک کامیاب قائد بننے کی خاصیت آپ میں موجود ہے اور اگر آپ کا جواب نہیں ہے تو کسی بھی فیصلے میں تاخیر مت کیجیے کیونکہ بروقت کیا ہوا اچھا فیصلہ، تاخیر سے کئے ہوئے بہت اچھے فیصلے سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔ فیصلہ کرنے کے وقت کو پہچان لینا کافی نہیں، آپ کو اس وقت کی بھی پہچان ہونی چاہئے کہ جب کوئی فیصلہ نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

متاثر کریں اور متاثر ہوں: ایک عظیم قائد نہ صرف اپنے مشوروں، فیصلوں اور احکامات کی بدولت اپنے ماتحت لوگوں کو متاثر کرتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے متاثر بھی ہوتا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کا فن اسے بخوبی آتا ہے، ٹیم ورک کی صورت میں ان سے کام کیسے لینا ہے، ان تمام باتوں سے ایک بااثر قائد بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اس کی چھٹی حس بہت تیزی سے کام کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ دوسروں کو اپنی صلاحیتوں کو بہتر سے بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ دوسروں تک اپنی بات اچھے طریقے سے پہنچانے کا فن بھی ایک اثاثہ ہے اور عمدہ حس مزاح کا ہونا بھی کسی اثاثے سے کم نہیں۔

جذباتی پن: ایک بااثر قائد جذباتی نہیں ہوتا بلکہ وہ معاملات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرتا ہے، وہ کسی بھی معاملے میں جذبات سے نہیں فہم و فراست سے کام لیتا ہے اور اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ وہ سچائی اور احترام کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

پانی قدرت کا اسمول تحفہ

سوچیں پانی نہ ہو تو جینا محال ہو جائے

- ☆ جانور، پرندے، نباتات کچھ باقی نہ رہے
- ☆ کھیتیاں سوکھ جائیں کھلیاں اجڑ جائیں
- ☆ درخت پھل دینا اور پودے پھول مہر کا نابد کر دیں
- ☆ پانی زندگی ہے
- ☆ اس عظیم نعمت کی قدر کیجئے
- ☆ زندگی کو اہم جانئے
- ☆ پانی ضائع نہ کیجئے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنائیے



51 ویں برسی کے موقع پر

جن کی بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کے لئے سماجی، فلاحی اور تعلیمی گراں قدر خدمات بے مثال ہیں

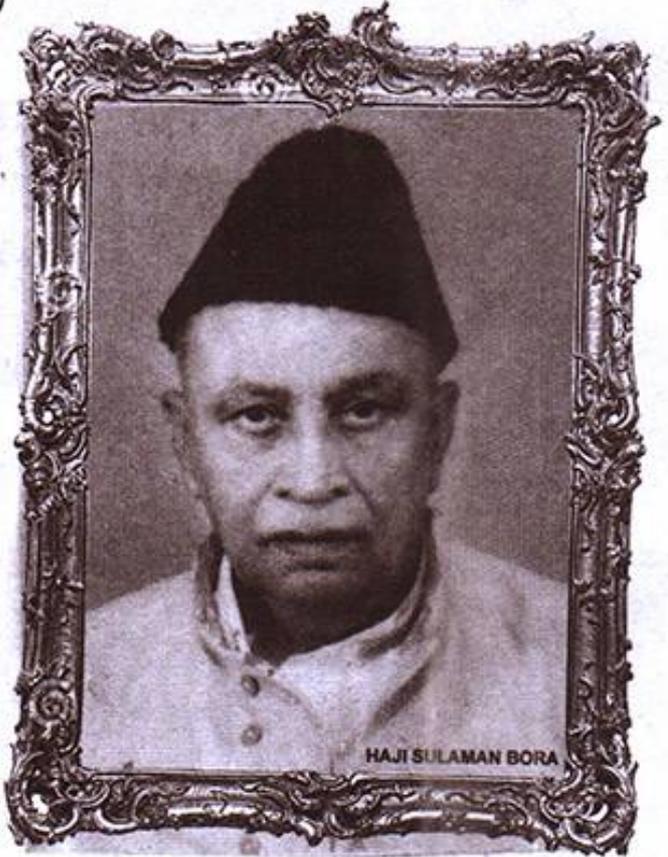
سید صاحب سیٹھ حاجی سلیمان بھورا مرحوم

وفات: 20 مارچ 1969ء (کراچی۔ پاکستان)

پیدائش: 18 جولائی 1890ء (بانٹوا۔ انڈیا)

تحقیق و تحریر: کہتری عصمت علی پٹیل

شاعر مشرق، مفکر اسلام حضرت علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں نگاہ کی بلندی، دلآویزی اور موثر گفتگو کو اچھی قیادت کی صفات بتایا ہے۔ انہیں ہم دوسرے لفظوں میں اعلیٰ فکر اعلیٰ افکار اور مدلل گفتگو بھی کہہ سکتے ہیں جو حضرات سیٹھ حاجی سلیمان بھورا کی حیات و خدمات اور کارناموں سے واقف ہیں وہ ضرور اس بات کی تائید کریں گے کہ موصوف ان صفات کے حامل تھے۔



مشن و وژن: بڑے بڑے پرخطر معاملات میں چٹان کی طرح ڈٹ جانا اور خدمت میں رات دن ایک کر دینا سیٹھ حاجی سلیمان بھورا کی زندگی کا مشن و وژن تھا۔ سیٹھ حاجی سلیمان بھورا میمن برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ گجراتی کاٹھیاواڑ کی دھن نگری بانٹوا کے رہنے والے تھے۔ بانٹوا نے جہاں ارب پتی صنعت کار، تاجر اور مخیر حضرات پیدا کئے، وہاں قاسم دادا، مولانا ایدھی اور سلیمان بھورا وغیرہ جیسے سماجی کارکن اور مصلح بھی پیدا کئے۔ ان کی عظمت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ چھ

کلاسوں سے زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ انہوں نے تعلیم کے شعبے میں وہ کام کر دکھایا جو کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے سماجی معاملات میں اصولی موقف اختیار کیا۔ اصلاح و تنظیم کے سلسلے میں مصلحت پر حق کو ترجیح دی اور تمام زندگی اپنے موقف سے نہیں ہٹے۔

پیدائش: حاجی سلیمان بھورا 18 جولائی 1890ء کو پیدا ہوئے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق دوسرے میمن بچوں کی طرح انہوں نے بھی چھ کلاسوں تک تعلیم حاصل کی۔ سوائے چند بڑے شہروں اور ثقافتی مراکز کے اس زمانے میں تعلیم اتنی عام نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ میمن برادری ایک قدیم تاجر برادری ہے۔ اس میں یہ روایت چلی آتی تھی کہ تجارت کے لئے تعلیم اتنی ضروری نہیں جتنا تجربہ ضروری ہے۔ چنانچہ میمن حضرات اپنے بچوں (اولادوں) کو کسی تاجر کے ہاں ملازم رکھوا دیتے تھے تاکہ وہ کاروبار کا عملی تجربہ حاصل کریں۔ حاجی سلیمان بھورا بھی پہلے جعفر صاحب کی ایک فرم میں ملازم ہو گئے۔ پھر جناب حسین قاسم دادا کی فرم میں شامل ہوئے جو پہلی فرم سے زیادہ بڑی اور زیادہ مشہور تھی۔

برادری میں کاروبار: اس زمانے میں میمن برادری کا کاروبار کراچی سے رنگون تک پھیلا ہوا تھا۔ ان کاروباری اداروں میں کام کرنے والے عموماً ان کے ہم وطن ہوتے تھے۔ چنانچہ یہ ملازم سال دو سال کے بعد آرام اپنے وطن (شہر) آتے تھے۔

سماجی خدمات: حاجی سلیمان بھورانے اپنی سماجی خدمت کا آغاز اپنی سالانہ چھٹیوں کے دوران کیا۔ اس وقت بانٹوا میں میمن برادری کی کوئی تنظیم نہ تھی۔ چند جو شیلے نو جوانوں نے جن میں حاجی سلیمان بھورا بھی شامل تھے مل کر ”انجمن حمایت اسلام“ کی 1916ء میں بنا ڈالی اور اس طرح برادری کی خدمت کا آغاز کیا۔ 1919ء میں وہ اس انجمن کے اعزازی جنرل سیکریٹری بن گئے اور چالیس برس تک اس منصب پر فائز رہے۔ زندگی کے آخری آٹھ سال تک وہ اس کے صدر رہے۔ بانٹوا میں اس وقت بھی لاکھوں پتی اور ربوں پتی مختیر موجود تھے۔ جب ان نو جوانوں کی تنظیم قائم ہوئی تو چند لوگوں نے انہیں باغی قرار دیا۔

انجمن حمایت اسلام کی مشکلات: بے شک دولت مند حضرات بھی خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ لیکن حقیقی سماجی خدمت کا آغاز حاجی سلیمان بھورا کی ”انجمن حمایت اسلام“ سے ہوا۔ بانٹوا میں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ تھی۔ نہ ہی اس دور افتادہ جگہ پر کوئی آنا چاہتی تھی۔ کوئی خاتون بیمار پڑتی تو سخت پریشانی ہوتی۔ اسے راجکوٹ یا پور بندر لے جانا پڑتا تھا۔ سواریاں بھی پرانی قسم کی تھیں۔

بانٹوا کی پہلی ڈسپنسری: حاجی سلیمان بھورا اور ان کے رفقاء نے انجمن کے سب سے پہلے اس مسئلے پر توجہ دی۔ ایک مکان کرائے پر لے کر ایک لیڈی ڈاکٹر کو لا کر انہوں نے بانٹوا میں پہلی ڈسپنسری قائم کی۔ اس زمانے اور اس جگہ کے ریاستی حالات میں یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہاں تک کہ پولیٹیکل ایجنٹ بھی ان کے ”اپنی مدد آپ“ کے اس جذبے سے بہت متاثر ہوا اور اس نے مقامی راجکاروں کو ڈسپنسری کے لئے جگہ دینے کے لئے کہا تا کہ وہاں عمارت تعمیر کی جاسکے۔ انجمن کے کارکن گھر گھر گئے۔ انہوں نے دولت مند اور دیگر افراد سے چندہ جمع کیا اور خواتین کا ایک جدید اسپتال قائم کر دیا جس سے نہ صرف بانٹوا بلکہ مضافات کے رہنے والے بھی مستفید ہونے لگے۔

لڑکیوں کا اسکول: جناب حاجی سلیمان بھورا اور ان کی انجمن نے سماجی خدمت کے کاموں میں دوسری ترجیح لڑکیوں (بچیوں) کے اسکول کے قیام کو دی۔ اس وقت تک لڑکیوں کا کوئی اسکول وہاں موجود نہ تھا۔ ان دونوں باتوں میں حاجی سلیمان اور ان کی انجمن کو پہل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

قبرستان کا انتظام: سماجی خدمت کا تیسرا کام قبرستان (تجنہیز و تکفین) کا انتظام تھا۔ چنانچہ اس وقت پوری میمن برادری ان کی خدمت سے متاثر ہو چکی تھی لہذا برادری نے قبرستان کا انتظام بھی انہیں کے حوالے کر دیا۔

بانٹوا میمن جماعت: اب حاجی سلیمان بھورا اور ان کی انجمن برادری کے لئے ایک وسیع ادارے کے قیام کے بارے میں سوچنے لگے۔ چنانچہ ان کی اور دیگر سماجی رہنماؤں کی کوشش اور کاوش سے ”بانٹوا میمن جماعت“ وجود میں آئی۔ اس میں مختیر لوگوں نے بھی شرکت کی تھی۔

اسلامی قانون وراثت: بانٹوا میں اس وقت تک ہندو قانون وراثت رائج تھا۔ اس قانون میں چند خامیوں کی وجہ سے خواتین ہمیشہ گھائے میں ہی رہتی تھیں۔ اس کے مقابلے میں اسلامی قوانین وراثت میں خواتین کو زیادہ حقوق حاصل تھے۔ یاد رہے کہ یہ معاملہ ریاستی انتظام سے متعلق تھا جہاں آواز اٹھانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ حاجی سلیمان بھورا اور ان کی انجمن نے آواز اٹھائی کہ میمن برادری کے لئے اسلامی قانون وراثت کو اپنایا جائے۔ اس کے مطابق بیوی، بہن اور بیٹی کا بھی حق بنتا ہے۔ چونکہ بہنیں اور بیٹیاں دوسرے گھروں میں بیاہ دی جاتی ہیں اس لئے

بانٹوا کے چند لوگ اس کے خلاف تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی دولت ان کے گھر سے باہر جائے۔ چنانچہ حاجی سلیمان بھورا اور ان کے مخالفتوں میں زبردست کشمکش چلتی رہی۔ دونوں اپنے اپنے حق میں دلائل دیتے رہے۔ معاملات ریاست اور پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس جانچنے۔ مانا و در اور راجکوٹ میں کیس کی سماعت ہونے لگی۔ سینٹھ حاجی سلیمان بھورا بے روزگار ہو گئے۔ کوئی انہیں ان کے خیالات کی وجہ سے اپنے ہاں ملازم رکھنے پر تیار نہیں تھا۔ آخر 1942ء میں بانٹوا کے حکمران راجکمار نے اسلامی قانون وراثت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

پاکستان آمد اور خدمات کا آغاز: اس کے بعد حاجی سلیمان بھورا پاکستان آ گئے۔ انہوں نے مہاجرین کی مدد (سپورٹ) کے لئے ایک ریلیف کمیٹی بنائی جس نے بڑی مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ پھر وہ میمن برادری کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے دوستوں کے تعاون سے ”میں ایجوکیشن بورڈ“ قائم کیا۔ آپ کو اس کا اعزازی جنرل سیکریٹری بنایا گیا۔ پہلے ایک پرائمری اسکول کو قائم کیا جس میں 400 طلبہ اور 20 اساتذہ تھے۔ بیس برس میں ان کا یہ تعلیمی منصوبہ ”مدرسہ اسلامیہ“ کے نام سے اتنا وسعت اختیار کر گیا کہ اس کے آٹھ پرائمری اور سینکڑی اسکول ہو گئے جن میں 5000 طلبہ پڑھتے ہیں اور تقریباً ایک سو اساتذہ ہیں۔ ان کی زندگی کی اور زبردست جنگ ”آل پاکستان میمن فیڈریشن کراچی“ میں نمائندگی کا مسئلہ تھی۔ اگرچہ وہ عملاً اس میں ہار گئے۔ لیکن اصولاً ان کی جیت کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ ان کا موقف تھا کہ اللہ نے ہمیں پاکستان جیسا آزاد ملک دیا۔

اب ہمیں کاٹھیاواڑ کے گاؤں گاؤں اور قصبے قصبے کی نسبت کو چھوڑنا چاہئے اور اس فیڈریشن میں نمائندگی ”گام واد“ پر نہیں ہونی چاہئے۔ وہ انفرادی یا زیادہ سے زیادہ ایک بڑے علاقے کی بنیاد پر نمائندگی کے حق میں تھے۔ لیکن اکثریت نے اس موقف کو نہیں اپنایا۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ رجحان ختم ہو جائے گا۔ اس وقت ہر ایک کو حاجی سلیمان بھورا کے موقف کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

خلوص کی پیکر شخصیت: حاجی سلیمان بھورا ایک باغ و بہار انسان تھے۔ وہ تنگ نظر نہیں بلکہ وسیع النظر تھے۔ وہ اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرتے تھے۔ دوستوں کے دوست تھے۔ وہ کراچی میں مدرسہ اسلامیہ کی وسیع تعلیمی ادارے کے بانی ممبر تھے۔ وہ جمہوری اقدار کے قائل تھے۔ جب تک ان کے ساتھی اور ماتحت اپنی ذمہ داریاں دیانت داری کے ساتھ پوری کرتے تھے وہ ان کے کاموں میں کبھی مداخلت نہیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو پاکستان میں اپنی نعمتوں سے نوازا۔ وہ ایک چھوٹے صنعت کار کی حیثیت پر پہنچ گئے۔ اپنے بلند کردار اور وسیع تجربے کی وجہ سے لوگ ان سے مشورہ کرتے تھے۔ وہ ہر شخص کا احترام کرتے تھے اور اپنی صائب رائے اور صائب موقف پر سختی سے قائم رہتے تھے۔

انتقال: سینٹھ حاجی سلیمان بھورا 20 مارچ 1969ء کو کراچی میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے لیکن ان کی خدمات اور باتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ برادری کے دانش ور طبقے کا خیال ہے کہ اگر ”آل پاکستان میمن فیڈریشن“ کو ان کا تعاون حاصل ہوتا تو اس کے موثر کردار میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا۔ مرحوم کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ”انجمن حمایت اسلام کراچی“ نے اپنے کتب خانے کا نام ”حاجی سلیمان بھورا لائبریری“ رکھا ہے۔

جناب حاجی سلیمان بھورا جیسی شخصیتیں جو اپنی بے لوث اور گراں قدر خدمات کی ٹھوس نشانیاں چھوڑ جاتی ہیں اور جن کی سوچ اصول اور عقل و دانش کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے، بھلائی نہیں جاسکتیں۔ آج وہ ہم میں نہیں لیکن ان کی یادیں ہمارے درمیان ان کی موجودگی کا احساس دلاتی ہیں۔ اگر میمن برادری ایسے ہی حق پرست اور حق گو انسان پیدا کرتے رہی تو اس کا مستقبل انشاء اللہ تعالیٰ تابناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار

رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

حوالہ: مضمون کی تیاری میں بھورا فیملی علاوہ حاجی عبدالستار بھورا، ماہنامہ میمن سماج کی پرانی فائلوں، مجلہ مدرسہ اسلامیہ بی، ڈان گجراتی اور وطن گجراتی کی تحریروں سے شکرے کے ساتھ بنیادی معلومات لی گئیں ہیں (مضمون نگار: کھتری عصمت علی پٹیل)۔

جماعت کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

احتیاط کیجئے زندگی بہت قیمتی ہے

آگ ڈرامائی غلطی سے

سب کچھ جل کر خاک ہو گیا

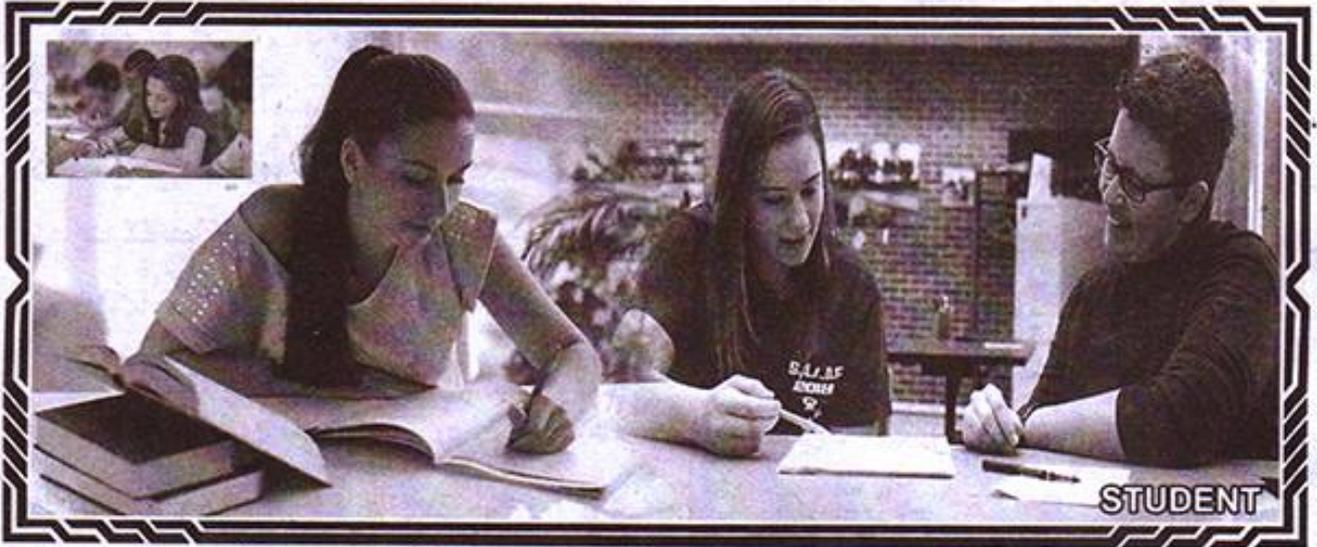
کیسے ہماری چھوٹی سی غلطی اکثر بڑے حادثے کا باعث بن جاتی ہے

- ☆ چولہا کھلا رہ گیا
- ☆ اشارٹ موٹر سائیکل پہنچنے کو بٹھا کر سگریٹ دیا
- ☆ لٹکتے پلو کے ساتھ کھانا پکایا
- ☆ چلتے ہوئے جزیر میں پیٹرول ڈال دیا
- ☆ بچے کو گود میں لے کر گرم چائے پی
- ☆ گیس ٹھیک سے بند نہیں کی
- ☆ بجلی کا کھلاتا بچوں کی رسائی میں آ گیا
- ☆ کھولتا پانی زمین پر رکھ دیا
- ☆ بجلی کے ایک سوکٹ پہ بہت سے کنکشن لگا دیئے
- ☆ سلگتا سگریٹ زمین پر پھینک دیا
- ☆ چارج ہوتا ہوا موبائل کان سے لگا لیا
- ☆ بجلی کا کنڈا ڈالنے کی کوشش کی
- ☆ آگ پکڑنے والی اشیاء کو آگ سے دور نہ رکھا
- ☆ زیر زمین ٹینک میں لائٹریا دیا سلامتی روشنی کی

اور آگ بھڑک اٹھی

☆ آنکھ کھلی رکھیے ☆ آنچ دھیمی رکھیے





ٹیکنالوجی چاہے کتنی ترقی کر لے، لیکن کچھ چیزوں کی اہمیت کبھی کم نہیں ہوتی

لکھنے لکھانے پر توجہ دیں

آنسہ شہنیلہ حاجی ابوبکر کیسودیا، ایم اے ہوم اکنامکس

”ہانیہ ٹھیک طرح لکھو نا، یہ کیسے لکھ رہی ہو، دیکھو کتنی خراب لکھائی تمہاری، ایسا لگ رہا ہے، کاپی میں کیڑے بنائے ہوں، میں کتنا سمجھاتی ہوں تمہیں کہ خوش خط کام کیا کرو، یہ جو دن بھر میں موبائل پر گیمنز کھیلتی رہتی ہونا، اس سے بہتر آدھا گھنٹہ خوش خط لکھا کرو تو لکھائی اچھی ہو جائے گی تمہاری، اپنی لکھائی پر توجہ دو، دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ہانیہ کی امی اسے ہوم ورک کراتے ہوئے، مسلسل ڈانٹ رہی تھیں اور لکھائی بہتر کرنے کے لیے کہہ رہی تھیں۔ ماما ایک بات تو بتائیں، ہانیہ نے منہ بسورت ہوئے کہا، آج کل تمام کام کمپیوٹر پر ہی ہوتا ہے، چاہے دفتر ہو یا اسکول ہر جگہ تمام کام ٹائپنگ کا ہی ہوتا ہے، پھر آپ مجھے لکھائی بہتر کرنے کے لیے کیوں کہتی رہتی ہیں، ہانیہ کی بات سن کر اس کی ماما خاموش ہو گئیں کیوں کہ ان کے پاس کوئی جواب ہی نہیں تھا۔“

دیے یہ صرف ہانیہ نہیں بلکہ اکثر نوجوان سوچتے ہیں کہ بچپن میں لکھائی بہتر کرنے کے لیے کتنی مشق کرتے تھے، مگر اب تو ہر کام ہی کمپیوٹر انڈ ہوتا ہے، پھر لکھائی پر اتنی توجہ دینے کی کیا ضرورت۔۔۔ ایسے وقت میں جب کہ قلم اور کاغذ کا انجام معدومیت کی صورت اختیار کرنے کے قریب نظر آرہا ہے۔ ہاتھ سے لکھنے کے فوائد کا ذکر کرنا بے حد ضروری ہے، جن سے جدید ٹیکنالوجی کے نام پر صرف نظر نہیں کرنا چاہئے۔ ایک انگریزی ویب سائٹ کے مطابق اگرچہ بہت سے تعلیمی اداروں نے ٹیکنالوجی پر مکمل انحصار کرتے ہوئے، ہاتھ سے لکھنے کو نظر انداز کر دیا ہے، تاہم حالیہ تحقیق میں سائنس دانوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہاتھ سے لکھنے سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سیکھنے کے عمل میں بہتری: علم نفسیات کی ایک سوسائٹی کی جانب سے شائع ہونے والے تحقیقی مقالے کے مطابق لپ ٹاپ کے بجائے ہاتھ سے نوٹس لکھ کر ان کو مرتب کرنے سے سمجھنے میں بہتری آتی ہے۔ لیکچر کے دوران لپ ٹاپ کے ذریعے نوٹس کو مرتب کرنے

سے طالب علم کا معلومات کے ساتھ رابطہ کمزور رہتا ہے، جو خود سیکھنے کے عمل کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ ٹائپنگ کے دوران تمام تر توجہ صرف کمپوزنگ پر مرکوز ہوتی ہے، جب کہ ہاتھ سے ٹیکسٹ کوٹ کرنے والا نوجوان سمجھ کر لکھتا ہے، جس سے سیکھنے کے عمل میں بہتری آتی ہے۔

دماغی صلاحیتوں کا پروان چڑھنا: ایک معروف امریکی جریدے میں شائع ہونے والی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہاتھ سے لکھنے سے سیکھنے کے عمل میں انسانی دماغ کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ ہاتھ سے لکھائی کے لیے انگلیوں کی درست حرکت کو کنٹرول کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ انسانی دماغ سے متعلق تحقیقی مطالعوں کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکھنے کے دوران دماغ کے مخصوص حصوں میں سرگرمی ہوتی ہے، یہ وہ حصے ہوتے ہیں جو کمپیوٹر یا سمارٹ فون کے کیبورڈ کے ذریعے لکھتے ہوئے کی قسم کا کردار ادا نہیں کرتے۔

تشکیل میں مددگار: تحقیق سے ثابت ہے کہ جو طالب علم قلم سے لکھتے ہیں، وہ یقیناً کمپیوٹر کیبورڈ استعمال کرنے والوں سے زیادہ لکھتے ہیں۔ یہ لوگ تیزی سے لکھنے کے علاوہ زیادہ مکمل اور بہتر تشکیل کے ساتھ جملوں کو تحریر کرتے ہیں۔

پڑھنے میں دشواری: ہاتھ سے لکھائی اُن طلبہ کے لیے مددگار ہوتی ہے جو پڑھنے میں دشواری سے دوچار ہوتے ہیں۔ قلم کے ذریعے دائیں سے بائیں یا اس کے برعکس لکھائی ایسے طلبہ کے لیے انتہائی مفید ہے جن کو الفاظ کو درست طور پر پڑھنے میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔

سکون بخش: ہاتھ کی لکھائی کے ایک ماہر ڈاکٹر مارک سیور کہتے ہیں کہ سکون سے متعلق ایک جملہ تحریر کرنا درحقیقت ایک قسم کا "علاج" ہے۔ مثلاً یہ جملہ "میں خیریت سے ہوں گا" دن میں کم از کم 20 مرتبہ لکھنے سے واقعتاً انسان زیادہ راحت اور سکون کا حامل ہو سکتا ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو نفسیاتی مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔ بعض روایتی مہارتیں اور صلاحیتیں اتنی اہم اور قیمتی ہوتی ہیں جن کو ہمیں کھونا نہیں چاہیے۔ بالخصوص جب کہ ہماری عقل اور دماغ کے لیے بہت فائدے مند ہوں۔



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

غلط رسم و رواج کے خاتمے کے لئے تین سماجی ضابطے

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ضابطوں پر مکمل عمل درآمد کی گزارش



☆ نکاح صرف مسجد میں کرنے کے ضابطے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کارڈ صرف سفید اور سادہ میمن فیڈریشن کے منظور شدہ ضابطے کے مطابق چھپوانے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کی دعوت زیادہ سے زیادہ ساڑھے دس بجے شب شروع کر دینی چاہیے۔

پرنٹ میڈیا کا تاریخی سفر۔ علم و ادب اور اصلاح معاشرہ میں اہم کردار

ماہنامہ میمن سماج کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان

کا 64 سالہ سماجی، صحافتی اور ادبی سفر کا احوال

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان ماہنامہ میمن سماج 64 سال مکمل کر کے جنوری 2020ء میں 65 ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ 64 سالوں سے تواتر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس میں سماجی، فلاحی اور اصلاحی مضامین کے ساتھ ساتھ بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھنے والے اداروں کا تعارف، سماجی اور اصلاحی مضامین، سماجی سرگرمیاں اور تقریبات کی تصاویر شائع کی جاتی ہیں۔ ماہنامہ میمن سماج پہلے صرف گجراتی زبان میں اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ اعزازی ایڈیٹر کی ذمہ داریاں جناب حاجی محمد صدیق پولانی نے سنبھالی تھیں۔ اس کے بعد جنوری 1965ء میں گجراتی کے علاوہ اردو میں بھی شائع کیا جانے لگا۔

میمن صحافت میں ماہنامہ میمن سماج کراچی کا اہم کردار رہا ہے۔ میمن سماج کا اجراء بانٹوا میمن جماعت کے رہنما جناب جان محمد داؤد ایڈووکیٹ، جناب حاجی محمد صدیق پولانی، جناب حاجی سلیمان بھورا، حاجی رحمت اللہ میمل کے تعاون سے ڈیکلریشن نمبر SS-43 جنوری 1956ء میں لیا گیا اور باقاعدگی سے ماہنامہ میمن سماج کی گجراتی زبان میں اشاعت شروع ہوئی۔ اس کی کیلی گرائی اور ترمیم اور آرائش کی ذمہ داری ملک کے اور گجراتی زبان کے ممتاز مصور جناب آروی ماسٹر (مرحوم) کی ٹائٹل ڈیزائن اور اندرونی صحافت کی ڈیزائننگ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس کے بعد رسالہ دن بہ دن ترقی کرتا رہا۔ اس کی دیدہ زیبی اور خوبصورت لے آؤٹ میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس ٹیم میں جناب حسین دھامیا (مرحوم)، جناب حاجی موسیٰ لوائی (مرحوم) اور جناب قاسم داؤد (مرحوم) کی زیر ادا رت شائع ہونے والے رسالہ ”ساربان“ کے سابق مدیر جناب انجینئر حبیب غنی کی بھی کاوشیں اور عملی تعاون شامل رہا۔ یہ رسالہ آگے کی جانب بڑھتا رہا اس میں غلط رسم و رواج کا خاتمہ، میمن برادری کے شب و روز اور اصلاح معاشرہ کے موضوع پر مضامین کی اشاعت شروع ہوئی۔ بانٹوا میمن جماعت کے آفس سیکریٹری صاحبان جناب عبدالعزیز ایدھی اور جناب عبدالعزیز ولی بھی کچھ عرصے تک ماہنامہ میمن سماج کی تحریر، ترتیب و تدوین میں شریک رہے ہیں۔

بانٹوا میمن برادری کی نئی نسل اردو جاننے کے سبب اور بانٹوا میمن جماعت کے مشن اور وژن کو بانٹوا میمن برادری کے گھرانوں میں پہنچانے کے لئے جنوری 1965ء میں جماعت کی میٹنگ کمیٹی کے فیصلے، ہدایت اور خواہش پر حصہ اردو کو شامل اشاعت کیا گیا۔ اردو حصے کی تحریر و ترتیب اور تدوین کی ذمہ داری کے لئے سب ایڈیٹر (حصہ اردو کے نگران) کی حیثیت سے اکتوبر 1965ء سے جناب محمد عباس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ نومبر 1976ء سے حصہ اردو کے نگران کی حیثیت سے ڈان گجراتی کے سب ایڈیٹر اور گجراتی کے افسانہ نگار بانٹوا میمن برادری ایک اچھے اور منجھے ہوئے قلم کار جناب ہارون جمال (مرحوم) نے ذمہ داریاں سنبھالیں، آپ نے اپنی کاوشوں سے جولائی 1980ء کا شمارہ ایڈٹ کیا تھا اور

18 جولائی 1980ء کو حرکت قلب بند ہونے کے سبب رحلت فرما گئے۔ اس کے بعد اگست 1980ء سے مئی 1983ء تک کاشن کے معروف بزنس مین اور گجراتی قلم کار جناب نسیم عثمان اوساوالا نے حصہ اردو کے نگران کی حیثیت سے خدمات انجام دیں بعد ازاں اپنی کاروباری مصروفیات کے سبب معذرت کر لی۔ اس کے بعد جون 1983ء تا ستمبر 1983ء قومی اخبار کے چیف ایڈیٹر بانٹو امین برادری و ملک کے معروف اور سینئر صحافی اور قلم کار اور سیاسی تجربہ کار جناب الیاس شاکر (مرحوم) نے اردو حصہ کے نگران کی حیثیت سے اعزازی خدمات انجام دیں بعد ازاں اپنی صحافتی مصروفیات کے باعث معذرت کر لی۔

بعد ازاں جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا (مرحوم) نے اکتوبر 1983ء سے حصہ اردو کے سب ایڈیٹر کی حیثیت سے کھتری عصمت علی پنیل کی اردو ادب اور میمن برادری کے لئے صحافتی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں ماہانہ اعزازیے پر انہیں ”سب ایڈیٹر“ کی حیثیت سے ذمہ داریاں سپرد کیں جو اب تک 37 سالوں سے بہ خیر و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا نے فروری 1984ء میں سماج حصہ گجراتی کے لئے گجراتی کے ممتاز شاعر اور کالم نگار اور ادیب جناب منشی دھورا جوی کو ماہنامہ اعزازیے پر یہ ذمہ داریاں سپرد کیں۔ جو نومبر 1985ء تک انجام دیں۔ علاوہ ازیں جولائی 1985ء تا فروری 1987ء تک میمن سماج حصہ اردو کے انچارج کی حیثیت سے جناب محمد اسلم بینائی نے اعزازی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان ماہنامہ میمن سماج کراچی، بانٹو امین برادری کا ایک ان ہاؤس جرنل ہے جو گجراتی اور اردو دو زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ ماہنامہ 64 سالوں سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ جنوری تا دسمبر 2006ء کے پچاس ویں گولڈن جوہلی سال کے موقع پر جناب نسیم عثمان اوساوالا کی ادارت میں ایک ضخیم اور یادگاری خصوصی اشاعت کا اہتمام دسمبر 2006ء کو کیا گیا تھا۔ جس کی تحقیق و تحریر، ترتیب و تدوین اور ترجمے کی تمام ذمہ داریاں مکمل طور پر خاکسار (کھتری عصمت علی پنیل) پر سپرد کی گئیں۔ یہ گولڈن جوہلی شمارہ حصہ اردو 200 صفحات اور حصہ گجراتی 24 صفحات پر مشتمل تھا۔ رسالے میں مدیر اعزازی جناب نسیم عثمان اوساوالا نے فدوی کے لئے اپنے ادارے میں تحریر کیا تھا: ”..... میں کھتری عصمت علی پنیل کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں ان کا تعلق گوکہ ہماری برادری سے نہیں ہے مگر وہ کم و بیش کئی سالوں سے ہمارے ساتھ ہیں اور تاریخ تہذیب و ثقافت پر نہ صرف مضامین تخلیق کر رہے ہیں بلکہ انھیں قلمبند کر کے شائع بھی کر رہے ہیں۔ انھوں نے ماہنامہ میمن سماج کو ذرائع ابلاغ سے جس طرح متعارف کرایا ہے اس پر برادری ان کی مشکور ہے۔ بانٹو امین برادری اور بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے لیے کھتری صاحب کی قلمی خدمات سہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ملک، ملت اور اپنی برادری کی خدمت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)

اس موقع پر (دسمبر 2006ء) میں گولڈن جوہلی رسالے میں بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے صدر جناب محترم احمد جعفر کوڑیا نے خاکسار کو اپنے پیش لفظ میں یوں خراج تحسین پیش کیا ہے ”..... میں جناب کھتری عصمت علی پنیل کے بارے میں بھی نہ کہنا ان کے ساتھ زیادتی ہوگی، آپ ایک کہنہ مشق سینئر صحافی اور اردو کے معروف ادیب و صحافی اور تجربہ کار قلم کار ہیں۔ وہ گجراتی برادری اور میمن برادری بالخصوص بانٹو امین برادری کے لیے طویل عرصے سے علمی اور قلمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے قلم کے ذریعے میمن برادری کی تاریخ و ثقافت کو زندہ رکھا ہے۔ ہمارے لیے یہ اعزازی بات ہے کہ ایسا سینئر قلم کار ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ ہے۔ یہ ان کا بڑا پن ہے کہ یہ کسی بھی لالچ اور

خواہش کے بغیر میمن اداروں اور جماعتوں کے لیے قلمی خدمات انجام دیتے ہیں اور بدلے میں کچھ بھی نہیں چاہتے۔ آپ نے کئی گجراتی کتابوں کے اردو میں ترجمے بھی کیے ہیں اور کئی کتابیں بھی قلمبند بھی کی ہیں۔ ان کی دیرینہ رفاقت ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔ ہم سب ان کے ممنون و مشکور ہیں۔“

اس جرنل کا خاص اور بنیادی مقصد بانٹو امین جماعت کی سماجی اور فلاحی کوششوں اور خدمات کو اجاگر کرنا اور انہیں عوام الناس کے سامنے لانا ہے۔ یہ جرنل بانٹو امین برادری کے اداروں اور تنظیموں کے کارناموں اور سرگرمیوں کو بھی تفصیل کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ ماہنامہ میمن سماج میں برادری کے امور سے متعلق دیگر موضوعات پر برادری کے طالب علموں کے مضامین اور تقاریب کی رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ جرنل کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ برادری میں ہونے والے تمام کاموں، سرگرمیوں اور مختلف لوگوں کے نظریات سے عام لوگوں کو واقف کرائے۔ برادری میں غلط رسم و رواج کے خاتمے کی مہم چلائے۔ مختلف ادوار میں بانٹو امین برادری کے نامی گرامی صحافی اور مصنف اور قلم کار مضامین لکھتے رہے ہیں اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔ ان گجراتی تحریروں کا اردو ترجمہ کر کے شائع کرتا ہے۔ بانٹو امین جماعت کے ترجمان ماہنامہ میمن سماج کے لئے ماضی میں اور حال میں اعزازی مدیر اور پبلشر کے عہدے کی تقرری، ادارے کے صدر صاحب اور جرنل سیکریٹری صاحب اپنے دیگر عہدیداران سے مشاورت کے بعد کرتے ہیں۔

مدیر اعزازی صاحبان

ماہ و سال

اسمائے گرامی

- 1- جناب حاجی محمد صدیق پولانی (مرحوم) جنوری 1956ء تا دسمبر 1980ء
- 2- جناب حاجی عبدالغفار کنیا جنوری 1981ء تا اکتوبر 1983ء
- 3- جناب پیر محمد ابا عمر کالیا نومبر 1983ء تا ستمبر 1988ء
- 4- جناب غلام حسین محمد کارا (مرحوم) اکتوبر 1988ء تا دسمبر 1992ء
- 5- جناب محمد فاروق ابوبکر بدو جنوری 1993ء تا اپریل 1998ء
- 6- جناب حاجی عبدالغفار کنیا مئی 1998ء تا جنوری 2004ء
- 7- جناب نسیم عثمان اوسا والا فروری 2004ء تا دسمبر 2006ء
- 8- جناب حاجی یعقوب حاجی حبیب گنگ (مرحوم) جنوری 2007ء تا اپریل 2009ء
- 9- جناب نسیم عثمان اوسا والا مئی 2009ء تا مارچ 2012ء
- 10- جناب غلام محمد کسبانی اپریل 2012ء تا جنوری 2014ء
- 11- جناب امان اللہ عبدالستار ناٹھیا فروری 2014ء تا اکتوبر 2017ء
- 12- جناب محمد سلیم ابا طیب جاگلڑا نومبر 2017ء تا دسمبر 2018ء
- 13- جناب علی محمد (حاجی بابا) کھانانی جنوری 2019ء تا دسمبر 2019ء
- 14- جناب انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا جنوری 2020ء۔۔ تا حال

انچارج صاحبان حصہ اردو

جولائی 1985ء تا فروری 1987ء

کنوینر صاحبان

مئی 1998ء تا نومبر 1998ء

پبلشر صاحبان

جنوری 1956ء تا دسمبر 1980ء

جون 1985ء تا جنوری 2004ء

فروری 2004ء تا مئی 2009ء

جون 2009ء تا اکتوبر 2011ء

نومبر 2011ء تا دسمبر 2012ء

جنوری 2013ء تا جنوری 2014ء

فروری 2014ء تا دسمبر 2015ء

جنوری 2016ء تا جنوری 2017ء

فروری 2017ء تا اکتوبر 2017ء

نومبر 2017ء تا دسمبر 2018ء

جنوری 2019ء تا دسمبر 2019ء

جنوری 2020ء۔۔ تا حال

1- جناب محمد اسلم بینائی

1- جناب عبدالعزیز عبدالرحمن بکیا (مرحوم)

1- جناب حاجی محمد صدیق پولانی (مرحوم)

2- جناب عبدالعزیز طیب جاگڑا (مرحوم)

3- جناب حاجی عبدالغنی رحمت اللہ کھاناٹی

4- جناب محمد یوسف عبدالستار تولہ

5- جناب عبدالرؤف اسمعیل محنتی

6- جناب امان اللہ عبدالستار ناٹڈیا

7- جناب عبدالجبار علی محمد بدو

8- جناب عبدالجبار حاجی سلیمان کھاناٹی

9- جناب عبدالرؤف اسمعیل محنتی

10- جناب محمد صدیق محمد عبداللہ ڈنڈیا

11- جناب امتیاز عبدالغفار بدو

12- جناب عبدالجبار علی محمد بدو

صفاگی نصف ایمان ہے

صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!

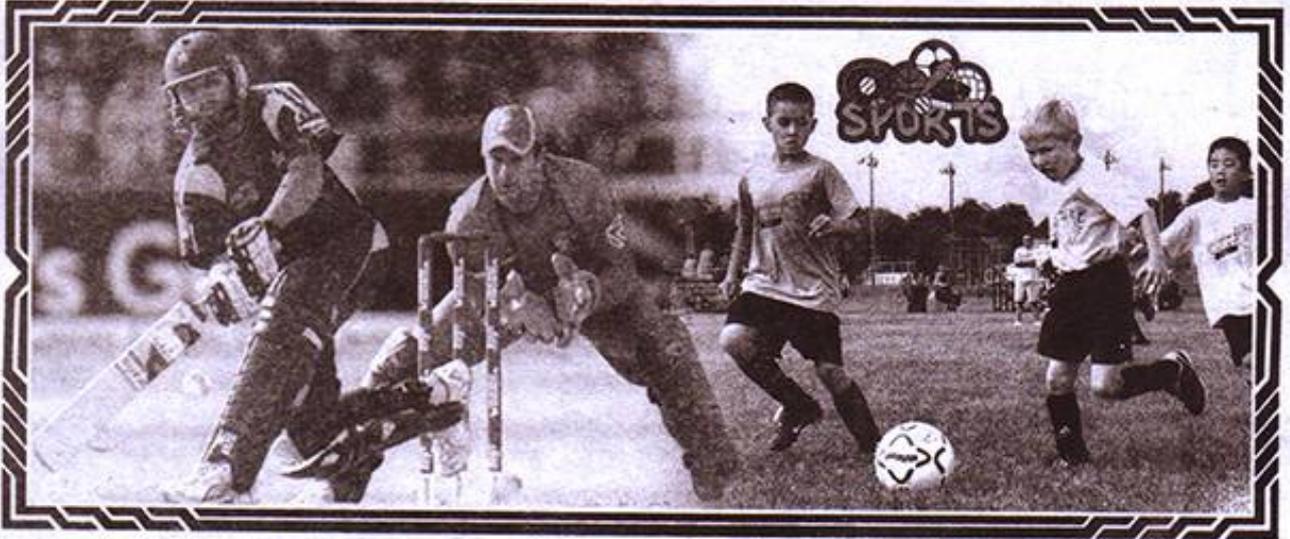
اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیے

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں ☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں
 ☆ عمارتی سامان اور لمبے سرعام نہ ڈالیں ☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔۔ اعتماد کا باہمی رشتہ



Dustbin



کھیل کھیلنا ایک صحت مند سرگرمی

کہتے ہیں ایک صحت مند جسم میں ایک صحت مند دماغ پرورش پاتا ہے اور صحت مند جسم اسی صورت میں ممکن ہے، جب یہ حرکت میں رہے۔ اسی لئے انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی مختلف کھیلوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے، جس کی سب سے بڑی مثال قدیم اولمپک گیمز ہیں۔ اولمپک کھیلوں کا آغاز 776 قبل مسیح سے شروع ہوا تھا جبکہ جدید اولمپکس کا ہر چار سال بعد ان کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ صحت پر پڑنے والے مثبت اثرات کے باعث ہر سال دنیا بھر میں 9 دسمبر کو کھیلوں کا دن (GAMES DAY) منایا جاتا ہے۔ کھیل خواہ انڈور ہوں یا آؤٹ ڈور، وہ ہر طرح سے انسانی نشوونما پر اثر ڈالتے ہیں۔ ان ڈور کھیلوں میں شطرنج، لوڈو، کیرم، اسکواش، اسنوکر، ٹیبل ٹینس، اسکرہیل اور ڈارٹ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کھیلوں سے دماغی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ آؤٹ ڈور کھیلوں میں کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال، والی بال، مختلف قسم کی دوڑیں، ٹینس اور بیڈمنٹن وغیرہ سرفہرست ہیں، جو ہمارے جسم کو چست، چکدار اور پھر تیز بنا دیتے ہیں۔

ہم میں سے بہت سے لوگ کھیلوں کی اہمیت اور ان کے بے شمار فوائد سے انجان ہیں، تاہم کھیل انسان کی شخصیت کو سنوارنے میں بے حد اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیل کود سے انسان میں فرمانبرداری، تحمل، مزاجی، صبر، نظام اور قوت برداشت بڑھتی ہے۔ انسان اتفاق رائے سے کام کرنا اور ہر قسم کے حالات کے مقابلہ کرنا سیکھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کر کے اسے شکست دینے کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہر کھیل کے اپنے فوائد و ضوابط ہوتے ہیں، جو کہ کھلاڑی کو نظم و ضبط کا پابند بناتے ہیں۔ کھیل کے دوران جب کھلاڑی ناکام ہو جائے تو وہ ہمت نہیں ہارتا اور نہ ہی غصہ یا ناراض ہوتا ہے کیونکہ ایک کھلاڑی بخوبی جانتا ہے کہ ہارجیت کھیل کا حصہ ہوتی ہے۔ ان ڈور گیمز کھیلنے کے بہت سے فوائد ہیں۔

☆ ہر کھیل کے چند اصول ہوتے ہیں۔ گیمز کی ابتدا میں ہی ضروری شرائط و ضوابط واضح کر دیے جاتے ہیں، جو بچوں کے ذہنوں پر براہ راست اثر انداز ہو کر انہیں عملی زندگی میں ہدایت کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تربیت دیتے ہیں۔

☆ گیمز کھیلنے کے دوران نئی معلومات اور ہدایات واضح ہوتی رہتی ہیں، جن پر فوری فیصلہ لے کر عمل کرنا ہوتا ہے۔ اس سے بچوں میں عملی زندگی میں

درست فیصلہ لینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ بہت سے گیمز تاریخ، ثقافت، مذہبی تہوار اور نامور شخصیات کے متعلق معلومات دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس طرح بچوں کی بہتر تربیت اور ذہنی نشوونما ہوتی ہے۔

☆ ذہنی آزمائشوں پر مبنی سائنسی اور ریاضی کے گیمز جنہیں ”برین گیمز“ کہا جاتا ہے، وہ نہ صرف بچوں کی تعلیمی کارکردگی بہتر بناتے ہیں بلکہ یادداشت تیز کرنے والا ایجنٹ بھی مانے جاتے ہیں۔ ☆ گیمز کو پین کلرز اور اینٹی اینزائٹی بھی کہا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے گیمز دستیاب ہیں، جو مختلف منفی سوچوں اور الجھنوں پر قابو پانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

☆ گیمز کے ذریعے بچوں کو مختلف نوعیت کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونا آتا ہے۔ ساتھ ہی مقررہ وقت میں ٹاسک مکمل کرنے سے وقت کی قدر کا اندازہ ہوتا ہے۔



بانٹو امین جماعت رحمت کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمد للہ بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آباد کاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹو امین جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امدادیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: ماسقہ بانٹو امین جماعت خانہ، حور بانی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

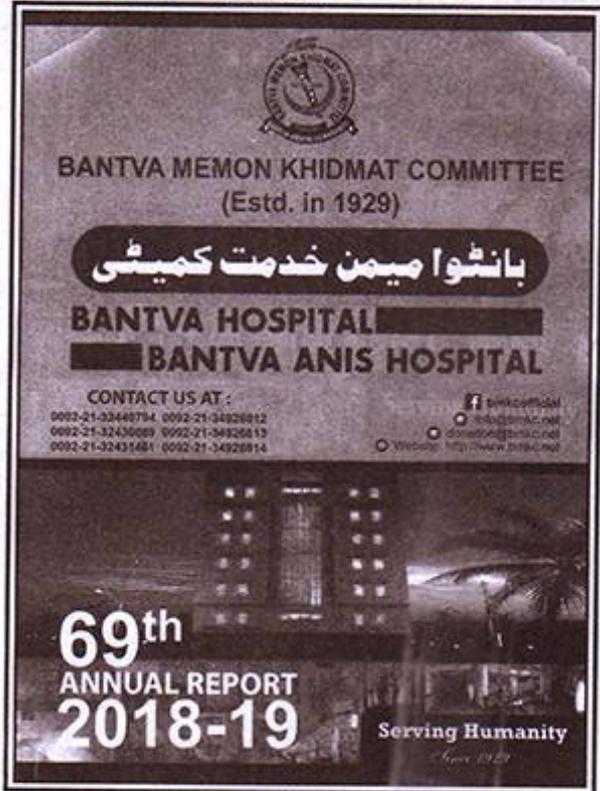
Website : www.bmj.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فون نمبر: 32728397 - 32768214

تبصرہ

بانٹوا میمن خدمت کمیٹی (رجسٹرڈ) کراچی بانٹوا اسپتال۔ بانٹوا انیس اسپتال 69 واں احوال و حساب



کا قیام بانٹوا (انڈیا) میں 25 جولائی 1929ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی سماجی اور فلاحی علاج و معالجہ کی گراں قدر خدمات کو 69 سال گزر چکے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے اس کی 69 ویں سال کی رپورٹ ہے جو 2019ء اور 2018ء کے سال پر مشتمل ہے۔ اس خدمت کمیٹی کے صدر جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی کا خصوصی اظہار خیال بھی اس سالانہ رپورٹ کی زینت ہے۔ جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ بانٹوا اسپتال اور بانٹوا انیس اسپتال بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کی سرپرستی اور نگرانی میں کام کر رہے ہیں اور کراچی شہر کے دوسرے اسپتالوں میں اعلیٰ معیار کی فہرست میں شامل ہے۔ ہمارے اسپتالوں کا شمار اعلیٰ معیار کی فہرست میں شامل ہے۔ ہمارے اسپتالوں میں تمام اہم جدید میڈیکل سہولیات بھی موجود ہیں اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جدید مشینیں اور آلات بھی ہیں۔ ہمارے اسپتالوں کی فیس بھی بہت مناسب ہیں۔ ان اسپتالوں میں جدید آپریشن تھیٹر بھی ہیں اور 6 بستروں پر مشتمل آئی سی یو کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

ان اسپتالوں میں جنرل وارڈ بھی ہیں اور پرائیویٹ روم بھی۔ ان اسپتالوں میں ماہر عملہ اور تجربے کار ڈاکٹر حضرات بھی ہیں۔ یہاں آنے والے تمام مریضوں کی خصوصی توجہ سے علاج معالجہ کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بانٹوا اسپتال میں توسیعی کام اپنے آخری مراحل میں ہے اور اس کی تکمیل کے بعد اس اسپتال میں مزید جدید سہولیات آجائیں گی۔ جن سے اس اسپتال میں آنے والے سبھی مریضوں اور ان کے ساتھ آنے والوں کو بھی سکون و اطمینان ملے گا۔ مذکورہ دونوں اسپتالوں میں اکثر و بیشتر فری میڈیکل چیک اپ کے پروگرام بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ کراچی کے علاقہ نئی حسن میں قائم بانٹوا میمن خدمت ڈسپنسری میں کوالیفائیڈ اور اعلیٰ تربیت یافتہ

صدر: جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی
نائب صدر: جناب محمد اقبال عبداللہ باحسین نی نی
اعزازی جنرل سیکریٹری: جناب محمد یونس عبدالستار ایڈمی (یکسرا)
جوائنٹ سیکریٹری: جناب محمد ہارون اے شکور کوٹایا

سالانہ رپورٹ 2019 - 2018ء

صفحات: 46 طباعت: عمدہ رنگین آرٹ پیپر

بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کا 46 صفحات پر مشتمل احوال و حساب اس وقت زیر تبصرہ ہے۔ واضح رہے کہ بانٹوا میمن خدمت کمیٹی

ایک اسپتال کا آغاز کیا جو آج پورے شہر کے لیے علاج معالجہ کی جدید اور گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔

جناب یونس بکسر امزید اظہار خیال کرتے ہیں کہ مہنگائی کے اس مشکل ترین دور میں ایسے اسپتال قائم کرنا اور وہاں آنے والے مریضوں کو سستی طبی سہولیات فراہم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے مگر بانٹوامین خدمت کمیٹی نے اس مشکل کام کا بیڑا اٹھایا اور ساتھ ہی برادری کے محیر حضرات بھی اس کام میں شامل ہو گئے تو ان کے لئے یہ کام کوئی مشکل کام نہ رہا۔

الحمد للہ آج یہ اسپتال بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے اس کا دوسرا کام بانٹوا انیس اسپتال ہے اور علاوہ 1950ء میں قائم کردہ لیڈیز اینڈ سٹریل ہوم ہے حاجی غنی دیوان کیونٹی ہال بھی عہدگی سے کام کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسرے ادارے بھی کام کر رہے ہیں۔

بانٹوا کے دونوں اسپتالوں میں طبی سہولیات کو تحسین اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ سب انتظامی عملہ اور بانٹوامین خدمت کمیٹی کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

(تبصرہ نگار: کھتری عصمت علی پٹیل)

ڈاکٹرز ماہر عملہ موجود ہے۔

جناب حنیف چھیارا صاحب نے اظہار خیال میں کہا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں وہ ہمت وہ عزم اور وہ استقامت عطا فرمائے کہ ہم اپنے بیمار اور پریشان حال افراد کے لئے سنجیدگی سے کوشش کر سکیں اور بانٹوامین خدمت کمیٹی کے بینر تلے محنت سے کام کریں۔ آمین

اس سالانہ احوال و حساب میں دوسرا اظہار خیال جناب محمد یونس عبدالستار بکسر ایڈھی اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوامین خدمت کمیٹی کا ہے۔ جس میں انہوں نے 2019 - 2018ء کی مکمل رپورٹ اور احوال پیش کیا ہے اس رپورٹ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ بانٹوامین خدمت کمیٹی بڑی محنت اور سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہی ہے اور اس کمیٹی کے تمام ارکان پوری توجہ کے ساتھ اپنے ذمے لگائے گئے کام انجام دے رہے ہیں۔ اس میں مین فوکس بانٹوا اسپتال میں رکھا گیا ہے۔ جس کے بارے میں جناب محمد یونس بکسر نے احوال میں تحریر کیا ہے کہ بانٹوامین خدمت کمیٹی نے کراچی میں اپنی علاج معالجہ طبی خدمات کا آغاز اس طرح کیا کہ شہر میں نواب مہابت خانگی روڈ پر ایک چھ منزلہ عمارت میں 150 بستروں پر مشتمل

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پوراہوری سے پورڈور اپیل



بانٹوامین برادری سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ کے یہاں ہونے والی ہر خوشی کے موقع پر مہمانوں کو دعوت کا کھانا کھلانے کی ابتداء رات 10 بجے سے شب 10.30 بجے کے دوران کر دیں تاکہ مہمانوں کو تکلیف سے نجات ملے اور موجودہ خراب اور غیر محفوظ حالات میں وہ بروقت اپنے اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔

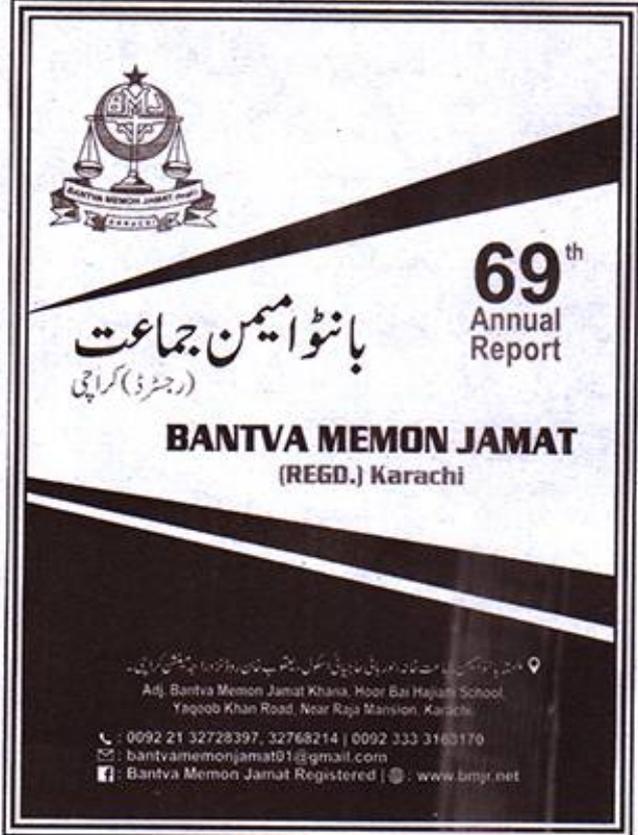
آپ کے تعاون کا طلب گار

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوامین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

تبصرہ

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی 69 واں سالانہ احوال و حساب برائے سال 2019 - 2018ء



شائع کردہ

جناب انور حاجی محمد کا پڑیا، اعزازی جنرل سیکریٹری

جملہ صفحات: 32 طباعت: عمدہ

زیر تبصرہ 32 صفحات پر مشتمل بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا 69 واں سالانہ احوال و حساب ہے جو دراصل 2019 - 2018ء کی مدت کا حساب و کتاب کا پورا احوال ہے۔ اس رپورٹ کو شائع کرنے کا اعزاز جماعت کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب انور حاجی محمد کا پڑیا کو حاصل ہوا ہے۔

2 جون 1950ء سے بانٹوا میمن جماعت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے شعبوں میں گراں قدر خدمات فراہم کر رہی ہے۔ یہ خدمات درج ذیل ہیں: رہائشی امداد سے ماہانہ کفالت۔ طلبہ اور طالبات کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی، روزگار امداد کی فراہمی۔ عید قربان کے موقع پر قربانی کی کھالوں کی وصولی۔ روزگار امداد کی فراہمی ہنگامی مالی امداد، ماہنامہ میمن سماج کی اصلاح معاشرہ کی کاوشیں، غلط رسوم و رواج کی روک تھام۔ برادری کے مخیر حضرات کی پذیرائی، ایمپلائمنٹ بیورو کے تحت روزگار کی فراہمی۔ بلاسود کاروباری قرضے۔ گھریلو تنازعات کے فیصلے برادری کے نوجوانوں کے لیے یوتھ ونگ۔ I.T انسٹی ٹیوٹ۔ ممبر شپ کارڈز اجراء شادی ہال وغیرہ۔

انہوں نے اصل میں مذکورہ بالا مدت کے دوران حاصل ہونے والی کامیابیوں کی اور سالانہ کارکردگی کی تفصیلات بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سال رواں مذکورہ مدت میں ہونے والے اخراجات کا تذکرہ تفصیلات کے ساتھ تحریر کی گئی ہیں۔ احوال و حساب میں مزید بتایا گیا ہے کہ ماہانہ کفالت کے ضمن میں سال رواں میں بانٹوا میمن جماعت نے 6457 خاندان کو رقم اور راشن فراہم کیا۔ بنیادی تعلیم کے شعبے میں اس سال درسی کتابیں اور یونیفارم فراہم کئے ہیں۔ بانٹوا میمن جماعت کے اس سال 125 سے زائد طلبہ و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے مالی سپورٹ فراہم کی گئی ہے۔ بانٹوا میمن جماعت نے اس سال 109ء سے زائد غریب بچیوں کے لیے شادی سپورٹ فراہم کی۔ اس کے علاوہ جماعت سے اس سال برادری کے غریب افراد کو گھر جیسی نعمت حاصل کرنے کے لیے 18 خاندانوں کو مالی سپورٹ فراہم کی۔ اس کے علاوہ بانٹوا میمن جماعت کے ایمپلائمنٹ بیورو کے تحت ایک جاب فیئر کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

سے جماعت کے زکوٰۃ اور عطیات میں خطیر رقومات جمع کروا کر برادری کے غریب اور ضرورت مند خاندانوں کی مشکلات کو کم کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ جماعت ان تمام حضرات کا تعاون کرنے پر شکر یہ ادا کرتی ہے۔ گھریلو تنازعات کے حل کے لئے جدوجہد، مالی سپورٹ، شادی سپورٹ، لون طالب علموں، حفاظ قرآن اور والیٹر حضرات کی حوصلہ افزائی اور جماعت کی جانب سے برادری کی فلاح و بہبود کے لئے دل کھول کر زکوٰۃ اور مالی عطیات دینے والے محیر حضرات کے تعاون کے باعث ہی ممکن ہوتا ہے۔ ان حضرات کی جانب سے آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ اور مالی عطیات ملنے کی امید ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ فرسودہ رسم و رواج کے خاتمے کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فرسودہ رسم و رواج سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں یہ کہوں گا میرے فرانس کے انجام دہی کے دوران مجھ سے جانے انجانے میں کسی کی دل آزاری ہوگئی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھ سے تعاون کرنے والے سپریم باڈی کے میرے ساتھی، اراکین مجلس عاملہ، عہدیداران، لائف ممبران، جماعت کو زکوٰۃ اور مالی عطیات دینے والے تمام محیر حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

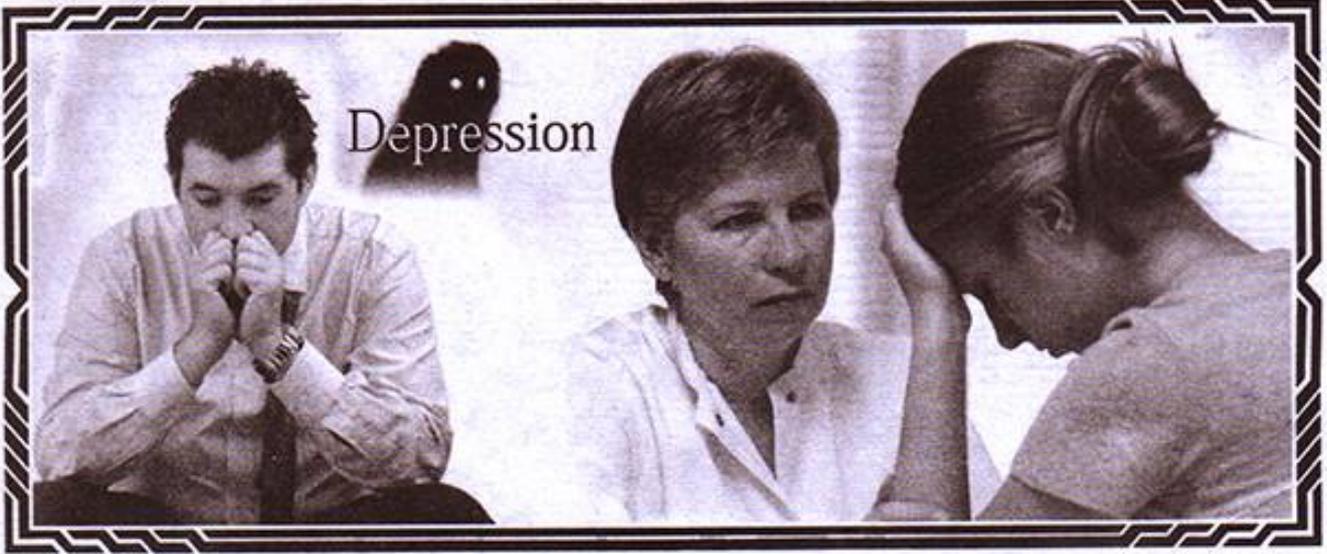
جماعت کے آرٹیکل کے مطابق 2020-2019ء میں محترم محمد سلیم محمد صدیق بیکیا جماعت کے صدر ہوں گے۔ میں محترم محمد سلیم محمد صدیق بیکیا کو جماعت کے صدر کا منصب سنبھالنے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مجلس عاملہ کے تمام اراکین کا تعاون انہیں حاصل ہوگا اور ان کی قیادت، رہنمائی اور سرپرستی میں جماعت دن گنی رات چوگنی ترقی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے غرض اور مل جل کر خدمت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) (تبصرہ نگار: کھتری عصمت علی پنیل)

اس سال کے دوران سیکریٹری سطح ہر تقریباً کیس درج ہوئے جس میں گذشتہ سال کے بقایا دس کیس ملا کر کل تعداد 55 ہوئی جس میں سے 34 کیس کا فیصلہ کر دیا گیا اور 21 کیس فیصلہ کرنا باقی ہیں۔ برادری کے کئی مالدار خاندانوں کی جانب سے فرسودہ رسومات کو فروغ دیا جا رہا ہے جو غریب خاندانوں کو متاثر کرتے ہیں۔ بانٹوا میمن جماعت کی یہ کارکردگی رپورٹ لوگوں کو دی جانے والی ہر طرح کی سپورٹ بھی شامل ہے اور طلبہ و طالبات کی تعلیمی سپورٹ بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں وہ امدادیں بھی شامل ہیں جو جماعت نے گھر کی خریداری میں مختلف افراد کو فراہم کی ہیں۔

ان سب رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے برادری کے لیے جماعت کی گراں قدر خدمات اور کارکردگی زبردست ہے اور جس طرح جماعت برادری کے لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت بالکل عمدہ اور صحیح راستے پر چل رہی ہے اور اس کے ذریعے برادری کے لوگوں کی بنیادی خدمت جاری و ساری ہے۔

بانٹوا میمن جماعت کے صدر جناب محمد حنیف حاجی قاسم چھپیارانے اپنے اظہار خیال میں کہا: ہماری نوجوان نسل تعلیمی میدان میں ترقی کر رہی ہے اور اپنے خاندان کی مالی حالت بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ہماری جماعت ضرورت مند نوجوانوں کو سپورٹ کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہے اور صاحب ثروت حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ضمن میں آگے آئیں اور نوجوانوں کی اعلیٰ تعلیم میں بھی اہم کردار ادا کریں۔

اپنی جماعت بانٹوا میمن برادری کی فلاح و بہبود کی غرض سے کام کرتی ہے۔ جماعت کو آج کی بلند یوں پر پہنچانے میں اور وقار بڑھانے میں اراکین مجلس عاملہ کی بے لوث خدمات، محنت و لگن کارفرما ہیں۔ ساتھ ساتھ لائف ممبران کا تعاون اور محیر حضرات کی جانب



ڈپریشن دور اور زندگی بھر پور

ڈپریشن پاکستان سمیت دنیا بھر کے ممالک میں تیزی سے پھیلتا ہوا مرض ہے۔ رواں برس کیے گئے ایک سروے کے مطابق پاکستان کی 34 فی صد آبادی ڈپریشن کا شکار ہے جبکہ 5 کروڑ پاکستانی عمومی طور پر ذہنی امراض کا شکار ہیں۔ اس مرض کی اہم وجہ جہاں ملک میں بڑھتے ہوئے معاشی و سماجی مسائل ہیں، وہیں اس کی ایک وجہ اس مرض کے شکار افراد کی جانب سے کی جانے والی بے احتیاطی بھی ہے۔ کہتے ہیں ناں کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ اگر ڈپریشن کے مریض کچھ چیزوں کی احتیاط کریں اور چند ہدایات پر عمل کرنے لگیں تو ہمیں یقین ہے کہ اس مرض سے آسانی سے پیچھا چھڑوایا جاسکتا ہے۔ تو آئیے بات کرتے ہیں ذہنی دباؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے ان مختصر طریقوں پر جن کے ذریعے آپ اس بڑھتے مرض اور اپنی مشکل کا حل ڈھونڈ سکتے ہیں اور انہیں اختیار کر کے خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔

ورزش یا چہل قدمی کریں: کیا آپ کو ڈپریشن ہے یا پھر کوئی ایسی بات جو آپ کو بے چین کیے رکھتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو صبح کی ٹھنڈی ہوا کا لطف لینا ہرگز نہ بھولیں، صبح سویرے اٹھنے کی عادت اپنائیں اور گھاس پر ہلکی پھلکی چہل قدمی یا ورزش کر کے ڈپریشن اور بے چینی سے نجات پائیں۔ صبح کی گئی ورزش دماغ کو تراوٹ اور سکون فراہم کرتی ہے۔ جب آپ صبح سویرے اٹھ کر ورزش کرتے ہیں تو جسم زیادہ آکسیجن جذب کرتا ہے جس کے نتیجے میں نقصان دہ ہارمون کم اور دماغ کو خوشی کا سگنل دینے والے ہارمون زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور اگر اس کے ساتھ یوگا اور مراقبہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس کے بہت ہی مثبت اور دیر پا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کیفین سے گریز: نیویارک میں قیام پذیر ڈاکٹر ٹومٹی لیگ جو خود بھی ایک ماہر نفسیات ہیں، اپنی بے چینی اور ڈپریشن کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ زندگی میں مجھے بھی ڈپریشن کا سامنا رہا اور یہ کیفیت بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ بنی۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ مرض دن بدن مجھے ”کانی“ کے نزدیک کرتا جا رہا ہے جسے پینے کے بعد بے چینی اور گھبراہٹ کی کیفیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ سائنس سے ثابت ہو چکا ہے کہ نشہ آور ادویات کا استعمال تکلیف دہ حد تک گھبراہٹ میں مبتلا کرتا ہے اس لیے میں نے کیفین والے تمام مشروبات سے گریز کرنا شروع کر دیا جس

کے تھوڑے ہی عرصے بعد مجھے اپنی حالت میں قدرے بہتری محسوس ہوئی۔

لکھنا شروع کریں: ڈپریشن کا شکار افراد اگر کھلے سمندر اور خوبصورت مقام پر بھی ہوں تو انہیں اداسی اور مسلسل بے چینی کی کیفیت کو اپنی ذات سمیت سب کو سمجھانا قدرے مشکل ہوتا ہے اس لیے جب بھی کبھی آپ کو بے چینی محسوس ہو اور لگے کہ لفظوں کا انتخاب احساسات بیان کرنے کے لیے مشکل ہے تو لکھنا شروع کر دیں۔ جو بھی آپ محسوس کریں لکھتے چلے جائیں۔ یہ آپ کے جذبات اور آپ میں موجود بے چینی کو ختم کرنے کا موثر طریقہ ہے۔ مطالعے سے بھی ثابت ہے کہ یہ عمل ذہنی کشیدگی کو کم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

خوشبو لگائیں: کہا جاتا ہے کہ خوشبو انسان کی حساس ترین اور شاندار ایجاد ہے، کیونکہ یہ ذہنی انتشار کو ختم کرتی ہے۔ اگر کبھی باغ یا کسی پرفیوم کی دکان پر جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو آپ محسوس کریں گے کہ ایسی جگہوں پر داخل ہوتے ہی آپ کا موڈ خوشگوار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خوشبو انسان کے مزاج کو خوشگوار بناتی ہے۔

پانی پئیں: ہم اکثر محسوس نہیں کر پاتے لیکن پانی کی کمی بے چینی اور گھبراہٹ کی کیفیت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اس لیے جب بھی آپ بے چینی یا اضطراب یا گھبراہٹ کی کیفیت محسوس کریں تو ایک گلاس پانی پیئیں، آپ طبیعت میں قدرے بہتری محسوس کریں گے۔

غسل لیں: غصہ، تناؤ اور پریشانی کے وقت سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا دماغ سکون فراہم کرتا ہے۔ اس لیے جب بھی آپ کو ذہنی تناؤ محسوس ہو تو کوشش کریں کہ غسل کر لیں۔ موسم کی مناسبت سے سرد یا گرم پانی سے کیا گیا غسل ذہنی تناؤ کو کم کرنے میں مدد دے گا اور دماغی اعصاب کو پرسکون بنائے گا۔

کچھ اچھا کھائیں: آپ نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ اتنی مصروفیات کے باعث انہیں دوپہر یا رات کا کھانا کھانے کا وقت نہیں ملتا، لیکن ماہر نفسیات ڈاکٹر ٹومٹی لیگ کے مطابق جب وہ بے چینی یا گھبراہٹ کی کیفیت محسوس کرتے ہیں تو ہمیشہ کچھ اچھا کھاتے ہیں۔ جسم میں شوگر لیول کا گرنا آپ کو گھبراہٹ یا بے چینی میں مبتلا کر دیتا ہے، ڈپریشن کے دوران کچھ ایسا کھائیں جو لذیذ ہونے کے ساتھ ہاضم بھی ہو۔

موبائل فون آف کر دیں: موبائل فون کا مسلسل استعمال بھی آپ کو ڈپریشن اور گھبراہٹ کی کیفیت میں مبتلا کر سکتا ہے چنانچہ کچھ دیر کے لیے ہی سہی موبائل فون کو لازمی بند کر دیں اور دوسری سرگرمیوں میں دلچسپی لیں۔ یہ سرگرمیاں مصوری، چہل قدمی اور گپ شپ سمیت کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

پانی بچاؤ، درخت لگاؤ، ملک کو سرسبز بناؤ

پاکستان سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا ہے۔ بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی کمی پر باآسانی قابو پاسکتے ہیں۔ پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال بے حد ضروری ہے۔ حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔





بیہنوں کا دسترخوان

الاچھی چار عدد، بادام پندرہ عدد (باریک کئے ہوئے)، گھی حسب ضرورت، کارن فلور ایک کھانے کا چمچ، چینی آدھا کھانے کا چمچ، ترکیب: پہلے ایک کڑاہی میں حسب ضرورت گھی گرم کر کے اس میں ڈبل روٹی کے سلائس ڈیپ فرائی کر لیں اور گولڈن براؤن ہونے پر نکال کر اخبار پر پھیلا دیں تاکہ چکنائی جذب ہو جائے۔ ایک فرائننگ پین کو ہلکی آگ پر گرم کریں اب کنڈینسڈ ملک میں کارن فلور، چھوٹی الاچھی اور چینی ملا کر فرائننگ پین میں ہلکا سا پکائیں۔ جب آمیزہ گاڑھا ہو جائے تو اسے اتار لیں۔ سرونگ ڈش میں ڈبل روٹی کے تیلے ہوئے سلائس کی تہہ پچھادیں۔ پھر تیار شدہ آمیزہ سلائسز کے اوپر ڈال دیں ساتھ ہی بادام اور پستے چھڑک دیں۔ حسب منشاء چاندی کے ورق لگا کر شٹلڈا کر کے سرو کریں۔

اسپرنگ رولز

اجزاء: مرغی کا قیمہ ایک پاؤ (نمک ڈال کر ابالیں)، باریک کٹی بند گوبھی ایک کپ، گاجر آدھا کپ، شملہ مرچ آدھا کپ، ہری پیاز آدھا کپ، نمک ڈیڑھ چائے کا چمچ، اجینو مو تو ڈیڑھ چائے کا چمچ، باریک کٹی پیاز ڈیڑھ کپ، کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، سفید مرچ آدھا چائے کا چمچ، رول کی پٹیاں پندرہ سے بیس عدد۔

ترکیب: قیمہ ابال کر سبزیاں کس کریں۔ پھر تمام مصالحہ جات ملا کر تھوڑا بھون لیں اور رول کو پیٹ لیں پھر ڈیپ فرائی کریں۔

کالے چنوں کی چاٹ

اجزاء: کالے چنے ایک کپ، بیکنگ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، نمک آدھا چائے کا چمچ، بیسن دو کھانے کے چمچ، تیل تین کھانے کے چمچ، ادراک لہسن آدھا چائے کا چمچ، پانی دو کپ، آلو پانچ عدد بڑے، لال مرچ ڈیڑھ چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، املی کا پانی آدھا کپ (گاڑھا)، پودینہ آدھا کپ (باریک کٹی ہوئی)، پیاز دو عدد (چھلنی میں ڈال کر دھوئیں، آلیٹ کی کاٹ لیں)، چاٹ مصالحہ حسب ضرورت۔

ترکیب: کالے چنوں میں بیکنگ پاؤڈر ڈال کر کم سے کم ایک گھنٹے تک بھگو دیں پھر نمک ڈال کر ابال لیں۔ ایک پین میں تیل گرم کریں، زیرہ ڈالیں پھر ادراک لہسن ڈال کر بھونیں۔ گولڈن ہو جائے اور خوشبو آنے لگے تو پانی ڈال کر چمچ چلاتے جائیں تاکہ گھٹلیاں نہ بنیں۔ پھر ابلے ہوئے چنے ڈال کر ہلکی آگ پر ابلنے دیں۔ آلو الگ ابال لیں۔ چھیل کر بڑے چوکور ہیں کر لیں۔ ایک فرائننگ پین میں تیل گرم کریں۔ نمک، ہلدی اور لال مرچ ڈال کر چمچ چلائیں۔ ساتھ ابلے ہوئے آلو ڈال کر کس کر لیں۔ ایک پیالے میں کالے چنے ڈالیں اور آلو کے پیس کر کے رکھیں۔ املی کا پانی ڈالیں، چاٹ مصالحہ ڈالیں پھر اوپر پودینہ اور آلیٹ جیسی کئی ہوئی پیاز ڈال کر کھائیں۔

خستہ شاہی ٹکڑے

اجزاء: ڈبل روٹی کے سلائس آٹھ عدد، کنڈینسڈ ملک ایک ٹن، چھوٹی

سے دس منٹ تک کے لیے روست کریں۔ گرم گرم پارچے ہری چینی اور سلاد کے ساتھ پیش کریں۔

ملائی کھاجا

اجزاء: چینی ایک کلو، میدہ آدھا کلو، کھویا ایک پاؤ، سبز الائچی چار سے پانچ عدد، پستے بادام، نوڈلر حسب ضرورت۔

ترکیب: ایک کڑھائی میں گھی ہلکا گرم کر لیں۔ اب ایک پیالے میں ایک کپ گھی، ڈیڑھ کپ پانی اور میدہ ڈال کر گوندھ لیں پھر اس میں دو پیڑے نکال کر لال اور ہر رنگ ملا کر دوبارہ گوندھ لیں۔ ایک پیالے میں کھویا، پستے، بادام اور سبز الائچی کے دانے ڈال کر خوب مکس کر کے فلنگ تیار کر لیں۔ ایک کڑھی میں چینی اور پانی ڈال کر شیرہ بنائیں پھر ایک پیالے میں دو چمچ گھی اور ایک چمچ میدہ ڈال کر بنالیں۔ اب میدے کو لمبائی میں تیل لیں پھر اس پر ہلکا سا پانی لگا کر رنگے ہوئے میدے کے پیڑے کو اس پر لگائیں اور لگا کر خشک میدہ ڈال کر فولڈ کر دیں۔ اس کے بعد درمیان سے کاٹ لیں۔ اب ان کے چھوٹے ٹکڑے کاٹیں اور انہیں چپٹا کر لیں۔ پھر اس پر فلنگ رکھ کر دوسرا ٹکڑا رکھیں اور اچھی طرح ملا دیں۔ ہلکے گرم گھی میں فرائی کر کے شیرے میں ڈپ کریں اور ڈش میں نکال کر پستے، بادام سے گارنش کر کے سرو کریں۔

☆ مسور کی دال پکاتے ہوئے اگر اس میں ہلدی یا گھی شروع میں ہی ڈال دیں تو جلدی گل جاتی ہے۔

☆ اچار کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے تھوڑی سی ہینک پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال کر اچار میں ڈال دیں، اس سے اچار خراب نہیں ہوگا۔

☆ گوبھی کی بساند دور کرنے کے لئے اسے پکاتے وقت اس میں دو تین چمچ کچا دودھ ڈال دیں۔

چکن پرائٹھا رول

اجزاء: قیمہ ایک کلو، نمک حسب ذائقہ، ادراک لہسن پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ، سفید زیرہ ایک کھانے کا چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچ، آلو آدھا کلو، پیاز باریک کٹی ہوئی ایک عدد بڑی، ہر ادھنیا باریک کٹا ہوا ایک گڈی، ہری مرچ باریک کٹی ہوئی چار سے چھ عدد، انڈے پھینٹے ہوئے دو عدد، ڈبل روٹی کا چور ایک پیالی، تیل تلتے کے لئے۔

ترکیب: قیمے میں ادراک لہسن، سفید زیرہ، کالی مرچ اور پیاز ڈال کر درمیانی آنچ پر اتنی دیر ابالیں کہ قیمے کا پانی خشک ہو جائے، آلوؤں کو ابال کر بھرتہ بنالیں۔ قیمے کو اچھی طرح ٹھنڈا کر کے اس میں آلو ہرا ادھنیا اور ہری مرچیں ڈال کر مکس کریں۔ پھر کٹلتس بنا کر دس سے پندرہ منٹ کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ انڈے میں ڈبو کر ڈبل روٹی کے چورے میں رول کریں اور دوبارہ دس سے پندرہ منٹ کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ کڑھی یا فرائی پن میں تیل کو درمیانی آنچ پر تین سے چار منٹ گرم کر کے کٹلتس کو گولڈن براؤن ہونے تک فرائی کر لیں۔

روست پارچے

اجزاء: گائے کے پسندے ایک کلو، نمک حسب ذائقہ، پسا ہوا پستا دو کھانے کے چمچے، پسی ہوئی ہری مرچیں ایک کھانے کا چمچ، پسا ہوا گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، پسا ہوا لہسن ایک کھانے کا چمچ، پسی ہوئی ادراک ایک کھانے کا چمچ، تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: گوشت میں تمام اجزاء ملا کر تقریباً دو گھنٹے کے لیے رکھ دیں۔ پھر دہی میں گوشت اور آدھا کپ پانی ڈال کر گلنے رکھیں اور جب پانی خشک ہو جائے تو اتار لیں۔ اوون ٹرے کو چکنا کر کے اس میں پسندے ڈالیں اور اوپر سے تھوڑا سا تیل چمچے کی مدد سے پھینا دیں۔ 180 ڈگری پر پہلے سے گرم کیے ہوئے اوون میں پانچ



شہر کے کتے کیا کرتے ہیں؟“ شاعر نے اپنے کام کو بڑے اطمینان و سکون سے جاری رکھتے ہوئے جواب دیا: ”بھئی وہ دراصل دودھ پیتے ہیں۔“

مریض

☆ اسپتال میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو نرس نے ریسیور اٹھایا۔ آواز آئی: ”کیا آپ بیڈ نمبر 8 کے مریض کا حال بتا سکتی ہیں؟“ نرس نے دو منٹ تک رکھنے کے لئے کہا، پھر واپس آ کر بتایا: ”میں نے رکارڈ روم میں مریض کا چارٹ دیکھا ہے۔ ان کی حالت بہتر ہے اور وہ تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ وہ اس وقت سو رہے ہوں گے۔ صبح ان کو آپ کا کیانا م بتاؤں؟“ فون کرنے والے نے جواب دیا: ”میں بیڈ نمبر 8 کا مریض ہی بول رہا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر کچھ بتاتے ہی نہیں تھے۔“

چور

☆ وکیل: ”اچھا تو تمہارا کہنا ہے کہ تم نے چاندی کا کپ دوڑ میں جیتا ہے۔“ چور: ”جی ہاں“ وکیل: ”اس دوڑ میں تمہارے ساتھ اور کون تھا؟“ چور: ”دکاندار، چار پولیس والے اور بازار کے کچھ لوگ۔“

مفت

☆ ایک دوست: ”جب میں سوٹ پہن کر سبزی لینے جاتا ہوں تو دکاندار مجھے سبزی مہنگی دیتا ہے۔ جب پھنسا ہوا کرتا پا جامہ پہن کر جاتا ہوں تو سبزی سستی مل جاتی ہے۔“ دوسرا دوست فوراً بول اٹھا: ”ہاتھ

احمق

☆ بیوی نے شوہر سے کہا: ”گھر میں لڑکی جوان ہو گئی ہے اور آپ کو کچھ پروا نہیں۔“ ”تو کیا کروں؟“ شوہر نے بے بسی سے پوچھا ”بھئی کوئی لڑکا تلاش کیجئے نا! کیا بڑھاپے میں اس کے ہاتھ پیلے کریں گے؟“ ”بیگم! تلاش تو کر رہا ہوں، لیکن کیا کروں جو بھی لڑکا ملتا ہے، احمق کام چور اور معمولی شکل و صورت کا ہی ملتا ہے۔“ ”لو اور سنو۔ اگر میرے والد بھی یہی سوچتے تو میں آج تک کنواری ہی رہتی۔“ بیگم نے جھگ آ کر جواب دیا۔

ہوٹل

☆ ایک دفعہ ایک مشہور شاعر کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے گھر سے نکلے تو راستے میں انہیں ایک دوست مل گئے۔ چوں کہ جیب گرم تھی اور موڈ بھی خوشگوار تھا لہذا دوست کو بھی دعوت دے ڈالی۔ پہلے تو دوست ٹال مٹول کرتے رہے، لیکن آخر کار انہیں جانا پڑا۔ ہوٹل پہنچ کر شاعر صاحب نے پوچھا: ”کیا کھاؤ گے؟“ ان صاحب نے جواب دیا: ”میں تو کھانا کھا کر آیا ہوں۔ اگر آپ اتنا ہی اصرار کر رہے ہیں تو دودھ پی لیتا ہوں۔“ چنانچہ انہوں نے اپنے لیے مرغی اور دوست کے لئے دودھ منگوایا۔ جب شاعر صاحب مرغی کھا چکے تو اس کی ہڈیوں پر زور آزمائی کرنے لگے۔ جب ہڈیوں میں سے کڑک کڑک کی آوازیں آنے لگیں تو ان کے دوست نے ان سے طنزیہ سے پوچھا: ”آپ کے

روٹی

☆ ایک دیہاتی کے پاس ایک انگریز بطور مہمان ٹھہرا۔ دیہاتی نے مکئی کی روٹی پر ساگ رکھ کر اس کو کھانے کے لیے دیا۔ انگریز نے ساگ کھا کر مکئی کی روٹی واپس کر دی: ”یہ اپنی پلیٹ واپس لے لیں۔“

صاف

☆ ایک بچے کی لکھائی بہت گندی تھی۔ استاد نے اس کی کاپی پر اصلاح کرتے ہوئے لکھا: ”صاف لکھا کرو۔“ دوسرے دن شاگرد آیا تو بولا: ”ماسٹر صاحب! آپ نے میری کاپی پر کیا لکھ دیا ہے۔ میرے گھر والوں سے پڑھا ہی نہیں گیا۔“

چائے

☆ ایک لڑکا اپنے دوست کو گھر لے گیا اور اسے چائے پلائی۔ چائے پینے کے بعد دوست نے کہا: ”چائے تو بڑی مزیدار ہے۔“ لڑکے نے کہا: ”اگر بلی دودھ سے ملائی نہ کھاتی تو چائے اس سے بھی زیادہ مزیدار بنتی۔“

جیب

☆ ایک شاگرد امتحان ہال میں بیٹھا پرچہ دیکھ رہا تھا۔ استاد: کیوں بھی کیا پرچہ مشکل ہے۔ شاگرد: پرچہ تو مشکل نہیں مگر میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب میری کس جیب میں ہے۔

نام

☆ چوزہ (اپنی ماں مرغی سے) ماں انسان پیدا ہوتے ہیں تو اپنا نام رکھ لیتے ہیں۔ ہم لوگ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ مرغی: بیٹا اپنی برادری میں نام مرنے کے بعد رکھا جاتا ہے جیسے کہ چکن تکہ، چکن چلی، چکن ملائی بوٹی، چکن کڑا ہی وغیرہ۔

سوئی

☆ پروفیسر کی بیوی (فون پر) جلدی گھر آجائیں منے نے سوئی نکل لی ہے۔ پروفیسر: میں ابھی بہت مصروف ہوں تم ایسا کرو کہ پڑوسن سے سوئی لے کر کام چلا لو۔

میں ایک پیالہ لے کر جایا کرو پھر سبزی مفت مل جائے گی۔“

کھینچنے

☆ ایک چھوٹے بچے نے استاد سے پوچھا: ”لبے کانوں کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟“ استاد زمی سے بولے: ”کھینچنے میں آسانی ہوتی ہے۔“

ٹافیاں

☆ باپ: ”بتاؤ تین اور تین کتنے ہوتے ہیں؟“ بیٹا: ”چھ۔“
”شباباش! یہ لو چھ ٹافیاں۔“ بیٹا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ٹافیاں دیں گے تو میں 33 بتاتا۔“

ریاضی

☆ ایک ریاضی داں سڑک پار کر رہا تھا تو ایک تیز رفتار کار نے اسے ٹکر ماری۔ وہ لنگڑا ہوا پولیس اسٹیشن گیا۔ پولیس نے پوچھا: ”کیا آپ نے کار کا نمبر نوٹ کیا ہے؟“ ”نہیں جناب! کار اس قدر تیز رفتار تھی کہ میں نمبر نہ نوٹ کر سکا۔ البتہ اتنا یاد ہے کہ کار کے نمبر کو دو پر تقسیم کریں اور حاصل کو اصل سے ضرب دیں تو چار سو آئے گا۔“

ہیلٹ

☆ ایک شخص ہیلٹ والی دکان پر گیا اور دکاندار سے ہیلٹ دکھانے کے لیے کہا ہیلٹ دیکھ کر قیمت پوچھی۔ دکاندار نے پندرہ سو روپے بتائی۔ ان صاحب نے کہا: ”مجھے تو کوئی سستا سا ہیلٹ دکھائیے۔“ دکاندار اس سے کم اور مزید کم کے ہیلٹ دکھاتا رہا مگر گاہک اور بھی سستا مانگنے لگا۔ آخر اس نے سبز رنگ کا ہیلٹ دیا اور کہا: ”یہ صرف بیس روپے کا ہے۔“ گاہک نے فوراً خرید لیا اور پوچھا: ”آپ اتنے سستے ہیلٹ کیسے تیار کر لیتے ہیں؟“ دکاندار نے جواب دیا: ”ہم چار روپے کا تریبوز لیتے ہیں، گودا نکال کر کھا لیتے ہیں، باقی کے دو ہیلٹ بن جاتے ہیں۔“

پھانسی

☆ جج (ملزم سے) ”اس جرم میں تمہیں سزائے موت سنائی جاتی ہے۔“ ملزم (خوش ہو کر): ”یا اللہ! تیرا شکر ہے پھانسی سے تونج گیا۔“

رشتے جو طے ہوئے



سگنیاں

فروری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
3 فروری 2020ء	محمد بلال محمد یوسف عبدالعزیز بکیا کارشہ شمرین وسیم محمد سلیم ملا سے طے ہوا	1
4 فروری 2020ء	مزل عبدالرؤف غنی گڈھ والا کارشہ ناظرین محمد عمران ابو بکر شیر ڈی والا سے طے ہوا	2
6 فروری 2020ء	محمد طفیل ظہور حاجی رحمت اللہ کھانملا والا والا کارشہ رخشندہ محمد اقبال حاجی ابو بکر ا دکھائی سے طے ہوا	3
6 فروری 2020ء	عمیر محمد حنیف موسیٰ پوٹھیا والا کارشہ عائشہ محمد سلیم الطاف میاری والا سے طے ہوا	4
8 فروری 2020ء	محمد معین عبدالجید ابو بکر ایدھی کارشہ کائنات عبدالقادر حاجی عبدالستار ویکری والا سے طے ہوا	5
8 فروری 2020ء	رئیس ابراہیم ابا علی تولہ کارشہ اریبہ محمد آصف محمد یونس جاگڑا سے طے ہوا	6
8 فروری 2020ء	اسامہ حسین ابو بکر ایدھی کارشہ نیہا سمیل محمد یوسف پوٹھ پوٹھ والا سے طے ہوا	7
8 فروری 2020ء	اسنین محمد جاوید محمد انور بھوری کارشہ ریشما سمیل محمد یوسف پوٹھ پوٹھ والا سے طے ہوا	8
10 فروری 2020ء	محمد بلال محمد یونس ولی تھانے والا کارشہ اسرا سکندر ابا عمر چٹنی سے طے ہوا	9
10 فروری 2020ء	محمد وحید گل انور عبدالغنی کھانملا کارشہ آمنہ محمد جاوید حاجی سلیمان چھمپارا سے طے ہوا	10
10 فروری 2020ء	محمد معین محمد منیر سلیمان نگریا کارشہ سارہ یونس رحمت اللہ چاڑیا سے طے ہوا	11
10 فروری 2020ء	مصطفیٰ محمد علی ابو بکر کونلا نا والا کارشہ حادیہ عبدالوہاب عبدالستار کھانملا سے طے ہوا	12
10 فروری 2020ء	عبدالحفیظ محمد شعیب حاجی عزیز بکیا کارشہ سارہ بانو شہیرا اسماعیل دیوان سے طے ہوا	13
10 فروری 2020ء	محمد یاسین عبدالشکور عبدالغنی تابانی کارشہ ماہم ریاض حاجی ابراہیم ٹیل سے طے ہوا	14
11 فروری 2020ء	طیب علاؤ الدین ہارون شیخا کارشہ حفصہ محمد توفیق عبداللہ کالیہ سے طے ہوا	15
12 فروری 2020ء	حماد محمد نعیم ولی کوٹھاری کارشہ عائشہ حاجی توفیق رحمت اللہ موتی سے طے ہوا	16
12 فروری 2020ء	ذیشان حاجی فاروق عبداللطیف پولانی کارشہ ہما محمد سلیم عیسیٰ مون سے طے ہوا	17

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
13 فروری 2020ء	حزہ محمد یاسین اباحسین ایدھی کا رشتہ مہوش محمد انیس عبدالکریم ڈانگڑا سے طے ہوا	18
15 فروری 2020ء	عبید محمد یوسف حبیب ایدھی کا رشتہ ماہ نور عبدالرزاق محمد صدیق مینڈھا سے طے ہوا	19
15 فروری 2020ء	بشراقبال عبدالستار نکھیرا کا رشتہ صفا محبوب محمد عمر بڈمن سے طے ہوا	20
15 فروری 2020ء	اولیس عبدالعزیز ہاشم بیجوڈا کا رشتہ سمیعہ اقبال زکریا غازی پورہ سے طے ہوا	21
17 فروری 2020ء	محمد عثمان محمد یاسین عبدالغنی پدھا کا رشتہ عائشہ سلطان علی عمر بکیا سے طے ہوا	22
18 فروری 2020ء	ریحان زبیر صدیق چینی کا رشتہ سارہ عبدالجبار محمد طیب دو بکی سے طے ہوا	23
18 فروری 2020ء	عمیر نعیم عبدالرحمن کھاناٹی کا رشتہ زنب عروبہ فاروق رحمت اللہ ڈوانی سے طے ہوا	24
19 فروری 2020ء	زبیر محمد حنیف حاجی اباحسین کوڈواوی کا رشتہ رابعیہ محمد امین عبدالکریم تابانی سے طے ہوا	25
22 فروری 2020ء	محمد بلال عبدالرزاق محمد ابراہیم واگیر کا رشتہ حرا محمد انور غفار اندھا سے طے ہوا	26
25 فروری 2020ء	محمد فہد محمد یونس عبدالستار موسانی کا رشتہ نوید محمد رضوان محمد اقبال موتی والا سے طے ہوا	27
25 فروری 2020ء	فرحان محمد مناف عبدالستار بھوری کا رشتہ ارتج محمد امتیاز حاجی اور لیس اوپلیٹا سے طے ہوا	28
26 فروری 2020ء	حزہ محمد یونس حاجی حبیب مودی کا رشتہ زمین عمر فاروق عبدالرزاق بہرا سے طے ہوا	29
26 فروری 2020ء	حبیب محمد اسحاق عبداللہ دیوان کا رشتہ حدیقہ محمد جاوید حبیب ایدھی سے طے ہوا	30
26 فروری 2020ء	شیراز محمد عابد عبدالرحمن مودی کا رشتہ اقرا عبدالجبار شکور مائی مئی سے طے ہوا	31
27 فروری 2020ء	ابراہیم الطاف حسین موسی جاگلڑا کا رشتہ قرات فاطمہ محمد نعیم عبدالغفار ڈوانی سے طے ہوا	32
27 فروری 2020ء	ابراہیم محمد فاروق ولی محمد شیر ڈی والا کا رشتہ عائشہ محمد یوسف حاجی اقبال اولیا سے طے ہوا	33

تعلیم مردگانہ تھیاری اور عورت کاز پور

علم کے چراغ جلا کر

ہائر ایجوکیشن حاصل کر کے جہالت کے اندھیرے دور کیجئے۔

اپنا اپنی برادری اور اپنے ملک کا نام روشن کیجئے۔



جورشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی

(شادی خانہ آبادی)



فروری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
7 فروری 2020ء	محمد سلمان عبدالصمد محمد امین محمدیار کی شادی زویبا محمد ریاض محمد قاسم تالو سے ہوئی	1
9 فروری 2020ء	حماس جاوید یوسف کا پڑیا کی شادی مفیرہ محمد عمر محمد یوسف گاڈت سے ہوئی	2
16 فروری 2020ء	عبدالباسط محمد احسن محمد امین بھوری کی شادی اریبہ محمد طارق عبدالعزیز کیسودیا سے ہوئی	3
16 فروری 2020ء	محمد علی محمد جہانگیر سلیمان مون کی شادی زینبہ محمد امتیاز ولی محمد رابڈیا سے ہوئی	4
16 فروری 2020ء	محمد شبیر محمد رفیق اسماعیل پولانی کی شادی بسما نور محمد جاوید محمد کتنا سے ہوئی	5
17 فروری 2020ء	علی محمد محمد بشیر عبدالرزاق شیخا کی شادی ماچین محمد اسلم عبدالرزاق بادلہ سے ہوئی	6
17 فروری 2020ء	محمد عثمان محمد یاسین عبدالغنی پدھا کی شادی عائشہ سلطان علی عمر بکیا سے ہوئی	7
17 فروری 2020ء	محمد امین محمد امان عیسیٰ کھانانی کی شادی مہک محمد فاروق جمال شاہ سے ہوئی	8
17 فروری 2020ء	نعمان عبداللہ محمد انور عبداللہ کھانانی کی شادی شفق محمد آصف عمر بلا سے ہوئی	9
17 فروری 2020ء	مصطفیٰ اسپہیل جان محمد بھنگڑا کی شادی اقرا محمد حنیف عبدالستار تولہ سے ہوئی	10
21 فروری 2020ء	منصب علی محمد سلیمان کھانانی کی شادی قاطمہ جاوید عبدالحمید مایا سے ہوئی	11
21 فروری 2020ء	اسد عبدالجبار سلیمان منق والا کی شادی رابعیہ جاوید عبدالعزیز کسباتی سے ہوئی	12
28 فروری 2020ء	محمد احمد محمد الطاف ابا عمر کرنول والا کی شادی نمرہ محمد یوسف عبدالستار ناویڈیا سے ہوئی	13

منگنی مبارک

10 دسمبر 2019ء

☆ فیضان احمد محمد عرفان عبدالستار ڈوانی کا رشتہ ہمنامہ بشیر عبدالستار چورواڈیا سے طے ہوا

☆..... Faizan Ahmed Muhammad Irfan Abdul Sattar Advani

10-12-2019

with Humna Muhammad Bashir Abdul Sattar Chawrwadia

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ

دیگر برادری میں طے ہوا

فروری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
12 فروری 2020ء	بلال محمد زبیر محمد سلائی کا رشتہ ایمین محمد اولیس محمد عمر موسانی سے طے ہوا	1
15 فروری 2020ء	وقار عبدالغفار غلام دھانانی کا رشتہ یسری عبدالغنی اباحسین مودی سے طے ہوا	2
20 فروری 2020ء	فرقان محمد سلیم عبدالقادر عاربی کا رشتہ سدرہ محمد شعیب حبیب ساملا سے طے ہوا	3
28 فروری 2020ء	محمد فیضان حنیف عبدالکریم فتانی کا رشتہ اقصیٰ محمد طارق محمد یوسف موسانی سے طے ہوا	4
29 فروری 2020ء	اسد احسن محمد رفیق بھکرانی کا رشتہ نفیسہ بانو محمد شہزاد زکریا کسہاتی سے طے ہوا	5
29 فروری 2020ء	غلام مصطفیٰ محمد شبیر عبدالستار کڈویا کا رشتہ وریدہ محمد سلیم محمد اقبال دادا سے طے ہوا	6

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

ہوا آہوری سے پورڈور اسپتال

بانٹوا میمن برادری سے اسپتال کی جاتی ہے کہ آپ کے یہاں ہونے والی ہر خوشی

کے موقع پر مہمانوں کو دعوت کا کھانا کھلانے کی ابتداء رات 10 بجے سے شب 10.30 بجے کے دوران

کردیں تاکہ مہمانوں کو تکلیف سے نجات ملے اور موجودہ خراب اور غیر محفوظ حالات میں وہ بروقت

اپنے اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔

آپ کے تعاون کے طلب گار

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



وہ جو ہم سے بھڑ گئے

(انتقال پر ملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ
یکم فروری 2020ء۔۔۔۔۔ 29 فروری 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)
صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ”شعبہ تجنیز و تکفین“ کے اندراج کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
1-	یکم فروری 2020ء	یاسمین جان محمد گوگیتا بیوہ عبدالعزیز آگر والا	65 سال
2-	3 فروری 2020ء	زبیدہ عبدالحییب میاری والا زوجہ اسماعیل کا پڑیا	87 سال
3-	5 فروری 2020ء	زبیدہ حاجی احمد سرمد والا بیوہ عبدالستار موسانی	75 سال
4-	8 فروری 2020ء	محمد فاروق عبداللطیف آدم بنا ایدھی	63 سال
5-	9 فروری 2020ء	ریمیا حبیب جاگڑا	32 سال
6-	12 فروری 2020ء	زرینہ حاجی یوسف پٹیل زوجہ ابو بکر دوچکی	72 سال
7-	15 فروری 2020ء	ڈاکٹر محمد حنیف ولی محمد ماٹو دیا	60 سال
8-	16 فروری 2020ء	انیسہ عبدالستار کوڑیا زوجہ آفتاب حاجی شکور کھانانی	44 سال
9-	16 فروری 2020ء	محمد الطاف حاجی حبیب اسحاق کھانانی	61 سال
10-	17 فروری 2020ء	محمد یوسف عبدالشکور سوریہ	58 سال
11-	18 فروری 2020ء	فریدہ حاجی محمد تولد زوجہ محمد صدیق رحمت اللہ بھرم چاری	69 سال
12-	19 فروری 2020ء	محمد امین عمر سردار گڈھ والا	62 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
-13	21 فروری 2020ء	محمد فاروق رحمت اللہ کوڈوالا	74 سال
-14	21 فروری 2020ء	خدیجہ نور محمد کھانانی زوجہ با عمر آدم پولانی	75 سال
-15	21 فروری 2020ء	زبیدہ نور محمد تاز زوجہ صدیق طیب سلاٹ	80 سال
-16	21 فروری 2020ء	یا سمین جان محمد پارکچہ زوجہ محمد اشرف بھوری	60 سال
-17	22 فروری 2020ء	فریدہ عبدالستار آدم کھانانی زوجہ محمد زکریا علی کسبانی	71 سال
-18	22 فروری 2020ء	خیر النساء حاجی موسیٰ لوانی زوجہ احمد حاجی آدم بالا گام والا	76 سال
-19	23 فروری 2020ء	زیب النساء عبدالرحمن کھڈیا والا زوجہ عثمان آدم اڈوانی	76 سال
-20	23 فروری 2020ء	محمد جاوید حاجی محمد شریف پٹیل	55 سال
-21	25 فروری 2020ء	محمد حنیف اسماعیل مہنتی	68 سال
-22	25 فروری 2020ء	خیر النساء دختر اباعلی شکور بالا گام والا زوجہ حاجی عبدالستار حاجی عبدالکریم بالا گام والا	82 سال
-23	26 فروری 2020ء	محمد غلام حسین عبدالحمید جاگڑا	82 سال
-24	26 فروری 2020ء	زریزہ طیب پٹیل زوجہ عباس ہاشم سورتی	80 سال
-25	29 فروری 2020ء	نسیہ جان محمد مومن زوجہ عبدالحمید ڈنڈیا	63 سال

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم و رواج کے

خاتمے کے لیے جماعت کی کوششیں

کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے

حصہ لے کر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

S.No.	Date	Name	Age
16	21-02-2020	Yasmin Jan Muhammad Parekh w/o. Muhammad Ashfaq Bhuri	60 years
17	22-02-2020	Farida Abdul Sattar Adam Khanani w/o. Muhammad Zikeria Ali Kasbati	71 years
18	22-02-2020	Khairunnisa Haji Moosa Lawai w/o. Ahmed Haji Adam Balagamwala	76 years
19	23-02-2020	Zebun nisa Abdul Rehman Khidiria w/o. Usman Adam Advani	76 years
20	23-02-2020	Muhammad Jawed Haji Muhammad Sharif Patel	55 years
21	25-02-2020	Muhammad Hanif Ismail Mahenti	68 years
22	25-02-2020	Khairun nisa Aba Ali Shakoor Balagamwala w/o. Haji Abdul Sattar Haji Abdul Karim Balagamwala	82 years
23	26-02-2020	Muhammad Ghulam Hussain Abdul Habib Jangda	82 years
24	26-02-2020	Zarina Tayab Patel w/o. Abbas Hasham Surti	80 years
25	29-02-2020	Nasima Jan Muhammad Moon w/o. Abdul Majid Dandia	63 years

قیام 1916ء بانٹوا (انڈیا) قیام 1948ء کراچی (پاکستان)

بانٹوا انجمن حمایت اسلام

چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے کوشش

ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے میت کے غسل، کفن اور قبرستان لے جانے کے لئے بسوں کی سروس چوبیس گھنٹے موجود ہے۔ یہ خدمت بانٹوا ایمین برادری کے علاوہ دیگر تمام برادریوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ٹیلی فون نمبر پر دن رات میں کسی وقت رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس نیک کام کے لئے چار بیس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ پر شادی ہال پر مہمانوں کو لے جانے کے لئے بسوں کی بکنگ کی جاتی ہے۔ نیک خواہشات کے ساتھ

عبدالعزیز ایدھی

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا انجمن حمایت اسلام

فون نمبر: 32202973 - 32312939

پتہ: کالیاسینگر گراؤنڈ فلور، نواب مہابت خانچی روڈ، بلدقابل کھارادر جنرل اسپتال کراچی

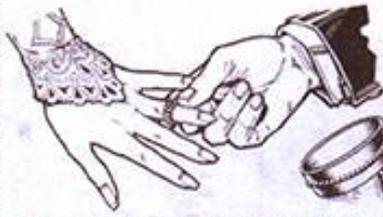


1st February to 29th February 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-02-2020	Yasmin Jan Muhammad Gogita widow of Abdul Aziz Agrawala	65 years
2	03-02-2020	Zubaida Abdul Habib Mayariwala w/o. Ismail Kapadia	87 years
3	05-02-2020	Zubaida Haji Ahmed Surmawala widow of Abdul Sattar Moosani	75 years
4	08-02-2020	Muhammad Farooq Abdul Latif Adam Banna Adhi	63 years
5	09-02-2020	Reema Habib Jangda	32 years
6	12-02-2020	Zarina Haji Yousuf Patel w/o. AbuBaker Dojki	72 years
7	15-02-2020	Dr. Muhammad Hanif Wali Muhammad Mandvia	60 years
8	16-02-2020	Anisa Abdul Sattar Kudiya w/o. Aftab Haji Shakoor Khanani	44 years
9	16-02-2020	Muhammad Altaf Haji Habib Ishaq Khanani	61 years
10	17-02-2020	Muhammad Yousuf Abdul Shakoor Suriya	58 years
11	18-02-2020	Farida Haji Muhammad Tola w/o. Muhammad Siddiq Rehmatullah Bharamchari	69 years
12	19-02-2020	Muhammad Amin Umer Sardargadhwa	62 years
13	21-02-2020	Muhammad Farooq Rehmatullah Kodvawala	74 years
14	21-02-2020	Khatija Noor Muhammad Khanani w/o. Aba Umer Adam Polani	75 years
15	21-02-2020	Zubeida Noor M. Tanna w/o. Siddiq Tayyab Surti	80 years



بانٹوا ميمڻ برادري کے چڙوڻ کارشته ديگر برادري ميں طے هوا

FEBRUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Bilal Muhammad Zubair Muhammad Silai with Aiman Muhammad Owais Muhammad Umer Moosani	12-02-2020
2	☆.....Waqar Abdul Ghaffar Ghulam Dannani with Yusra Abdul Ghani Aba Hussain Modi	15-02-2020
3	☆.....Furqan Muhammad Saleem Abdul Qadir Arbi with Sidra Muhammad Shoaib Habib Samla	20-02-2020
4	☆.....Muhammad Faizan Hanif Abdul Karim Fatani with Aqsa Muhammad Tariq Muhammad Yousuf Moosani	28-02-2020
5	☆.....Asad Ahsan Muhammad Rafiq Bhqrani with Nafisa Bano Muhammad Shahzad Zakaria Kasbati	29-02-2020
6	☆.....Ghulam Mustafa Muhammad Shabbir Abdul Sattar Kadevea with Varida Muhammad Saleem Muhammad Iqbal Dada	29-02-2020

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**

OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437

Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**

Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.

Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email: donate@bmjr.net



بانٹوا ميمڻ جماعت
قيام 2 جون 1950

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Mustafa Sohail Jan Muhammad Bhangda with Iqra Muhammad Hanif Abdul Sattar Tola	17-02-2020
11	☆.....Mansab Ali Muhammad Suleman Khanani with Fatima Jawed Abdul Hameed Mahya	21-02-2020
12	☆.....Asad Abdul Jabbar Suleman Mitiwala with Rabia Jawed Abdul Aziz Kasbati	21-02-2020
13	☆.....Muhammad Ahmed Muhammad Altaf Aba Umer Karnolwala with Nimra Muhammad Yousuf Abdul Sattar Navdia	28-02-2020

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو



پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ



زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیکٹ اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔ نیک خواہشات کے ساتھ

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

فون 32768214 - 32728397

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: ماحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حوربائی حاجیانی اسکول،

یعقوب خان روڈ نزد لاجہ مینشن کراچی

Wedding

FEBRUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Salman Abdul Samad Muhammad Amin Machiyara with Zobia Muhammad Riaz Muhammad Qasim Taloo	07-02-2020
2	☆.....Hammas Jawed Yousuf Kapadia with Muffira Muhammad Umer Muhammad Yousuf Gadat	09-02-2020
3	☆.....Abdul Basit Muhammad Ahsan Muhammad Amin Bhori with Areeba Muhammad Tariq Abdul Aziz Kesodia	16-02-2020
4	☆.....Muhammad Ali Muhammad Jahangir Suleman Moon with Zulekha Muhammad Imtiaz Wali Muhammad Rabdia	16-02-2020
5	☆.....Muhammad Shabbir Muhammad Rafiq Ismail Polani with Bisma Noor Muhammad Jawed Muhammad Makna	16-02-2020
6	☆.....Ali Muhammad Muhammad Bashir Abdul Razzak Sheikhha with Mahin Muhammad Aslam Abdul Razzak Badla	17-02-2020
7	☆.....Muhammad Usman Muhammad Yaseen Abdul Ghani Piddah with Ayesha Sultan Ali Umer Bikiya	17-02-2020
8	☆.....Muhammad Amin Muhammad Aman Essa Khanani with Mehak Muhammad Farooq Jamal Shah	17-02-2020
9	☆.....Noman Abdullah M. Anwer Abdullah Khanani with Shafaq Muhammad Asif Umar Billa	17-02-2020

S.NO	NAMES	DATE
25	☆.....Zubair Muhammad Hanif Haji Aba Hussain Kodvavi with Rabia Muhammad Amin Abdul Karim Tabani	19-02-2020
26	☆.....Muhammad Bilal Abdul Razzak Muhammad Ibrahim Vageer with Hira Muhammad Anwer Ghaffar Andha	22-02-2020
27	☆.....Muhammad Fahad Muhammad Younus Abdul Sattar Moosani with Naveed Muhammad Rizwan Muhammad Iqbal Motiwala	25-02-2020
28	☆.....Farhan Muhammad Munaf Abdul Sattar Bhoori with Areej Muhammad Imtiaz Haji Idrees Upleta	25-02-2020
29	☆.....Hamza Muhammad Younus Haji Habib Modi with Narmeen Umer Farooq Abdul Razzak Behra	26-02-2020
30	☆.....Mujeeb Muhammad Ishaq Abdullah Diwan with Hadeeqa Muhammad Jawed Habib Adhi	26-02-2020
31	☆.....Sheraz Muhammad Abid Abdul Rehman Modi with Iqra Abdul Jabbar Shakoor Maimini	26-02-2020
32	☆.....Ibrahim Altaf Hussain Moosa Jangda with Qirat Fatima Muhammad Naeem Abdul Ghaffar Advani	27-02-2020
33	☆.....Ibrahim Muhammad Farooq Wali Muhammad Shirdiwala with Ayesha Muhammad Yousuf Haji Iqbal Oliya	27-02-2020

میرے حقوق کیا ہیں

میں اڑ نہیں سکتا کیونکہ ہوا بے حد آلود ہے
میں تیر نہیں سکتا کیونکہ پانی بے حد آلود ہے
میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرا کوئی مستقبل ہے؟



S.NO	NAMES	DATE
11	☆.....Muhammad Moin Muhammad Munir Suleman Nagaria with Sara Younus Rehmatullah Chamriya	10-02-2020
12	☆.....Mustafa Muhammad Ali AbuBaker Koylanawala with Hadiya Abdul Wahab Abdul Sattar Khanani	10-02-2020
13	☆.....Abdul Hafeez Muhammad Shoaib Haji Aziz Bikiya with Sara Bano Shabbir Ismail Diwan	10-02-2020
14	☆.....Muhammad Yasin Abdul Shakoor Abdul Ghani Tabani with Maham Riaz Haji Ibrahim Patel	10-02-2020
15	☆.....Tayyab Allaudin Haroon Sheikhha with Hafsa Muhammad Taufiq Abdullah Kalia	11-02-2020
16	☆.....Hammad Muhammad Naeem Wali Kothari with Ayesha Haji Taufiq Rehmatullah Moti	12-02-2020
17	☆.....Zeeshan Haji Farooq Abdul Latif Polani with Huma Muhammad Saleem Essa Moon	12-02-2020
18	☆.....Hamza Muhammad Yaseen Aba Hussain Adhi with Mehwish Muhammad Anis Abdul Karim Dangra	13-02-2020
19	☆.....Ubaid Muhammad Yousuf Habib Adhi with Mahnoor Abdul Razzak Muhammad Siddiq Mendha	15-02-2020
20	☆.....Mubashir Iqbal Abdul Sattar Pankhira with Safa Mehboob Muhammad Umar Hadman	15-02-2020
21	☆.....Owais Abdul Aziz Hashim Bijuda with Sumaiya Iqbal Zikeria Gazipura	15-02-2020
22	☆.....Muhammad Usman Muhammad Yaseen Abdul Ghani Piddah with Ayesha Sultan Ali Umer Bikiya	17-02-2020
23	☆.....Rehan Zubair Siddiq Chini with Sarah Abdul Jabbar Muhammad Tayyab Dojki	18-02-2020
24	☆.....Umair Naeem Abdul Rehman Khanani with Zainab Arooba Farooq Rehmatullah Advani	18-02-2020

Engagement



FEBRUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Yousuf Abdul Aziz Bikya with Samreen Wasim Muhammad Saleem Mullah	03-02-2020
2	☆.....Muzammil Abdul Rauf Ghani Gadagwala with Nazreen M. Imran AbuBaker Sherdiwala	04-02-2020
3	☆.....Muhammad Tufail Zohar Haji Rehmatullah Khanblawala with Rakshanda Muhammad Iqbal Haji AbuBaker Okhai	06-02-2020
4	☆.....Umair Muhammad Hanif Moosa Pothiawala with Aisha Muhammad Saleem Altaf Mayariwala	06-02-2020
5	☆.....Muhammad Moin Abdul Majeed AbuBaker Adhi with Kainat Abdul Qadir Haji Abdul Sattar Vekriwala	08-02-2020
6	☆.....Rabees Ibrahim Aba Ali Tola with Areeba Muhammad Asif Muhammad Younus Jangda	08-02-2020
7	☆.....Osama Hussain AbuBaker Adhi with Neha Sohail Muhammad Yousuf Popatpotra	08-02-2020
8	☆.....Asnain Muhammad Jawed Muhammad Anwer Bhuri with Reshma Sohail Muhammad Yousuf Popatpotra	08-02-2020
9	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Younus Wali Thaneywala with Asra Sikandar Aba Umer Chatni	10-02-2020
10	☆.....Muhammad Vasil Gul Anwer Abdul Ghani Khanani with Amna M. Jawed Haji Suleman Machiyara	10-02-2020

અશ્વારે 'અકબર' અલ્લાભાદી

ન કિતાબોં સે, ન કાલેજ કે દર સે પેદા
દીન હોતા હે બુરુગોં કી નજર સે પેદા

ઉન્હોનેં દીન કબ સીખા હે, જા કર શેખ કે ઘરમેં
પલે કોલેજ કે ચક્કર મેં, મેરે સાહબ કે દફતરમેં

સચ કહ દુ એ બરહમન, ગર તું બુરા ન માને
તેરે સનમકદે કે સબ બુત, અબ હો ગયે પુરાને

સિધારે શેખ કા'બા કો, હમ ઈંગ્લીશ્તાન દેખેંગે
વો દેખે ઘર ખુદા કા, હમ ખુદા કી શાન દેખેંગે

ઉઠા તો વલવલા દિલમેં, સિફ ચાદે ખુદા કરેંગે
મુઅન મગર ખ્યાલ આયા, રોટી ન મિલી તો કયા કરેંગે

નહી ઈસ કી પુરશિષ કે ઉલ્કતે અલ્લાહ કિતની હે
યહી સબ પૂછતે હે કે આપકી તનખવાહ કિતની હે

ખુદા કી ચાદ મેં દુનિયા-એ-દું સે મુંહ જો મોડે હે.
વહી ઈન્સાં અચ્છે હે, અફસોસ મગર થોડે હે...

દુનિયા મેં બે-ખબર હે જો પરવરદિગાર સે
શાયદ હે ઝિન્દા અપને લી વહ ઈખચાર સે

હંસ કે દુનિયા મેં મરા કોઈ, કોઈ રો કે મરા
ઝીંદગી પાઈ મગર ઉસને, જો કુછ હો કે મરા

જુ ઉઠા મરને સે તો, જુસ કી ખુદા પર થી નજર
જુસને દુનિયા કો લી પાયા થા વો સબક ખો કે મરા

હાદી-એ કવમ બનો, કવમ કે મહેમાન બનો
ખુદ તો પહેલે મગર એ ચાર, મુસલમાન બનો

નાજ કયા ઈસ પે જો બદલા હે ઝમાને ને તુમ્હે
મદ વો હે, જો ઝમાને કો લી બદલ દેતે હે

ત્રણ ચીજો

રજુઆત: મોહમદ શફી ગાંધી

ત્રણ કામ કરો:

(૧) શફકત (૨) સદાચાર (૩) ખુશદિલી

ત્રણ ચીજો વધારો:

(૧) સારા પુસ્તકો (૨) સારા દોસ્ત (૩) સાફ
કાર્ય

ત્રણ વસ્તુ માટે લડો:

(૧) પોતાનો દેશ (૨) ઈઝત (૩) મિત્ર

ત્રણ વસ્તુ પર કાબુ રાખો:

(૧) ક્રોધ (ગુસ્સો) (૨) સ્વાર્થ (૩) જીભ

ત્રણ કામથી નફરત કરો:

(૧) ઝર (૨) ઝમીન (૩) ઝન.

ત્રણ વસ્તુનું માન રાખો:

(૧) ધર્મ (૨) ન્યાય (૩) સદક્ત્યો

ત્રણ વસ્તુને પ્રિય રાખો:

(૧) બહાદુરી (૨) શરાફત (૩) મુસ્લિમ

ત્રણ ચીજોથી બચો:

(૧) કમીનાપણું (૨) ચાડી (૩) જુઠ.

ત્રણ ચીજો પાછી નહીં આવે:

(૧) કમાનથી નીકળેલું તીર (૨) શરીરથી
નીકળેલી રૂઢ અને (૩) ઝબાનથી
નીકળેલા શબ્દો.

'મેમણ સમાજ' ઝિરાદરીનું મુખપત્ર છે,
તેને વાંચો, વંચાવો અને બીજાઓને પણ
તેને વાંચવાનો આગ્રહ કરો. ઝિરાદરીના
સમાચારોથી અને બીજી બધી વિગતોથી
માહિતગાર રહેવાનો ખાસ ઉદ્દેશ છે.

ગુલેસ્તાન-એ-સાઅદી

સખાવત એબોને ઢાંકે છે

સાઅદી સાહેબે એમની ગુલીસ્તાનમાં ઘણાં નીતિવચનો કહ્યાં છે. સેંકડો વર્ષો બાદ પણ એમાં એ જ તાજાં ગુલાબની ખુશ્બૂ છે.

આપણી દુનિયા 'ડાયનેમિક' છે - ઉછળતી ફૂદતી અને હર ઘડીએ બદલાતી છે. છતાં અમૂક મૂલ્યો છેલ્લાં હજારો વર્ષથી ચાલ્યા આવે છે અને કયામતના દિવસ સુધી બદલાવાના નથી. પાપો, ભષ્ટાચાર, તંટાકિસાદથી છલકાતી આપણી દુનિયા હજી ટકી રહી છે આવાં મૂલ્યોથી.

સાઅદી સાહેબના નીતિવચનોની મઝા લઈએ, સમજીએ અને જીવનમાં ઉતારીએ.

એવા વિદ્વાન બખીલને કોઈ ઓળખતું નથી કે જેની એબ કાઠવાની (નિંદા કરવાની) કોઈ કોશિશ ન કરતું હોય અને અગર-એક સખી ઈન્સાન બસો ગુનાહ ધરાવતો હશે તો પણ તેની સખાવત એની એબોને ઢાંકી રાખે છે.

એક ફિલસૂફને પૂછવામાં આવ્યું કે, 'બુદાતઆલાએ આટલાં બધાં ઝાડો બનાવ્યાં અને એ બધાંને ફળો આપતાં કર્યાં છે. આમ છતાં ફક્ત સરોવરના ઝાડ-સિવાય બીજાં કોઈને 'આઝાદ' કોઈ કહેતું નથી. આ વાતમાં શું ભેદ છે?'

ફિલસૂફે કહ્યું, 'દરેક ઝાડ એના નિમેલા સમયે ફળ આપે છે. ફળની હસ્તીથી ઝાડો તાજાં હોય અને ફળની ગેરહાજરીથી એ સુકાઈ ગએલાં હોય. પણ સરોવરના ઝાડને આવું થતું નથી. એ આખું વર્ષ રહે છે. આઝાદો (યાને દુનિયાની જંજાલમાંથી મુક્ત એવા પાક લોકો)ના પણ આજ લક્ષણ છે.

જે પસાર થઈ જવાનું છે એની ઉપર તારું દિલ ના

લગાડ કારણ કે દેજલે નદી ખલીફા પછી પણ બગદાદમાં લાંબા કાળ સુધી વહેતી રહેવાની છે. અગર જો તારા હાથથી છૂટતું હોય તો તું ખજૂરના ઝાડની જેમ સખી થા અને અગર તારા હાથથી છૂટતું ન હોય તો સરોવરના ઝાડ જેમ આઝાદ થા.

પોતાની ફરજપરસ્તીમાંથી ચૂકનારા કાજીઓ ઉપરની એમની ચીડ શેખ સાઅદીએ એમની રચનાઓમાં આબાદ બતાવી છે.

ગુલીસ્તાનમાં ફરમાવે છે :

સઘળા ઈન્સાનોના દાંત ખટાશથી બુદ્ધા ઘાય છે પણ કાજીઓના તો મિઠાશથી.

કાજી, કે જે રૂશવત માટે પાંચ કાકડી ખાશે તે તારે માટે તરબૂચના સો ખેતર સાબિત કરી આપશે.

પાદશાહોને નસીહત કહેવી એ એવા ઈન્સાનથી જ બની શકે જે પોતાનું માથું ખોવાનો ડર અને પૈસાની ઉમ્મીદ રાખતો નથી.

અલ્લાહને પીછાનનારાના પગ પાસે તું સોનાની શેલી મૂક અથવા એની ડોક ઉપર હિન્દી તલવાર મૂક. એને નથી કોઈ ઉમેદ કે નથી કોઈ ઘાસી. એક જ અલ્લાહ ઉપરના યક્ીનનો આજ પાયો છે.

દુનિયાની સફરમાં ઘણા ઈન્સાનો એમની કરતીનું સુકાન પોતાના હાથમાં રાખતા નથી અને જ્યાં જવું છે, જવું જોઈએ ત્યાં પહોંચતા નથી.

આ વાત એમની અનોખી અદામાં શેખ સાઅદીએ એકજ વાક્યમાં કરી નાખી છે :

મેદાન કરતાં ચરવાની જુગ્યા હજાર ગણી ખુશ હાય છે પણ ઘોડો પોતાના હાથમાં લગામ ધરાવતો નથી.

ઉથી હણે સ્વવાર થી: ઉથી હણે સ્વવાર થી

'તન્વીર' વાસાવડી
રાગ: (અભી તો મય જવાન હું)

અઝાન થી પુકાર થી, હી રોશની જી ધારથી
રીયો હી શોરશોરથી, વખત રીયો પસારથી
સુણો નથો પુકારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

અય કોમજા જવાન ઉઠ, અય કોમજા નિશાન ઉઠ
જગાય ફર્જ-ભાન ઉઠ, બતાય તોજી શાન ઉઠ
અય કોમજા મદારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

તું શાન બન જમાલ બન, તું કોમજો જલાલ બન,
તું કોમજી મજાલ બન, તું રાહજી મસાલ બન,
ચમન જી તું બદારથી,

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

અલગ અલગ જમાઅતું, અલગ અલગ વસાહતું
કરે તો કોમી તાકતું, હી છિન્નભિન્ન ચારતું,
સમજ ને ઢોશિયારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

અય કોમજા અમીર જાગ, અય કારવાં જા મીર જાગ
અય કોમજા ખમીર જાગ, અય કોમજા ઝમીર જાગ
વખત જો ના શિકાર થી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

તું કોમકે સજાય ગીન, હકડી જગા વસાય ગીન
તું કોમકે બનાય ગીન, વખત જો લાભ ઉઠાય ગીન
ન તક વીને પસારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

તો કે અકલ જો વાસ્તો, અચની નસલ જો વાસ્તો
ઉગની ફસલ જો વાસ્તો, હર ફુલ ફલ જો વાસ્તો
ના ફેર મુંઢ બદારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

સહી જરા મિજાગ કર, નઝર કે તું દરાગ કર
ખતમ બુરા રિવાગ કર, ન શકિતયુ હરાગ કર
અય ભા મુંજા તિજારથી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

તું શાનદાર કોમ બન, તું જાનદાર કોમ બન
તું આનદાર કોમ બન, તું ભાનદાર કોમ બન
અય કોમ ઢોશિયાર થી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

થી શીસ્ત જો પચામ બર, અમલ જો ઈન્તેઝામ કર
પચદા નવો નિઝામ કર, ઉઝ્જતે મુકામ કર
વખત જો શેહસવાર થી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

ઉ લંગડા ઉના તવાં, હલી સીગન ન તીન છતાં
ડીસી ગીનો પુગા કિડાં, ને પાં અયું હજી હિડાં
પીયા ઝર્મી તે ભારતી

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

'તન્વીર' કી શરમ કરું, હરેલ ખું ગરમ કરું
હણે તો કીક કમ કરું, ને પાં તે પાં રહમ કરું
રે હદ હણે તો ચાર થી,

ઉથી હણે સ્વવારથી, ઉથી હણે સ્વવારથી.

તૌફીક આપશે.

પોતાના માબાપનો હક જતાવનાર કે જેઓ પોતાની નિલામી બોલી મુજબ ઘરસામાન અને બીજી કિંમત સામગ્રી નિઃસંકોચ વસુલ કરી લ્યે છે તેઓથી અમારે એટલું કહેવાનું છે કે પહેલા પોતે પોતાનો પસીનો વહાવીને પોતાની મહેનતથી ઘરસામાન અને બીજી આધુનિક ચીજે કમાવ્યા પછી પોતાના માવતરો પ્રત્યે લાગણી જતાવે તો અમુક અંશે વાત સમજમાં આવે છે પરંતુ નિલામી બોલી વસુલ કર્યા પછી પોતાની પત્ની માટે ઊભી કરેલી સમસ્યાઓ, લડાઈ ઝઘડાઓ પોતાના જ માટે આફત બની જશે કેમકે નાજાઈઝ માગણીઓ, પરેશાની, મારામારી, લડાઈ, ઝઘડાઓ, નુતન રિશ્તાઓ માટે કોઈ શરીફ અને સારા માણસોની છોકરીના રિશ્તાથી વંચિત રહેવું પડે છે તેના તેમાં ઘણી રૂકાવટો પેદા થાય છે. સરવાળે તેમનું જ નુકશાન થશે. અગર એવું ન થાય તો અલ્લાહની લાઠી બેઅવાજ છે.

પાઘડી લઈને ઘમંડથી ચાલનારાઓ અને પાઘડી લેવાની ઈચ્છા ધરાવનારાઓને અમારી નમ્ર વિનંતી છે કે તમો આ રીતે નિકાહ કરો તો સોચી સમજીને કરો કે આ સંબંધને જિંદગીભર નિભાવવાનું છે. પોતાની પત્ની, માબાપ, ભાઈબહેનો અને સુસરાલવાળાઓ સાથે પ્રતિકુળ સંજોગો ઊભા કરી સારા સંબંધો રાખે અને પોતાના હેસીયતના મુજબ દરમ્યાની માર્ગ પકડે. સર્વ સંબંધીઓના સાથે હળીમળીને પોતાનો જીવન આનંદ સાથે વિતાવે. કોઈને પણ જાતની નારાજગી ઉદભવે એવો મોકો આપવો નહી. પોતાની પત્નીની નાની મોટી ભૂલોને દ્રષ્ટિગોચર કરે. માવતરોના અધિકારોની વાત છે તો તેને પણ હદમાં રહીને નભાવી શકાય છે. બંને કુટુંબો વચ્ચે સમાનતાનું વલણ અપનાવી ઉચિત પરિણામ લાવી શકાય છે. આવી રીતે પારંપારિક કુટુંબ પ્રથા પણ જાળવી શકાય છે.

અજમાવવા જેવું

-ગુદાની પથરીથી બચવું હોય તો ખૂબ પાણી પીતા રહો અને નારંગી ખાવ. નારંગીમાં મોજુદ 'સાયટ્રેટ્સ' ગુદામાં પથરી જામવા નહીં દે. પથરી બની ગઈ હોય તો પણ નારંગી તેને ઓગાળવા અને તેનો નિકાલ કરવાની ખૂબી ધરાવે છે.

-કેન્સરના રોગથી બચવા દરરોજ એક ટમેટું ખાવું. ટમેટામાં મોજુદ 'લાયકોપીન' નામનું તત્વ કેન્સરના ખતરાને રોકે છે. લીલી ચાનું સેવન પણ કેન્સરથી બચાવે છે.

-લોહીના કેન્સરથી બચવા અને લોહીને પાતળું રાખવા અંગુર ખાવા જોઈએ.

-શરીરમાં ચુરીક એસીડનો વધારો થઈ ગયો હોય તો મૂળા પાંદડા સમેત ખાવા જોઈએ.

-કબજિયાત રહેતી હોય તો રોજ રાત્રે એક જમરૂખ અથવા ખુબાનીઓ ખાવી.

-લોહીની કે નમકની કમી દૂર કરવી હોય કે જીગર કમજોર થઈ ગયું હોય અથવા આંતરડા સાફ કરવા હોય તો ખૂબ પાલક ખાતા રહો.

અમારો કહેવાનો મતલબ એ નથી કે શાદી પછી છોકરો પોતાનો મા-બાપ, ભાઈ-બહેન અને બીજા સગા સંબંધીઓથી ગાફિલ થઈ જાય. જે પત્ની, પતિના વડીલોની માંગણી મુજબ ઘરસામાન લઈ આવી હોય અને આ લાગણીના લીધે પોતાની પત્નીની ઈચ્છા, ભાવનાને ગૌણ માને તો આ પોતાની પત્ની અને પોતાના સસરાપક્ષ સાથે નાઈન્સાફી અને બેઈમાની કહેવાય. તે પોતાની પત્નીને દરરોજ પોતાના માવતરે લઈ જવાને બદલે પંદર દિવસે અથવા મહિનામાં બે-ચાર વખત પોતાના માવતરે લઈ જવું જોઈએ જેથી વહુ, સસુરાલ વચ્ચે મેળમીલાપ અને સારા સંબંધો જળવાઈ રહે.

પોતાની દરેક માંગણી અને દબાણ મુજબ પાઘડી લીધા પછી પોતાના માવતરોની મહોબ્બતનો દાવો કરી પોતાની પત્ની માટે મુશ્કેલીઓ પેદા કરવી ન જોઈએ. અગર માવતરોની અસલી મોહબ્બત હોય તો પોતે સ્વેચ્છાએ પાઘડી અને ઘરસામાન લીધા વગર ગરીબ, મધ્યમ વર્ગ અથવા અમીર ખાનદાનની છોકરીથી વિવાહ કરી પોતાની ઈચ્છા મુજબ પત્નીને પોતાના માવતરોની ગુલામી માટે મજબૂર કરે. 'હલવાની દુકાન પર નાનીમાનો ફાતેહો'ની કહેવત મુજબ અમલ કરવું નામુનાસીબ છે.

કેટલાક ઘરોમાં તો છોકરો પોતાના માવતરો અને ભાઈબહેનો માટે તેમની ઈચ્છા અનુસાર જાઈઝ અને નાજાઈઝ જરૂરતોથી પણ મહેરૂમ રહે છે. તે મુલમ છે. દીને ઈસ્લામના પ્રમાણે પોતાની પત્નીને અલગ મકાનમાં રાખી હોય અથવા પોતાના માવતરો સાથે રાખી હોય તો તેનો એ ફરજ છે કે પોતે પોતાના માવતરોની ખિદમત કરે પરંતુ પોતાની પત્નીને જબરજસ્તી ન કરે પરંતુ તે પોતાની અપ્લાકી જવાબદારી મુજબ પોતાની સાસુ, સસરા, નાંદ, દેવર અને સાસરીયા પક્ષના બીજા જણાઓને આદર અને સન્માન આપે અને તેઓની ખિદમત કરે. આ હુકમ છે કે તમો પોતાની પત્ની પાસે પોતાના માવતરો માટે જબરજસ્તી કોઈ કામ લઈ શકતા નથી. તે પોતાની મરજી મુજબ કોઈ કામ કરવા તૈયાર ન હોય તો કોઈ કામ લેવું નહી. વહુ માટે આ જરૂરી છે કે તે પોતાના સસુરાલવાળાનો માન મરતબો જાળવે અને ઈઝ્ઝતથી પેશ આવે જેથી બંને કુટુંબોમાં મનમેળ અને એકતા રહે. બીજા આપ્સના ઝઘડાઓથી બચી શકાય છે.

ઘણા ઘરોમાં પોતાની ઈચ્છા અનુસાર પાઘડી, ઘરસામાન લઈને પોતાની ઠીકઠાક કિંમત વસૂલ કર્યા પછી પોતાની પત્નીને ગૌણ સમજે, કેટલાક પછાત, લોફર અને સડકછાપ છોકરાઓ જેઓ પોતાના માવતરોના ઘરોમાં જીવનજરૂરી વસ્તુઓના અભાવ અને એશઆરામની ચીજથી દૂર રહેલાઓને આ લકઝરી મકાનો, ગાલીયા, એરકન્ડીશન્ડ, કલર ટીવી, વીસીઆર અને ડીસ્ક મફતના ભાવે મળી જાય છે. પછી આ એશ આરામની ચીજો જેનાથી ઈલેક્ટ્રીક અને બીજા ખર્ચાઓ વધી જવાથી અને આ ખર્ચાઓને પૂર્ણ કરવાની ક્ષમતા ન ધરાવતા તે અપેક્ષા કરે છે. આ ખર્ચાઓનો બોજ પણ તેના સસુરાલવાળા ઉપાડે. આ માટે તે રોજ કોઈ બહાના હેકળ પોતાની પત્નીથી ઝઘડો કરીને સસુરાલવાળા ઉપર દબાણ લાવે છે જેથી કરીને તે બીજાઓ પર પોતાની મોટાઈ દેખાડી શકે. કેટલાક હેસીયતવાળા સમાધાનનું વલણ ધરાવીને મામલોને સંભાળી લે છે. આ અપેક્ષા પર કે આગળ જતાં અલ્લાહ બધું સાફ કરી દેશે અને અલ્લાહ તને નેક

પાઘડી અને મમતા

લેખક: ખત્રી ઈસ્મતઅલી પટેલ

બાંટવા મેમણ બિરાદરીમાં દિકરીઓના વિવાહ પ્રસંગે તેને પાઘડીમાં ઘર, ફર્નીચર, રસોડાની સામગ્રી અને ત્રણથી ચાર મહિનાઓની ખાદ્યાખોરાકી વગેરે આપવાનો રિવાજ છે. ધીરે ધીરે આ નાસુર બીજા ગામડાઓની મેમણ બિરાદરીમાં પણ ફેલાઈ રહ્યો છે. પહેલા આ ગાડરિયા પ્રવાહ સાધારણ હેસીયતવાળાઓની પહોંચમાં હતો પરંતુ દિવસે દિવસે વધતી જતી અસહ્ય મોંઘારતના લીધે ગરીબ અને મધ્યમ વર્ગની દિકરીઓના માવતરો માટે આ ફૂરિવાજને નિભાવવાનું અસહ્ય કઠિન બનતું જઈ રહ્યું છે. સમાજમાં એ વિચાર ઘર કરી ગયો છે કે પોતાની દિકરીઓના રોશન ભવિષ્ય માટે અને હાલના સમાજના જૂઠા અહંકાર અને છોકરાવાળાઓની માંગણીઓને સંતોષવા મજબૂરી અને લાચારીએ આ બધું કરવું તેના માટે જરૂરી છે.

હજુ પણ આપણા સમાજમાં એવા દીનદાર અને અલ્લાહનો ખોફ રાખનારા માણસો મોજુદ છે કે તેઓ માત્ર ચાદર-મુસલ્લો લઈ અથવા ખપ પુરતો દહેજ લઈને પોતાના દિકરાઓના નિકાહ સાદાઈથી કરે છે. તેઓના ઘરોમાં વહુ દિકરીઓ મજલબી માહોલમાં સુખચેનથી જીવન ગુમારે છે. આવા શખ્સો વાસ્તવમાં મુબારકબાદીના હકદાર છે. બિરાદરીના દરેક સભ્યોએ આવી ઝિંદાદિલી ઉપર મુબારકબાદ આપવી જોઈએ અને જમાતની સ્તરે તેઓનું સન્માન થવું જોઈએ.

પરંતુ આવા દીનદાર માણસોની સંખ્યા ઘણી જૂજ હોય છે. ઘણા લોકો ઘર નથી લેતા પરંતુ તેની આડમાં બેઅગ્રણ લાખનું ફર્નીચર અને બીજી સામગ્રી લ્યે છે, આ પણ પાઘડીનો એક ભાગ છે. ઘણા ગરીબ અને મધ્યમ વર્ગના લોકો પોતાના દિકરાઓની શાદી પેસાપાત્ર ખાનદાનોમાં કરાવે છે. અગર તેઓ પાઘડી લેતા નથી પરંતુ પોતાના દિકરાઓ માટે ઘરસામાન અને પાઘડીનાં ઈન્સ્યુરન્સ કરાવી લ્યે છે.

વાસ્તવમાં છોકરીના માવતરે પોતાની દિકરીને અલગ ઘરસામાન અને ખાદ્યાખોરાકી એટલા માટે આપે છે કે શરૂથી જ તેમની દિકરી પોતાની સાસુ-સસરા અને નણંદયા અલગ મકાનમાં પોતાના પતિ સાથે સુખચેનથી દાંપત્યજીવન ગુમારી શકે. છોકરાવાળાઓને ઘણા અશે કબુલ કરવી જોઈએ કે છોકરીવાળાઓ તેમની દિકરીને અલગ ઘરસામાન અને બીજી એશઆરામની સગવડ માત્ર એટલા માટે જ ઉપલબ્ધ કરે છે કે તેની દિકરી સુખચેનથી રહી શકે. આ એક ખુલ્લી હકીકત છે. કેટલાક છોકરાઓ પાઘડીમાં ઘરસામાન અને બીજી આધુનિક ચીજો તો તરત જ કબૂલ કરી લ્યે છે પરંતુ પોતાની પત્નીની અલગ ઘરમાં સુખચેનથી રહેવાના સ્વપ્નને તોડી નાખે છે. પોતાની પત્નીને પોતાની ઘરવાળાઓની નોકરાણી જેમ રાખવાનો પ્રયત્ન કરે છે અને કારણ બતાવે છે કે શાદી પછી અમો પોતાની માને છોડી દઈશું નહિ અમારા પર અમારી માનો પણ અધિકાર છે.

ફૂરિવાજો અને આપણો સમાજ

લેખક: નસીમ ઉસ્માન ઓસાવાલા

એ હકીકત છે કે આપણી બિરાદરીમાં ઘર કરી ગયેલા ફૂરિવાજો બદરશમોની નાબૂદી માટે જમાત તરફથી હંમેશા પ્રયાસો થતા રહે છે, કારણ કે જમાતના મૂળભૂત હેતુઓ પૈકીનો એક હેતુ સમાજ સુધારણાનો છે.

પાકિસ્તાનમાં જમાતની સ્થાપના પછી અત્યાર સુધી જમાતે અનેકવાર સમાજ સુધારણાના પ્રયાસો કર્યા છે, અને જમાતીઓની માંગણી, લોકલાગણી અને સમયના પ્રવાહને અનુરૂપ સામાજિક ધારાધોરણમાં અનેકવાર સુધારા-વધારા કરી બદરશમો પર અંકુશ મૂક્યા છે અને બદરશમોની નાબૂદી કાજે તેના પોષક તત્વો વિરુદ્ધ મુંબેશ હાથ ધરી જમાતી ધોરણે પગલાં લીધા છે અને ધર્મદા રૂપે શિક્ષાઓ કરી છે.

દર વખતે જ્યારે પણ બાંટવા મેમણ જમાતે નવા ધારાધોરણોને અમલમાં લીધા ત્યારે જમાતી ભાઈ-બહેનોનો સાથ-સહકાર મળતો રહ્યો, પરંતુ સમયના વહેવા સાથે ફૂરિવાજોના પોષક તત્વોની દોરવણી થકી જમાતી ધારા પ્રત્યે બેદરકારી દાખવવી શરૂ કરાતી રહી અને ધારાધોરણથી બચવા નિતનવી યુક્તિઓ અજમાવાતી રહી.

જમાતે ધારાભંગ રોકવા સગાઈ તપાસ કમિટી, એક્શન પેનલ ધારાભંગ કમિટીઓ

વિગેરેની રચના કરી, તેમ ધારાભંગના રિપોર્ટ નોંધાવવા જમાતી ભાઈ-બહેનોને અનેકવાર અપીલો કરી એટલું જ નહીં પણ ધારાભંગના રિપોર્ટ નાખવા જમાત દફતરે અને જમાતખાના પર પેટીઓ રાખી, પરંતુ કહેવા દો કે આ કૌમી ફર્જ બહુજ જુજ ભાઈ-બહેનોએ અદા કરી.

હકીકત એ છે કે સમાજ સુધારણા માત્ર વાતો, તકરીરો, ટીકાઓ કે ટીકાત્મક પત્રિકાઓ દ્વારા થઈ શકતી નથી એ માટે કૌમી ફર્જની અદાયગી અને સાથોસાથ અમલની બેહદ આવશ્યકતા હોય છે. જમાતના પ્રયાસો જમાતીઓના સહકાર વગર કામ્યાબ થશે એ સમજવું એ ભૂલભરેલું છે. સામાજિક ઈસ્લાહ હર કોઈ પોતાના આંગણેથી કરે. જમાત તરફથી થતા પ્રયાસોમાં સાથ-સહકાર આપે. ધારાભંગ રોકવા માટે જદોજેહદ કરે તોજ જમાતને સફળતા પ્રાપ્ત થવા પામે અને સમાજ બદરશમોથી પાક થઈ શકે.

જમાત સામાજિક સુધારણા માટે જે કંઈ પ્રયાસો કરે છે તેમાં જમાતી ભાઈ-બહેનોનો સંપૂર્ણ સાથ, અમલી સહકાર જરૂરી છે, આ સર્વે હકીકતની રોશનીમાં આ સળગતા પ્રશ્નોની ચર્ચા કરવા અને ફૂરિવાજોની નાબૂદી માટે બાંટવા મેમણ જમાત તરફથી જમાતી ભાઈઓ અને બહેનોની જાહેર સંયુક્ત સભા યોજવાની આવશ્યકતા છે.



બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજુ.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:

Anwar.Haji Kassam Muhammad Kapadia

Published by:

Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmmed Ali Polani
Ph : 32438437

March 2020 Rajab 1441 Hijri - Year 65 - Issue 03 - Price 50 Rupees

તેં રચી મેઅરાજ છે

જનાબ 'મુનશી' ધોરાજવી

સર્વ પ્રશંસા અને તારીફ તારે કાજ છે,
તારા હાથોમાં જ અમ સૌ બેકસોની લાજ છે

તેં જ 'કુન' કહીને કર્યા છે સર્વ જીવોને જીવંત,
વિશ્વનું કણ-કણ ઈલાહી તુજ કને મોહતાજ છે

જેને તું અર્પા દે ઈજાઝત, એ સફળતાને વરે !
એ બને હકદૂત, જે બંદાથી તું નારાજ છે.

તેં નમાઝો દ્રારા સૌને આપ્યું ઉત્તમ ઈનામ,
અમ ગુનાહગારોના કાજે તેં રચી મેઅરાજ છે.

સ્વાસની પ્રત્યેક ગતિમાં તું જ છે રબે જલીલ,
તારી કુદરતનો ભલા કેવો અકબ અંદાજ છે

વિશ્વના શાહોને માથે તાજ ધરનારો છે તું,
તું પ્રત્યેક શાહોનો શાહ છે તે છતાં બેતાજ છે.

તારી ઈચ્છા વિલા ન વૂક્ષે પાંદડું હલચલ કરે !
તુજ કરમને કારણે 'મુનશી'ની રૈ' ઝે લાજ છે



મારા રસૂલ

જનાબ અબ્દુલ રઝઝાક રૂબી

બધા નબીઓમાં પ્રથમ જેનું સ્થાન
છે હકીકત, એ આન-શાન મારા રસૂલની
અપકારનો જવાબ, સદા ઉપકારથી આપે
છે કહેવાઈ, આ મહિમા મારા રસૂલની

દુઃખ તકલીફમાં પણ સદા મુશ્કુરાયા
છોકરો ન દામન, સબ્બનો મારા રસૂલે
બીછાવેલ કટંકો માર્ગ વચ્ચે કરવા પરેશાન
છોકી ન કટાણે ભલમનસાઈ, મારા રસૂલે

દોસ્ત દુશ્મનોએ કબૂલ્યું, આપનો લકબ અમીન
બોલે હાથની કાંકરીઓ, નામ લે મારા રસૂલનું

જાનબાજોની નારાજગી, છતા રહ્યા મક્કમ
હુદેબીયાની હાર, પલ્ટાવી જીતમાં મારા રસૂલે

ખંડન કર્યા ખોટા, રીત રીવાજો ને અજાનતાઓ
ફેલાવ્યો વિશ્વ બંધુત્વનો સંદેશો, મારા રસૂલે

ઉપાડી તલ્વાર, નીપટવા ખુદાના દુશ્મનોથી
બદરમાં જોઈ, હિંમતે શુજાઅત મારા રસૂલની

કરે ખુદ ખુદા, જેના વખાણ કુરઆનમાં
પુછવી શી વાત, કહે ભા 'રઝઝાક' મારા રસૂલની